WATTAN
The Urdu Daily
روزنامہ
وطن
بڈگام
منگلوار
01 ستمبر 2026
TUESDAY
01 SEPTEMBER - 2026

صفحہ 08 ایشان کشن کے زخمی ہونے پر تبھو سوریہ ونشی ایسٹ زون کے کپتان

صفحہ 08 محمد عامر کے لئے پاکستان کرکٹ کے دروازے بند

The Urdu Daily WATTAN Budgam | RNI No. JKURD/2011/37141 | قیمت: 02 روپے | صفحات: 08 | شمارہ نمبر: 215 | جلد: 16

شنگھائی تعاون تنظیم سربراہی اجلاس: وزیراعظم کی ایرانی صدر مسعود پیزشکیان سے ملاقات

دوطرفہ تعلقات اور علاقائی صورتحال پر تبادلہ خیال

ہندوستان خطے میں پائیدار امن کو یقینی بنانے کی تمام کوششوں کی حمایت جاری رکھے گا: مودی

سری نگر،۳۱، اگست/ جے کے این ایس/ وزیراعظم نریندر مودی نے پیر کو کرغزستان کے دارالحکومت بشکیک میں شنگھائی تعاون تنظیم (ایس سی او) کے سربراہی اجلاس کے دوران ایرانی صدر مسعود پیزشکیان سے ملاقات کی۔ اس ملاقات میں وزیر اعظم مودی نے مختلف شعبوں میں ایران کے ساتھ ہندوستان کی دیرینہ دوستی کو مزید مضبوط کرنے کے اپنے عزم کا اعادہ کیا۔ جے کے این ایس کے مطابق پیزشکیان سے ملاقات کے بعد وزیراعظم نریندر مودی نے ایکس پر ایک پوسٹ میں کہا کہ، میں نے بشکیک میں صدر مسعود پیزشکیان سے ملاقات کی۔ انہوں نے بتایا کہ ہم نے مختلف شعبوں میں ایران کیساتھ ہندوستان کی دیرینہ دوستی کو مزید مضبوط کرنے کے اپنے عزم کا اعادہ کیا۔ ہمارا مقصد مستقبل میں اپنی تجارت کے دائرہ کار کو وسعت دینا اور متنوع بنانا ہے۔ وزیراعظم نے اپنی پوسٹ میں مزید کہا کہ، ہم نے خطے کی موجودہ صورتحال پر تبادلہ خیال کیا۔ انہوں نے کہا کہ ہندوستان پائیدار امن کو یقینی بنانے کی تمام کوششوں کی حمایت جاری رکھے گا۔ اس سے پہلے وزیراعظم مودی نے اپنے/102

شوپیان میں سیکورٹی فورسز کی مشترکہ کاروائی

ملی ٹنٹوں کی کمین گاہ تباہ، اسلحہ و گولہ بارود برآمد، تفتیش جاری

سرینگر/31 اگست/ این این بی/ جنوبی ضلع شوپیان میں سیکورٹی فورسز نے ایک بڑی کاروائی انجام دیتے ہوئے دہشت گردوں کی کمین گاہ کو تباہ کر کے اسلحہ و گولہ بارود برآمد کر لیا ہے۔ نیشنل نیوز بیورو (این این بی) کے مطابق شوپیان ضلع میں سکیورٹی فورسز نے ایک مشترکہ کارروائی کے دوران دہشت گردوں کے ایک خفیہ ٹھکانے کا پردہ فاش کرتے ہوئے بھاری مقدار میں اسلحہ اور گولہ بارود برآمد کیا ہے۔ حکام کے مطابق مخصوص اطلاع کی بنیاد پر جموں و کشمیر پولیس، فوج کی 44 راشٹریہ رائفلز اور سی آر پی ایف نے ضلع شوپیان کے نائیک/101

لیفٹیننٹ گورنر نے

اِنڈین ریڈ کراس سوسائٹی جموں وکشمیر کی سالانہ جنرل میٹنگ کی صدارت کی

سری نگر/ رانفو/ لیفٹیننٹ گورنر منوج سنہا نے انڈین ریڈ کراس سوسائٹی جموں وکشمیر یوٹی کی سالانہ جنرل میٹنگ کی صدارت کی اور اس کے کام کاج، سرگرمیوں اور مستقبل کے روڈ میپ کا جائزہ لیا۔ میٹنگ میں لیفٹیننٹ گورنر کے پرنسپل سیکرٹری ڈاکٹر مندیپ کے بھنڈاری، جنرل سیکرٹری انڈین ریڈ کراس سوسائٹی جموں وکشمیر شوشھنکر پرتیوش پاٹھک، ڈپٹی کمشنروں (ڈسٹرکٹ ریڈ کراس یونٹوں کے صدور) اور آئی آر سی ایس جموں وکشمیر کے افسران نے شرکت کی۔ لیفٹیننٹ گورنر جو انڈین ریڈ کراس سوسائٹی/103

نیپال میں تباہ کن سیلاب: ہلاکتوں کی تعداد 903 تک پہنچ گئی

85 سکورٹی اہلکاروں اور 320 غیر ملکی شہریوں سمیت 4200 افراد ہنوز لاپتہ

آٹھ متاثرہ اضلاع سے نعشیں برآمد، امدادی و بچاؤ کارروائیاں چھٹے روز بھی جاری

مطابق تبت نیپال سرحد کے قریب تباہ کن سیلاب کے بعد امدادی کارروائیاں جاری ہے۔ حکام کے مطابق سانحہ کے چھٹے روز بھی ریسکیو آپریشن جاری ہے اور

سرینگر/ 31 اگست/ این این بی/ نیپال میں حالیہ تباہ کن سیلاب اور اچانک آنے والے طغیانی کے نتیجے میں ہلاکتوں کی تعداد بڑھ کر 903 ہو گئی ہے، جبکہ تقریباً 4200 افراد تاحال لاپتہ ہیں۔ حکام کے مطابق امدادی کارکن اور ریسکیو ٹیمیں متاثرہ علاقوں میں ملبے تلے دبے اور لاپتہ افراد کی تلاش کیلئے مسلسل کارروائیاں جاری رکھے ہوئے ہیں۔ نیشنل نیوز بیورو (این این بی) کے متاثرہ علاقوں سے مزید لاشیں برآمد ہونے کا سلسلہ جاری ہے۔ آٹھوں متاثرہ اضلاع سے اب تک لاشیں نکالی جا چکی ہیں، جبکہ امدادی ٹیمیں ان افراد کو تلاش کرنے کی کوشش کر رہی ہیں جو سیلابی ریلوں میں پھنس گئے یا لاپتہ ہو گئے ہیں۔ یہ تباہ کن سیلاب 26 اگست کو شمالی اور وسطی نیپال کے مختلف علاقوں میں آیا تھا۔ ابتدائی اطلاعات کے مطابق نیپال-تبت سرحد کے/106

بجلی بلوں میں اضافے کا فیصلہ غیر منصفانہ اور لوگوں کیلئے ناقابل قبول/ طارق حمید قرہ

سرینگر/31 اگست/ اے پی آئی/ بجلی فیس میں حالیہ اضافے کو ناقابل برداشت قرار دیتے ہوئے پردیش کانگریس کے صدر نے بجلی فیس پر نظر ثانی کرنے اور ایم بی بی ایس ٹرینیز ڈاکٹروں کی اُجرتوں میں اضافہ کرنے کا حکومت کو مشورہ دیتے ہوئے کہا کہ جموں وکشمیر کا عوام معاشی اور اقتصادی بدحالی سے دوچار ہے۔ اے پی آئی نیوز کے مطابق جموں وکشمیر پردیش کانگریس کے صدر طارق حمید قرہ نے حکومت کی جانب سے بجلی کے فی یونٹ نرخوں میں حالیہ اضافہ کی شدید مخالفت کرتے ہوئے اسے غیر منصفانہ، بوجھل اور عوام کیلئے ناقابل برداشت/105

تباہ کن سیلاب: وزیر دفاع نے نیپالی سفارتخانے میں تعزیتی کتاب پر دستخط کئے

''سکھ دکھ کے ساتھی'': بھارت مشکل گھڑی میں نیپال کے شانہ بشانہ کھڑا

بھارت اپنے دوست پڑوسی کی ہر ممکن مدد اور تعاون کیلئے تیار/ راجناتھ سنگھ

سرینگر/ 31 اگست/ این این بی/ نیپال میں تباہ کن سیلاب کے باعث بڑے پیمانے پر جانی و مالی نقصان پر گہرے دکھ اور افسوس کا اظہار کرتے ہوئے وزیر دفاع راج ناتھ سنگھ نے کہا کہ بھارت اس مشکل گھڑی میں اپنے قریبی دوست اور پڑوسی نیپال کے ساتھ 'سکھ دکھ کے ساتھی' کی حیثیت سے شانہ بشانہ کھڑا ہے۔ نیشنل نیوز بیورو (این این بی) کے مطابق وزیر دفاع راجناتھ سنگھ نے نئی دہلی میں واقع نیپال کے سفارتخانے کا دورہ کیا اور سیلاب میں جاں بحق ہونے والے افراد کے اہل خانہ اور نیپالی عوام کے ساتھ تعزیت کا اظہار کرتے ہوئے تعزیتی کتاب پر دستخط کئے۔ بعد ازاں سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر ایک پوسٹ میں وزیر دفاع نے کہا کہ انہوں نے نیپالی سفارتخانے کا دورہ کر کے اپنے تعزیتی جذبات کا اظہار کیا اور تعزیتی کتاب میں اپنے تاثرات درج کئے۔ راج ناتھ سنگھ نے کہا کہ حکومت اور بھارت کے عوام کی جانب سے وہ 26 اگست 2026 کو نیپال میں آنے والے تباہ کن سیلاب کے نتیجے میں قیمتی انسانی جانوں کے ضیاع اور بڑے پیمانے پر ہونے والی تباہی پر نیپال کی حکومت اور عوام سے دلی تعزیت کا اظہار کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ یہ ایک انتہائی المناک قدرتی آفت ہے، جس سے نہ صرف نیپال کے شہری/104

نوہٹہ کا رہنے والا 30 سالہ شخص زڈی بل میں بل سٹاپ پر مردہ پایا گیا

پولیس نے کی مزید تحقیقات شروع

سری نگر/۳۱، اگست/ جے کے این ایس/ حکام نے بتایا کہ پیر کو سری نگر کے زڈی بل علاقے میں بل اسٹاپ پر ایک 30 سالہ شخص کی لاش ملی۔ حکام نے خبر رساں ایجنسی جے کے این ایس کو بتایا کہ متوفی کی شناخت نوہٹہ سری نگر کے رہنے والے کے طور پر کی گئی ہے۔ حکام نے بتایا کہ لاش بل اسٹاپ، زڈی بل سے ملی، جو پولیس اسٹیشن زڈی بل کے دائرہ اختیار میں آتا ہے۔ پولیس نے معاملے کا نوٹس لے لیا ہے، جبکہ موت کے گرد و نواح کے حوالے سے مزید تفصیلات کا انتظار ہے۔

گلمرگ میں پہلے بین الاقوامی فلم فیسٹول

جموں وکشمیر کی تیاریوں کا جائزہ لیا گیا

بارہمولہ/ رانفو/ چیف ایگزیکٹیو آفیسر گلمرگ ڈیولپمنٹ اتھارٹی طارق حسین نے گلمرگ کے کنونشن سینٹر میں ایک میٹنگ کی صدارت کی جس میں جموں و کشمیر کے پہلے بین الاقوامی فلم فیسٹول۔ 2026 کے انعقاد کے سلسلے میں انتظامات کا جائزہ لیا گیا۔ میٹنگ میں ڈسٹرکٹ انفارمیشن آفیسر (ڈی آئی او) بارہمولہ افتخار نسیم، اسسٹنٹ ڈائریکٹر ٹورازم گلمرگ، سب ڈویژنل پولیس آفیسر ٹنگمرگ، سٹیشن ہاؤس آفیسر گلمرگ، بلاک میڈیکل آفیسر (بی ایم او)، ایگزیکٹیو آفیسر میونسپل کمیٹی ٹنگمرگ/گلمرگ، منیجر جموں وکشمیر کیبل کار کارپوریشن، ہوٹلیئرز ایسوسی ایشن گلمرگ، ٹریڈرس ایسوسی ایشن گلمرگ اور اے ٹی وی آپریٹرز ایسوسی ایشن گلمرگ کے نمائندوں کے علاوہ دیگر متعلقہ افسران اور نمائندوں نے شرکت کی۔ میٹنگ میں گلمرگ کی مجموعی تیاریوں پر تفصیلی غور و خوض کیا گیا اور اس بات کو یقینی بنانے پر زور دیا گیا کہ گلمرگ ہندوستان اور بیرون ملک سے آنے والے فلم سازوں، تخلیقی/109

ایم بی بی ایس انٹرنز کو ہڑتال پر جانے کی ضرورت نہیں تھی

ماہانہ وظیفہ بڑھانے کا مطالبہ جائز، معاملہ زیر غور

فائل مالی مضمرات کے جائزے کیلئے محکمہ خزانہ کو بھیجی گئی/ سکینہ ایتو

سرینگر/31 اگست/ این این بی/ ایم بی بی ایس انٹرنز کے احتجاجی ہڑتال کے بیچ وزیر صحت سکینہ ایتو نے اعلان کیا کہ انٹرنز کا وظیفہ بڑھانے کا مطالبہ جائز ہے اور فائل زیر عمل ہے۔ نیشنل نیوز بیورو (این این بی) کے مطابق جموں وکشمیر کی وزیر صحت و طبی تعلیم سکینہ ایتو نے کہا کہ ایم بی بی ایس انٹرنز کی ماہانہ وظیفے میں اضافے کا مطالبہ جائز ہے اور حکومت نے اس سلسلے میں کارروائی شروع کر دی ہے۔ انہوں نے کہا کہ موجودہ 12 ہزار روپے کے وظیفے کو بڑھا کر 30 ہزار روپے ماہانہ کرنے کی تجویز زیر غور ہے۔ سکینہ ایتو نے کہا کہ انٹرنز کے ساتھ ملاقات کے بعد ان کی فائل پر کارروائی کی گئی ہے اور اسے مالی مضمرات کا جائزہ لینے کیلئے محکمہ خزانہ کو بھیج دیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا، ''ہم ان سے مل چکے ہیں۔ ملاقات کے بعد ہم نے ان کی فائل پر کارروائی کی اور مالی مضمرات کے جائزے کیلئے فائل محکمہ خزانہ کو بھیج دی گئی ہے۔/108

کشمیر میں قرض کی فراہمی میں کمی اور ملک کی

مختلف ریاستوں میں 30 فیصد اضافہ سمجھ سے بالاتر/ سید الطاف بخاری

سرینگر/31 اگست/ اے پی آئی/ جموں وکشمیر بینک کو جموں وکشمیر کے لوگوں کیلئے تاج کا نگینہ قرار دیتے ہوئے اپنی پارٹی کے سربراہ نے جموں وکشمیر میں مالیاتی ادارے کی جانب سے 9 فیصد اور بیرون ریاستوں میں 30 فیصد قرضہ فراہم کرنے پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے اس بات کا انکشاف کیا کہ جموں وکشمیر بینک کے ہیڈ کوارٹر کو کئی اور منتقل کرنے کی منصوبہ بندی ہو رہی ہے جبکہ اس مالیاتی ادارے میں اب جموں وکشمیر کے نوجوانوں بجائے گجرات، راجستھان اور ملک کی دوسری ریاستوں کے نوجوانوں کو نوکریاں فراہم کر کے جموں وکشمیر کے نوجوانوں کیلئے اس مالیاتی ادارے میں نوکریوں کے دروازے بند کئے جا رہے ہیں۔ بورڈ آف گورنرس میں جموں وکشمیر کے لوگوں کی نمائندگی نہ ہونے کے برابر ہے جس پر سوال اٹھ رہے ہے/107

میوہ صنعت سے وابستہ افراد

اور باغ مالکان ریل خدمات کا بھرپور فائدہ اٹھائیں: صوبائی کمشنر کشمیر

سیب اور دیگر میوہ جات کو بیرون ریاستوں میں کم خرچے اور بہتر انداز میں پہنچانے میں اہم پیش رفت

سرینگر/ 31 اگست/ کے این ایس/ سیب کی پیداوار کو مختلف مقامی منڈیوں اور بین الاقوامی مقامات تک کم خرچ اور بلا رکاوٹ نقل و حمل کو آسان بنانے کے مقصد سے ایک اہم پیش رفت کے تحت صوبائی کمشنر کشمیر انشل گرگ نے پیر کے روز باغ مالکان اور فیروٹ صنعت سے وابستہ شتکاروں، تاجروں اور دیگر متعلقہ فریقین پر زور دیا کہ وہ ریلوے کی مال بردار خدمات کا زیادہ سے زیادہ استعمال کریں۔ کشمیر نیوز سروس (کے این ایس) کے مطابق ڈویژنل کمشنر سرینگر میں ایک میٹنگ کی صدارت کر رہے تھے جو کشمیر سے باغبانی کی پیداوار کی نقل و حمل کے لیے ریلوے کی مال بردار خدمات کے استعمال کا جائزہ لینے کے لیے بلایا گیا تھا۔ اجلاس میں آئی جی پی ٹریفک (کشمیر) ایم سلیمان چودھری، ڈپٹی کمشنرز، ڈائریکٹر ہارٹیکلچر پلاننگ اینڈ مارکیٹنگ غلام جیلانی زرگر، ناردرن ریلوے، صنعت و تجارت اور محکمہ اطلاعات کے افسران کے علاوہ مختلف فروٹ ایسوسی ایشنز کے نمائندوں نے شرکت کی۔ میٹنگ کے دوران، ڈویژنل کمشنر نے تمام ڈپٹی کمشنرز اور ڈائریکٹر ہارٹیکلچر پلاننگ اینڈ مارکیٹنگ کو ہدایت کی کہ وہ پھل کاشتکاروں، تاجروں، ایسوسی ایشنز اور ایگریگیٹرز (پیداوار اکٹھا کرنے والوں) کے ساتھ مشاورت کریں تاکہ ریلوے کی مال بردار خدمات کے وسیع تر اور زیادہ کفایتی استعمال کی حوصلہ افزائی کی جا سکے۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ طویل فاصلے والے مقامات کے لیے ریلوے ٹرانسپورٹ کا زیادہ سے زیادہ استعمال کیا جانا چاہیے۔/111

نیشنل کانفرنس میں اختلافات کی خبروں میں کوئی صداقت نہیں

صرف ٹی آر پی کیلئے افواہیں پھیلائی جارہی ہیں

پارٹی میں کوئی مایوسی نہیں، قیادت مضبوط اور ٹیم بھی متحد ہے/ کابینہ وزیر جاوید ڈار

سرینگر/31 اگست/ این این بی/ نیشنل کانفرنس میں اختلافات کی خبروں کو بے بنیاد قرار دیتے ہوئے کابینہ وزیر جاوید احمد ڈار نے واضح کیا کہ صرف ٹی آر پی کیلئے افواہیں پھیلائی جارہی ہیں۔ نیشنل نیوز بیورو (این این بی) کے مطابق جموں وکشمیر کے وزیر اور نیشنل کانفرنس کے سینئر لیڈر جاوید احمد ڈار نے پارٹی کے اندر اختلافات اور ناراضگی سے متعلق خبروں کو مسترد کرتے ہوئے کہا ہے کہ ایسی قیاس آرائیاں محض ٹی آر پی حاصل کرنے کیلئے پھیلائی جا رہی ہیں۔ میڈیا نمائندوں سے بات کرتے ہوئے کابینہ وزیر جاوید ڈار نے کہا کہ نیشنل کانفرنس میں کسی قسم کی مایوسی یا اختلاف نہیں ہے۔ انہوں نے میڈیا پر زور دیا کہ وہ قیاس آرائیوں اور افواہوں سے گریز کرے۔ انہوں نے کہا، ''ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ کوئی بھی ناراض نہیں ہے۔ ہمارے لیڈر مضبوط ہیں اور ان کی ٹیم بھی مضبوط ہے۔'' پارٹی قیادت کی جانب سے لیے جانے والے فیصلوں کی حمایت کا اظہار کرتے ہوئے جاوید ڈار نے کہا کہ نیشنل کانفرنس ماضی میں بھی ایسے فیصلے دیکھ چکی ہے اور پارٹی کے ارکان قیادت کے فیصلوں کو قبول کرنے کیلئے تیار ہیں۔ انہوں نے سال 2012 کی مثال دیتے ہوئے کہا کہ اس وقت آٹھ وزراء کو پارٹی امور کی ذمہ داری سنبھالنے کیلئے کہا گیا تھا اور اس فیصلے کو بھی پارٹی نے قبول کیا تھا۔ جاوید ڈار نے کہا، ''ہمارے لیڈر جو بھی فیصلہ کریں گے، ہم اسے قبول/110

The Urdu Daily
WATTAN
وطن

بدھا کے دیس میں

بدھ مت کے پیروکار اس زمین کے ذرے ذرے سے پیار کرتے ہیں

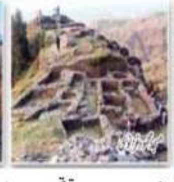

ایک روشن صبح ہماری گاڑی سڑک کے دونوں جانب آباد شہروں اور بستیوں کے مکینوں کو محوِ خواب چھوڑتے ہوئے موٹروے پر دوڑ رہی تھی۔
شہروں کی بے ہنگم شور اور دوڑتی بھاگتی تیز رفتار زندگی سے چھٹکارہ پانے کے بعد اب اردگرد کی فضا مکمل طور پر تبدیل ہو چکی تھی۔ اسلام آباد کے پہلے انٹرچینج سے نکلتے ہی تاحدِ نگاہ گندم اور پھولی ہوئی سرسوں کے وسیع و عریض کھیتوں نے طبیعت کو تروتازہ کر دیا۔
سیاہ تارکول کی کشادہ سڑک پر گاڑی کے انجن کو جو آسودگی نصیب ہوئی تو پتہ ہی نہیں چلا کہ ایکسلیریٹر پر پاؤں دبتا چلا گیا اور رفتار بتانے والی سوئی **130** کو چھونے لگی۔ گاڑی میں موجود اپنی فیملی کے خیال سے رفتار کو فوراً کم کیا۔
میں نے کبھی تصور بھی نہیں کیا تھا کہ صوابی، بونیر اور دیر کے علاقے جو کچھ عرصہ پہلے تک طالبان اور دہشت گردی کی پہچان بنے ہوئے تھے اس قدر خوبصورت ہوں گے۔ ہمیں گھر سے نکلے پانچ چھ گھنٹے ہو چلے تھے جب دریائے سندھ کی قربت کا احساس ہوا تو گاڑی روک لی۔ گھر سے جو بریانی بنا کر ساتھ رکھی تھی سندھ ساگر کے حیات بخش پانیوں کو چھو کر آتی ٹھنڈی ہوا کے جھونکوں سے لطف اندوز ہوتے ہوئے کھائی۔ سندھ وہ قدیم دریا ہے جس نے نہ جانے کتنی انسانی بستیوں کو سیراب کیا، کتنی قدیم آبادیوں کی کھیتی باڑی کو ممکن بنایا اور کتنی تہذیبوں کی بربادی کا چشم دید گواہ بھی ہے۔
آگے بڑھتے ہوئے جب آپ کرنل شیر خان انٹرچینج سے شمال مشرق کا رخ کرتے ہیں تو موسم بدل سا جاتا ہے۔ آپ کے دائیں بائیں آڑو، مالٹا اور جاپانی پھل (پرسیمون) جسے وہاں مقامی زبان میں املوک کہا جاتا ہے، کے باغات کثرت سے دکھائی دیتے ہیں جن کی تراش خراش ایک ہی مخصوص انداز میں کی گئی ہے۔ یہ پھل پاکستان میں نہیں پایا جاتا تھا بلکہ اس کا اصل وطن جاپان نہیں بلکہ چین ہے جہاں سے یہ جاپان اور پھر پاکستان پہنچا۔
اس کے باغات آج کل برگ و بار سے عاری تھے کہ ان پہ پھل موسم بہار میں آتا ہے۔ ایک اور بات کا بطور خاص ذکر کرنا چاہوں گی جو ملک کے دوسرے حصوں سے آنے والے لوگ محسوس کرتے ہیں کہ یہاں سڑک کے دونوں طرف اعلیٰ نسل کی گاڑیوں کے شو رومز ہیں۔ جن میں سینکڑوں کی تعداد میں گاڑیاں کوڑیوں کے بھاؤ بک رہی ہیں مگر جونہی یہ پنجاب میں آئیں گی ان کی قیمتیں آسمانوں کو چھونے لگیں گی۔ ان گاڑیوں پر وہاں کے مکینوں کی اجارہ داری ہے۔ ہر کوئی یہ سوچتا ہے کہ ایک ہی ملک کے اندر ایسا تضاد نہیں ہونا چاہیے۔
وادی سوات انتہائی خوبصورت اور مختلف مذاہب کے حوالے سے مقدس و معتبر خطہ ارضی ہے جو دریاؤں، جھیلوں، جھرنوں، برف پوش چوٹیوں سے مالا مال ہے۔ بتاتی چلوں کہ وادی سوات کی ایک دوسری بڑی وجہ شہرت مختلف مذاہب اور تہذیبوں کی آماجگاہ ہونا بھی ہے۔ وادی سوات اپنے دامن میں پانچ ہزار سالہ قدیم تہذیبی آثار رکھتی ہے۔ جن میں سب سے پہلے میں ذکر کرتے ہیں ادھیانہ سلطنت کا۔

ادھیانہ سلطنت

تبتی ادب کے مطابق ادھیانہ سلطنت بھارت کے شمال مغرب میں واقع ایک انتہائی خوبصورت اور مقدس سرزمین ہے۔ کیونکہ ان کے (بدھ مت) دوسرے بدھا کا جنم اسی علاقے میں ہوا تھا اور یہیں سے بدھ مت مشرقی ایشیائی ممالک سے لے کر جاپان تک پہنچا۔
بدھ مت کے پیروکاروں کو اس زمین کے ذرے ذرے سے پیار ہے۔ ڈاکٹر لوکا ماریہ جو ایک اطالوی ماہر آثار قدیمہ ہیں وہ گذشتہ ستائیس سال سے سوات میں کھدائی کے مشن کے انچارج ہیں۔
ان کے بقول، ادھیانہ سلطنت دراصل سوات کی ہی سرزمین تھی۔ اس کا مطلب ہے کہ یہ علاقہ کبھی ادھیانہ سلطنت کہلاتا تھا۔ اس بات کے آثار اب کہیں کہیں نظر آنا شروع ہو گئے تھے کیونکہ سڑک کے دونوں طرف جا بجا لگے سائن بورڈز ان اسٹوپاز کی طرف رہنمائی کر رہے تھے جو سڑک کے دونوں طرف موجود تھے۔ یہ اسٹوپے بدھ مت کی خانقاہیں ہوا کرتی تھیں جہاں بدھوں کی دینی و دنیاوی تربیت کی جاتی تھی۔
اگر بات کی جائے گندھارا تہذیب کی، تو گندھارا بھی اسی علاقے کو کہا جاتا تھا جس کا مرکز ادھیانہ سلطنت ہی کے علاقے تھے۔ گندھارا تہذیب مختلف تہذیبوں جیسے یونانی، ساکا پارتھی اور کشن تہذیبوں کا نچوڑ تھی۔ جو یہیں سے نمو پا کر ایک طرف تو روس کے دریائے آمو تک جا پہنچی تو دوسری طرف خطہ پوٹھوہار کو چھونے لگی۔ قارئین! یہ اس وقت کی بات ہے جب کبھی پشاور "پرش پور" اور چارسدہ "پشکلاوتی" کہلاتا تھا۔ اس وقت سکندر اعظم کی آمد آمد تھی (**327?** قبل مسیح)۔
سہ پہر کے تین بج رہے تھے۔ منہ اندھیرے شروع ہونے والا سفر ابھی تک جاری تھا۔ املوک درہ اسٹوپہ کا سائن بورڈ ہمارا مرکزِ نگاہ ٹھہرا جس کا سڑک سے فاصلہ محض سات کلومیٹر تھا۔ پہاڑی علاقوں کے فاصلوں پہ کبھی مت جایئے، میدانی علاقوں کے تین چار کلومیٹر پہاڑی علاقوں کے دس کلومیٹر بن جاتے ہیں۔ سڑک کی اچھی حالت دیکھتے ہوئے گاڑی املوک درہ کی طرف موڑ دی۔ آدھے گھنٹے بعد پتا چلا کہ ابھی آدھا راستہ باقی ہے۔
اس کے ساتھ ہی گاڑی ایک گاؤں میں گھس گئی جس کا نام بھی شاید املوک درہ تھا۔ اس پہاڑی گاؤں کے تنگ مگر اونچے نیچے راستوں پر خوار قسم کی مشق کے بعد بالآخر ہم گاؤں سے باہر نکل آئے اور ایک پہاڑی نالے کا تنگ سا پل عبور کر کے نالے کے ساتھ ساتھ چلتے آگے بڑھے تو بالآخر املوک درہ اسٹوپہ کے آثار نظر آنے لگے۔
گاڑی ایک طرف پارک کی، پانی کی بوتل لی اور چل پڑے۔ کچا پکا دس منٹ کا پیدل راستہ طے کرنا ابھی باقی تھا جس کے اطراف میں آڑو اور املوک کے باغات تھے، جنہیں دیکھ کر اس علاقے کے نام کی وجہ تسمیہ سمجھ آ رہی تھی۔ گاؤں کے جوان اور بچے بھی ہمارے پیچھے ہو لیے تھے۔
جنھیں دیکھ کر لگا کہ ہم شاید کوئی انوکھی مخلوق ہیں۔ موسم کے تیور بدلنے لگے تھے، ویسے بھی سردیوں کے سورج کو ذرا جلدی ہوتی ہے۔ ہوا خاصی سرد ہونے لگی تھی اور ہمارا مختصر سا قافلہ میر کارواں (میرے شوہر ایڈووکیٹ آصف مسعود) کی رہنمائی میں رواں تھا۔
دس منٹ کی مسافت کے بعد ہم اسٹوپہ کے پاس تھے مگر یہ اسٹوپہ کا پچھلا حصہ تھا۔ گھوم کر سامنے آئے تو احساس ہوا کہ اس کا ایک بڑا حصہ منہدم تھا جو غالباً خزانے کے متلاشی لوگوں کی کارستانی تھی۔
وہ بدھ جن کا مرکزی مذہبی نظریہ ہی مادیت پرستی کی نفی کرتا ہے وہ بھلا ان اسٹوپوں میں کیا خزانے چھپائیں گے۔ (دراصل بدھ مت میں دولت جمع کرنے کا رجحان اشوکا کے بدھ مت کو قبول کرنے کے بعد آیا) بدھ مت کے آغاز میں کسی بدھ بزرگ کے مرنے کے بعد اس کے کچھ اعضاء ایک جگہ دفن کر کے ان کے اردگرد گول دائرہ بنا کر اوپر چھتر بنا دیا جاتا تھا۔ جو بعد ازاں اسٹوپہ کی شکل اختیار کر گیا۔
کہا جاتا ہے کہ اشوکا نے چوراسی ہزار اسٹوپے تعمیر کروائے۔ وادی سوات میں ان کی بھرمار دیکھ کر لگتا ہے کہ ان میں سے آدھے تو یہاں سوات ہی میں ہوں گے۔ حقیقت میں یہ اسٹوپے تاریخ کے اوراق پہ لگی وہ مہریں ہیں جو اس وقت کے مذہب اور تہذیب کی یہاں موجودگی کو سند بخشتی ہیں۔
سٹوپے کے سامنے کی طرف آ کر دیکھا تو املوک گاؤں کافی نیچے رہ گیا تھا اور آپ کے قدموں میں ایک ایسی دنیا موجود تھی جو کبھی سانس لیتی تھی، اس کا بھی وجود تھا۔ اسٹوپہ کے نیچے دامن میں بدھ بھکشوؤں کے رہائشی کمرے تھے جو اتنے چھوٹے تھے کہ ایک کمرے میں صرف ایک بھکشو اپنے گیان دھیان میں مصروف رہ سکتا تھا۔ سامنے والان میں ایک حوض بنا ہوا تھا جس میں اب بارش کا پانی کھڑا تھا۔
ایک چیز کا خاص طور پر تذکرہ کروں گی کہ گندم پیسنے والی چکی کے پاٹ، جن کی قطر ایک روٹی کے سائز سے لیکر پن چکی کے پاٹ جتنا تھا وہاں بکثرت بکھرے پڑے تھے۔ شاید ان اناج پیسنے کا کام لیا جاتا ہو۔ تہہ در تہہ چپٹے پتھروں سے بنی یہ عمارت جہاں بدھا کے پیروکاروں کی اس سے دلی عقیدت کا پتہ دیتی تھی وہیں پر یہ پتھر گزری ہزار ہا صدیوں کے راز دار بھی تھے جنھیں دیکھ کر یہ خواہش جاگتی کہ کاش یہ بھی بول سکیں اور ہمیں کچھ بتلا پائیں۔۔۔۔
وادی سوات کے ہی ایک شہر جہان آباد میں مہاتما بدھ کا طویل القامت مجسمہ بھی ہے جس کی اونچائی چھ میٹر ہے۔ مقامی لوگوں کے مطابق کچھ سال پہلے تک یہاں پر بہت سے زائرین آیا کرتے تھے جن سے مقامی آبادی کو بہت فائدہ بھی پہنچتا تھا۔ ہم یہاں سے فوراً نکلنا چاہتے تھے کہ ہماری شب بسری کا سامان مینگورہ شہر میں تھا۔ مینگورہ قدرے گرم شہر ہے جو دریائے سوات کے کنارے آباد ہے۔ یہاں رات بھر کے قیام کے بعد اگلے روز ہماری منزل "مالم جبہ" تھا۔ ہم اپنی روایت کو برقرار رکھتے ہوئے صبح سویرے نکل کھڑے ہوئے کہ حتی الامکان رش سے بچا جا سکے۔
صبح صبح مزے سے سفر جاری تھا۔ آس پاس سے گھر گھر کر آنے والے بادل بار بار لپیٹ میں لے لیتے اور سکرین کو بھگو دیتے۔ اس کے ساتھ ساتھ دریا کا شور اس خوبصورتی اور ہیبت ناکی میں اضافہ کر رہا تھا۔
مینگورہ سے مالم جبہ کا فاصلہ **42** کلومیٹر ہے۔ ابھی آغاز سفر تھا کہ سامنے سے آنے والی گاڑیوں کی چھتیں برف سے لدی پھندی دیکھ کر دل میں ایک ہوک سی اٹھنے لگی کہ ہم مینگورہ میں خواب غفلت میں پڑے رہے اور مالم جبہ میں برف باری ہو گئی جو ہم اتنی دور سے دیکھنے آئے تھے۔ دل سے دعائیں نکل رہی تھیں کہ اللہ میاں یہ منظر دن میں بھی دکھا دینا، کہ پچھلی سیٹ سے شور بلند ہوا، بھوک! بھوک! ناشتہ کب ملے گا؟ سڑک پر کوئی ریسٹورینٹ نہ تھا۔ چھوٹے موٹے ہٹس تھے جہاں ناشتہ کا اہتمام تھا۔ ایک قدرے صاف ساہٹ دیکھ کر رک گئے۔ دو بچے قریب آئے اور پوچھنے لگے "آپ ناشتہ میں کیا لیں گے"۔ ہم حیران ہوئے کہ تم لوگ ناشتہ بناؤ گے۔ بولے نہیں وہ نیچے ہماری ماما نے ناشتہ بنانا ہے۔
ہم نے کہا، چلو! پراٹھا آملیٹ لے آؤ۔ آملیٹ تو بچے بنانے لگ گئے۔ میں نے آگے بڑھ کر دیکھا تو ہٹ کے ساتھ نیچے سیڑھیاں اترتی تھیں۔ جہاں ایک ٹین کی چھت والی رسوئی میں خاتون کام میں مگن تھیں جو یقیناً ہمارے لئے کھانے کا اہتمام کر رہی تھیں۔
بادل بہت گھنے ہو رہے تھے سردی بھی بہت تھی۔ ہوا میں ہلکے ہلکے برف کے ذرات ہلکورے لے رہے تھے۔ ہم لوگ سڑک کے کنارے کرسیاں بچھائے مالم جبہ سے آنے والی برف سے لدی گاڑیوں کو حسرت سے دیکھ رہے تھے کہ ناشتہ آ گیا۔ ایسے موسم میں گرم گرم ناشتہ اور چائے دیکھ کر دل باغ باغ ہو گیا۔ ابھی چائے کا کپ پکڑا تھا کہ فضا میں موجود برف کے ذرات پھولنے سے لگے۔ ہماری بلیک جیکٹس پر سفید گالے نظر آنے لگے۔
ایک میز بان بچہ بولا، صاحب! اوپر برف باری شروع ہو گئی ہے۔ ہم نے چائے وہیں چھوڑی اور نکل کھڑے ہوئے مگر ابھی فاصلہ کافی تھا۔ دریائے سوات نے بھی چپکے سے راستہ بدل لیا تھا۔ وہ اب ہمارا ہم راہی نہ تھا۔ برف سے اَٹے ہونے کے باعث درخت اپنی شناخت کھو چکے تھے۔ سڑک کے اطراف میں برف کے ڈھیر جمع تھے۔ اس کے ساتھ ساتھ برف ہٹانے کا کام جاری تھا۔ ابھی تقریباً دو کلومیٹر کا فاصلہ باقی تھا کہ سڑک کے اطراف میں

لوکا ماریا اولیواری

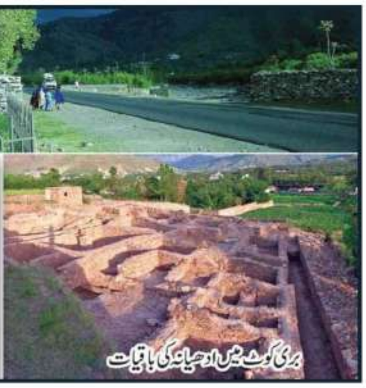
بری کوٹ میں ادھیانہ کی باقیات

پڑی برف کے باعث ٹریفک رک گئی۔ ہمارے آگے گاڑیوں کی لمبی قطار لگ گئی تھی، دیکھ کر پریشانی ہوئی۔ پتہ چلا کہ گاڑی کے ٹائروں پر چین چڑھائی جائے گی کیونکہ اس کے بغیر سفر ناممکن ہے۔
چین والے نے دو ہزار روپے مانگے، مول تول کے بعد **1500** طے ہوئے۔ اس جھنجھٹ سے نکلے تو گویا آگے ایک برف کا ریگزار تھا اور بہت زیادہ رش تھا۔ گاڑی کی پارکنگ کے لئے بہت مشکل سے جگہ ملی۔ مالم جبہ کی سطح سمندر سے اونچائی **9199** فٹ ہے۔ مالم جبہ ایک مشہور سیاحتی مقام ہے اپنی اچھی اونچائی کے باعث سردیوں میں مکمل طور پر برف سے ڈھک جاتا ہے۔ اپنے اسکیٹنگ کے مقابلوں کی وجہ سے دنیا بھر میں مشہور ہے۔
یہ سیاحتی مقام مشہور سلسلہ کوہ ہندوکش میں واقع ہے۔ مقامی لوگ اسے "ملم جبہ" بھی کہتے ہیں۔ اب یہاں پہنچ کر اگلا مرحلہ چیئر لفٹ کے ٹکٹ حاصل کرنے کے بعد ٹاپ پر جانا تھا ٹکٹ کاؤنٹر پر ایک لمبی لائن دیکھ کر اپنے خاتون ہونے کا فائدہ اٹھایا اور لیڈی کاؤنٹر سے ٹکٹس حاصل کر لیں۔ ایک ٹکٹ **800** میں ملی جو میرے خیال میں مہنگی تھی۔ اس بارے میں محکمے کو سوچنا چاہیے۔
مگر چیئر لفٹ کا اپنا ہی مزہ تھا۔ جب آپ اتنی اونچائی پر اس طرح ہوا میں سفر کر رہے ہوں تو لگتا ہے شاید آپ سفید بادلوں کے اوپر پہنچ گئے ہیں اور زمین پر بھی کوئی سفید روئی کا بستر بچھ چکا ہے۔ برف پر اسکیٹنگ کے مقابلے ہو رہے تھے۔ جہاں مختلف ملکوں کی ٹیمیں تھیں۔ جو اپنے اپنے پرچم لگائے جیتنے کے لئے پرجوش تھیں۔
جب ٹاپ پر پہنچے تو وہاں ایک جم غفیر جمع ہو چکا تھا۔ یہاں بھی قدموں تلے سفید برف تھی۔ اوپر ہر طرف بلیک یا بلیو جینز کے ساتھ جیکٹس میں ملبوس مرد و خواتین ہلے گلے میں مصروف تھے۔
تقریباً پچانوے فیصد لوگوں کا لباس یہی تھا۔ یوں لگتا تھا جیسے سوئٹزر لینڈ کا نظارہ کر رہے ہیں۔ ٹاپ پر دو جگہوں پر پکوڑے اور آلو کے چپس فرائی ہو رہے تھے۔ موسم اور خوشبو ایسی تھی کہ دل خواہ مخواہ ہی کھانے کو مچل اٹھے۔ بغیر دیکھے بھالے بس آرڈر دے دیا مگر جب پلیٹس ہمارے ہاتھ میں آئیں تو دل دھک سے رہ گیا کہ صرف پیاز اور بیسن کے پکوڑے، وہ بھی گھٹیا آئل میں فرائی کیے ہوئے۔ حالانکہ آلو اور لوبیا ایسی سبزیاں ہیں جو پورے شمالی علاقہ جات میں کاشت ہوتے دیکھی ہیں۔ لیکن یہاں وقت اور پیٹ کا تقاضہ تھا کہ کھا جاؤ، سو ہم کھا گئے۔ زیادہ تر یونیورسٹیز کے ٹورز یا دفاتر کے گروپس تھے جو ادھر ادھر اٹھکیلیاں کرتے پھر رہے تھے۔ پوری ٹاپ مسلسل ایک پگڈنڈی نما ہے۔
لوگوں کی گنجائش کافی کم ہے۔ یہاں بھی واکنگ ٹریکس ہیں جو اوپر کو جاتے ہیں۔ مگر لوگوں کے پاؤں میں دب کر یہ برف پتھر سے بھی زیادہ سخت اور پھسلواں ہو چکی تھی۔ ہر دوسرا بندہ اوپر ٹریکس پر جانے کی کوشش میں پھسلتا ہوا نیچے آتا۔ کئی جوڑوں کی ایسی درگت بنتے دیکھ کر ہم تو ایک سائیڈ پر ہو کے بیٹھ گئے۔ نظریں مسلسل آسمان کو دیکھ رہی تھیں کہ اللہ پاک کو ہم پر رحم آ گیا اور سارے آسمان کا رنگ ایک دم بدل سا گیا۔
فضا میں تیرتے ہلکے ہلکے برف کے ذرات یکدم پھر ہلکورے لینے لگے اور برفباری شروع ہو گئی اور پھر جو برف نے اپنے مزاج کے مخالف رنگ دکھایا یعنی مزاج میں سردی نہیں گرمی بھر دی تھی۔ نئی نسل نے اس سے بھرپور گولہ باری کی، بہت ہلہ گلہ کیا۔
بچوں کے ہم سے شکوے دور ہو گئے اور ہم نے اللہ پاک کے حضور شکر ادا کیا۔ اب واپسی کا ارادہ ہوا۔ شام چھ بجے ہوٹل واپسی ہوئی تھوڑی دیر آرام کے بعد کھانا کھایا اور دریائے سوات کے کنارے کافی پیتے ہوئے ہم نے اپنی زندگی میں آنے والی اُس شام کو یاد کیا جب ہم وادی ہنزہ میں چیری کے درخت کے نیچے چوبی کرسیوں پر براجمان تھے۔
سامنے گہرائی میں دریائے ہنزہ شور مچاتا بہتا تھا اور سامنے دودھیا سی من موہنی راکاپوشی کی برف پوش چوٹی اپنے سے نظریں ہٹانے نہ دیتی تھی۔ یوں لگتا تھا گویا یہ آسمان سے اترنے والا وہ زینہ ہو۔ یا پھر وہ کاغان جب ہم دریائے کنہار کے کنارے سنگی فرش پر چوبی بنچوں پر بیٹھے تھے۔
آدھی رات ڈھل چکی تھی۔ ہم (میں اور میرے میاں) اتنا بولنے والے، خاموشی سے سامنے دریائے کنہار کے دوسری طرف چیڑ کے پیڑوں پر یوں نظریں جمائے ہوئے تھے جیسے واقعی آسمان سے اُترتی ان پریوں کا نظارہ کر رہے ہوں جو جھیل سیف الملوک میں اشنان کرتی ہیں۔ ہم میں بولنے کی سکت نہ تھی۔ ایسی راتوں کو صرف محسوس کیا جا سکتا ہے بولنے کی حاجت ہی نہیں ہوتی اور قدرت کے رعنائیاں آپ پر منکشف ہوتی چلی جاتی ہیں۔ فطرت آپ سے ہم کلام ہوتی ہے اور آپ اُس وقت اُس کا حصہ ہوتے ہیں۔
اسی طرح ایک رات ہم نے وادی نیلم کے کیرن ریسٹورینٹ کے وسیع و عریض لان میں بیٹھے گزاری تھی جہاں سیب اور چیری سے لدے پھندے پیڑوں کی شاخیں پھلوں کے وزن بوجھل نیلم کے پانیوں میں ڈوبتی اور ابھرتی تھیں۔ دریا کے دوسری طرف بھارت کے زیر تسلط مقبوضہ کشمیر کے علاقے میں چند گھر دکھائی دیتے تھے اور ان گھروں کے بیچ ایک کمرہ نما عمارت پہ گنبد تھا جو اس ویرانے میں کی ایک ویران مسجد تھی عرصہ دراز سے جہاں اللہ اکبر کی صدا بلند نہیں ہوئی تھی۔
اگلی صبح واپسی تھی مگر واپسی سے پہلے ایک بہت زبردست قسم کا پڑاؤ تھا۔ بازیرہ کے آثار قدیمہ میں۔۔۔
صبح نو بجے ریسٹورینٹ سے نکلے۔ سب سے پہلے سوات میوزیم کا رخ کیا۔ مختلف عجائبات سے آشنائی ہوئی۔ اکثر نوادرات ایسے تھے جو ہم نے ٹیکسلا میوزیم میں بھی دیکھ چکے تھے۔ لہٰذا محدود وقت کے پیش نظر وہاں سے جلدی نکل آئے کہ ابھی میاں صاحب کا اصرار تھا کہ وائٹ پیلس آف امیر سوات کو دیکھا جائے۔ بڑی مشکلوں سے وہاں پہنچے تو ایک پرشکوہ عمارت مگر بس کچھ نہ پوچھیے۔ جو وہاں پہنچ کر تاریخ کو پیروں تلے رلتے دیکھا۔
اس تاریخی عمارت کے کمروں کو ریسٹورنٹ کا درجہ دے کر پبلک کے لئے کھول دیا گیا ہے۔ بڑے ہال کو شادی ہال کے طور پر استعمال کیا جاتا تھا۔ پاس گزرتے ندی نالے میں پانی تو مفقود تھا مگر گندگی کے پہاڑ موجود تھے۔ اف توبہ! اس حماقت پہ پچھتاتے ہوئے واپس بھاگے کہ اب اگلی منزل ہماری منتظر تھی۔
بہت زیادہ رش کے باعث کافی لیٹ ہو گئے تھے اور پھر اسی عجلت میں ہمارا وہ راستہ بھی کھو گیا جو سیاحوں کو سلطان محمود غزنوی کی تعمیر کردہ ایک ہزار سال پرانی مسجد کی طرف لے جاتا ہے۔ یہ پہلی بار سنا تھا کہ سلطان نے کوئی چیز تعمیر بھی کروائی ورنہ ابھی تک تو مسماری ہی سلطان کے نام معنون تھی۔ بہت دل گرفتہ ہوئے مگر اس رش میں واپس مڑنا بھی مشکل تھا۔ دھول مٹی سے اٹے راستے پہ سفر جاری تھا کہ ہمارا مطلوبہ بورڈ نظر آ گیا "بازیرہ کے آثار قدیمہ" بازیرہ مینگورہ سے پندرہ کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ہے۔
بازیرہ دراصل بری کوٹ کا پرانا نام ہے۔ بری کوٹ بہت پرانا شہر ہے آپ اسے سوات کا گیٹ وے بھی کہہ سکتے ہیں۔ ماہرین آثار قدیمہ کے مطابق، اسے دوسری صدی قبل مسیح میں تعمیر کیا گیا۔ یہ ایک ہندو یونانی شہر تھا جس کا ثبوت یونانی مورخین کی تحریروں میں بھی ملتا ہے۔ ایک طرف گاڑی کھڑی کر کے سڑک عبور کرتے ہوئے دوسری طرف پہنچے۔ سارا راستہ سیمنٹ کے گملے اور پائپ بنانے والوں نے بند کیا ہوا تھا۔
ان کے درمیان سے بچتے بچاتے بازیرہ کے آثار میں پہنچے۔ ماہرین آثار قدیمہ کے مطابق جب اسکندر اعظم نے **326** قبل مسیح میں اسی سرزمین پر حملہ کیا تو اوڈیگرام کے مقام پر مخالفین کو شکست دینے کے بعد سکندر نے ہی اس مقام پر شہر تعمیر کروایا اور یہ وہی شہر ہے۔ کئی روایات میں یہ بھی ہے کہ اس شہر کو سکندر نے تباہ کر دیا تھا۔ بہرحال یہ بھی ثابت ہے کہ سکندر کی آمد کے وقت بھی وہاں شہر آباد تھے۔
تاہم یونانیوں کے حملے کے بعد جو لوگ یہاں بس گئے ان کے مقامی لوگوں کے ساتھ اختلاط سے جو تہذیب وجود میں آئی اسے ہندو یونانی تہذیب کہا جاتا ہے۔ یونانیوں کے حملے کے اثرات تادیر قائم نہ رہ سکے اور ہماری یہ گندھارا تہذیب کے مراکز چندر گپت موریا کے زیر تسلط آ گئے۔ بعد میں جن کا وارث اشوک بنا۔ جس کے بدھ مت قبول کر لینے کے بعد بدھ مت کے یہ آثار ہمارے ورثے کا حصہ بن گئے۔
ڈاکٹر لوکا ماریہ کے مطابق، بازیرہ ایک ایسا علاقہ ہے جہاں کانسی کے دور سے لے کر اسلام کی آمد تک مسلسل شہر آباد رہا ہے۔ بہرحال آگے بڑھتے ہیں، آثار میں سے گزر کر آگے جائیں تو علاقہ تھوڑا بلند ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ وہاں کھڑے ہو کر دیکھا جائے تو پورا نقشہ آنکھوں کے سامنے آ جاتا ہے۔ جس کے چاروں طرف فصیل ہے اور اس پر حفاظتی چوکیوں کے آثار موجود ہیں۔ یہاں سے دریافت ہونے والے مٹی کے برتن، زیورات اور کھلونے پہلے ہی سوات میوزیم میں دیکھ چکے تھے۔
جب آپ گھریلو استعمال کی اشیاء سے بھی واقف ہوں اور گھروں کے آثار آپ کے سامنے ہوں تو وہاں کے مکینوں اور طرز بود و باش کی شبیہہ بننے میں دیر نہیں لگتی۔ کبھی اس شہر میں بھی شام اترتی اور صبح طلوع ہوتی تھی۔ ہندو یونانی تہذیب کی نشانیاں، موتے منکوں کی مالائیں پہنے، خوبصورت قباؤں میں ملبوس خواتین یہاں لکڑی یا پھر شاید گوبر کے اوپلے سلگاتی ہوں گی اور کوئی جنگجو یہ سب تہس نہس کر دیتا ہو گا۔
کتنی عجیب سی بات ہے کہ انسان ہمیشہ جستجو امن کی کرتا ہے مگر عمل اس کے خلاف کرتا ہے۔ جنگ و جدل شاید انسان کا خاصہ ہے وہ اس کے بغیر نہیں رہ سکتا۔ جیسے کہ ایک طرف اشوک جنگ کالنگا میں لاکھوں لوگوں کو مارتا ہے تو دوسری طرف (بدھ مت کے قبول کرنے کے بعد) جیو ہتیا کا پیروکار بن جانے کے بعد ایک چیونٹی کو بھی مارنے سے گریزاں ہو جاتا ہے۔
تاریخ کے اس سفر کے ساتھ آگے بڑھتے ہیں۔ بازیرہ کے آثار کا دوسرا حصہ ہے، "بریکوٹ غنڈئی"
پشتو زبان میں چھوٹے پہاڑ کو کہتے ہیں اور یہ غنڈئی بازیرہ کے ان آثار کے شمال مشرق میں واقع ہے۔ اس کی اونچائی تقریباً **1200** فٹ ہے۔ اس 'غنڈئی' یعنی چھوٹے پہاڑ پر چڑھتے ہوئے اس سرد موسم میں بھی گرمی کا احساس ہو رہا تھا۔
بتاتی چلوں کہ یہاں اوپر جانے کے لئے کوئی مناسب راستہ نہیں ہے۔ چٹانوں اور جھاڑیوں کے بیچوں بیچ، آپ کو گئے وقتوں کے قدموں کے نشانوں سے ہی رہنمائی لینی ہے۔ مگر اوپر پہنچتے ہی دلفریب منظر آپ کا دل موہ لیتا ہے۔ ایک طرف دریائے سوات کسی تناور درخت کی جڑوں کی طرح کئی حصوں میں بٹا ہوا وادی کے دلکش نظاروں میں اضافہ کرتا ہے، تو دوسری طرف ایلم پہاڑ برف کی چادر میں لپٹا نظر آتا ہے جس کی اونچائی تقریباً **9200** فٹ ہے۔
پروفیسر لوکا ماریا کے بقول، یہ آثار تقریباً چودہ سو سال پرانے ہیں۔ آثار کو دیکھ کر اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ یہاں قلعہ نما عمارت ہو گی جس کے اطراف میں ایک چوڑی اور مضبوط چار دیواری تھی۔ ماہرین کے مطابق اس دیوار کے کچھ حصے یونانی اور کچھ کشان دور کے ہیں۔ دونوں حصے انتہائی نفاست کے ساتھ چپٹے پتھروں سے بنے ہوئے ہیں۔ ایک کونے میں حفاظتی چوکی یا واچ ٹاور کے باقیات بھی ہیں۔
ترک شاہیہ دور کا ایک مندر بھی ہے جس کی دیواروں میں بدھا کے مجسمے بھی بنے ہوئے ہیں۔ یہاں پر حال ہی میں ایک پانی کے حوض کے علاوہ وشنو کا مندر بھی دریافت ہوا ہے۔ جو ہندو فن تعمیر کی پہلی مثال بھی ہے۔ یہ وہ وقت تھا جب وادی سوات ایک وقت میں کئی مذاہب کا مرکز ہوا کرتا تھا، یعنی ایلم پہاڑ پر رام چندر جی (ہندو پیشوا) اپنی محبوب بیوی سیتا کے ساتھ تین سال کا بن باس لے رہے تھے۔ (ہندو دھرم کی دوسری مقدس کتاب "رامائن" کے مطابق یہ بن باس چودہ سال کا تھا۔
انھوں نے یہ وقت ڈنڈاک کے جنگلوں میں گزارا۔ یہ بن باس تین سال کا ہو یا چودہ سال کا، ایک بات تو واضح ہوتی ہے کہ جذبہ حسد ہمیشہ سے موجود ہے۔ اگر چہ رام چندر جی کا یہ بن باس ان کی سوتیلی ماں کیکئی کی جلن و حسد اور باپ کی بے بسی کا ہی نتیجہ تھا۔ مگر ان کی فرمانبرداری نے انھیں ہندوازم میں امر کر دیا۔ مقامی روایات کے مطابق کبھی ایلم پہاڑ پر بہت بڑا میلا لگتا تھا، جہاں دنیا بھر سے ہندوؤں کے ساتھ ساتھ سکھ بھی شرکت کرتے تھے اور سب میں پرشاد بانٹا جاتا تھا۔ یہ یاتری یہاں پر بنے ہوئے کچے کمروں میں قیام بھی کرتے تھے۔ مگر اب ایسا کچھ بھی نہیں ہے۔ سوائے ان چند کمروں کے آثار کے جنھیں یہاں کے مقامی چرواہوں نے اچھی حالت میں رکھا ہوا ہے۔)
یعنی پہاڑ کی چوٹی پر ہندوازم پل رہا تھا، تو دامن میں بدھ مت نمو پا رہا تھا۔ سات تہذیبوں کے پروردہ اس شہر کا اختتام سلطان محمود غزنوی کے ہاتھوں غالباً **1020**ء میں اس وقت ہوا، جب یہاں ہندو شاہی کا دور حکومت تھا۔ سورج کی الوداعی کرنیں کو ایلم پر پڑ رہی تھیں جو اسے ایک دہکتا ہوا انگارا بنا رہی تھیں۔

اسرائیل کے تعلق سے خبر پر ٹرمپ کی دھمکی آئین کی خلاف ورزی: امریکی وفاقی عدالت

نئی دہلی (ایم این این): امریکی ریاست کیلیفورنیا کی ایک وفاقی عدالت نے جمعہ کو اسٹینفورڈ یونیورسٹی کے طالب علموں کے اخبار کی جانب سے دائر مقدمے میں فیصلہ سنایا کہ ٹرمپ انتظامیہ نے اسرائیل۔فلسطین تنازع اور دیگر متنازع معاملات پر رائے ظاہر کرنے والے طالب علم صحافیوں کو جلاوطنی کی دھمکی دے کر آئین کی خلاف ورزی کی ہے۔ جو بائیڈن کی نامزد کردہ ڈسٹرکٹ جج نویل وائز نے اپنے تحریری فیصلے میں کہا کہ حکومت نے محفوظ آزاد اظہار کے حوالے سے خوفناک پیغام دیا ہے ،یعنی اسرائیل کے خلاف یا فلسطینیوں کی حمایت میں کہو تو آپ کا ویزا منسوخ اور آپ کو ملک بدر کر دیا جائے گا۔ انہوں نے مزید لکھا کہ غیر شہری طلبہ نے یہ انتباہ سنا اور اس پر عمل کیا۔واضح رہے کہ یہ مقدمہ اگست میں دائر کیا گیا تھا، جس میں موقف اختیار کیا گیا تھا کہ ٹرمپ انتظامیہ امیگریشن اینڈ نیشنلٹی ایکٹ کے تحت ''امریکہ مخالف'' یا فلسطین حامی خیالات کے اظہار پر ویزا منسوخی کی دھمکی دے کر طلبہ کے پہلے اور پانچویں ترمیم کے آئینی حقوق کی خلاف ورزی کر رہی ہے، حالانکہ وائٹ ہاؤس اکثر ایسے خیالات کو غلط طور پر ''حماس نواز'' قرار دیتا ہے۔ فاؤنڈیشن فار انڈیویڈوئل رائٹس اینڈ ایکسپریشن (FIRE) کی حمایت سے دائر اس مقدمے میں کہا گیا کہ اس پالیسی نے اخبار کی کارروائیوں پر سرد مہری طاری کر دی، جس کے باعث معاونین مضامین جمع کرانے اور ذرائع صحافیوں سے بات کرنے سے گریز کرنے لگے، کیونکہ انہیں سزا کا خدشہ تھا۔بعد ازاں جج وائز نے کہا کہ انتظامیہ کی کیمپس کریک ڈاؤن، جس کے تحت ملک بھر میں فلسطین حامی کارکنوں اور اساتذہ کو گرفتار کیا گیا، ''ناقابل فہم'' معیارات کے تحت چل رہی ہے اور اس سے آزادیٔ اظہار کے حقوق میں تنزلی کی شکار صورت حال پیدا ہونے کا خطرہ ہے۔ فاؤنڈیشن نے اس فیصلے کو ایک سنگین معاملہ قرار دیتے ہوئے خوشی کا اظہار کیا، اور کہا کہ یہ پہلا موقع ہے جب کسی عدالت نے انتظامیہ کی اس حوالے سے ویزا پالیسیوں کو غیر آئینی قرار دیا ہے۔

وائٹ ہاؤس کے ٹیلی پرامپٹر آپریٹر پر ٹرمپ کی تقاریر پر سٹہ لگانے پر جرمانہ

نئی دہلی (ایم این این): وفاقی ریگولیٹر کے مطابق، وہائٹ ہاؤس کے ٹیلی پرامپٹر آپریٹر، جس نے اس الزام کے بعد کہ اس نے اندرونی معلومات کا استعمال کرتے ہوئے ڈونالڈ ٹرمپ کی تقاریر پر آن لائن پیشن گوئی مارکیٹ میں سٹہ لگایا، اپنا عہدہ چھوڑ دیا تھا، اس کو ایک لاکھ ۲۷ ہزار ڈالر کا جرمانہ کیا گیا ہے۔ ٹریڈنگ کمیشن نے جمعہ کو ایک پریس ریلیز میں کہا کہ گیبریل پیریز نے صدر کے لیے اپنے کام کے ذریعے حاصل کردہ ''مادی، غیر عوامی معلومات'' کو ناجائز طور پر استعمال کیا تاکہ کلشی پلیٹ فارم پر ''اپنے ذاتی فائدے'' کے لیے سٹہ لگایا۔ ایجنسی کی پریس ریلیز کے مطابق، ٹریڈنگ کمیشن نے پیریز کو حکم دیا کہ ''وہ اپنی غیر قانونی سرگرمیوں سے حاصل کردہ منافع جو کہ کل ۱۰۷۵۳۹۰۲ ڈالر بنتے ہیں، کو واپس کریں اور ۵۲ ڈالر کا سول جرمانہ ادا کریں۔ ٹریڈنگ کمیشن کے مطابق، دسمبر سے فروری تک وائٹ ہاؤس میں ٹیلی پرامپٹر آپریٹر کے طور پر کام کرتے ہوئے، پیریز نے کلشی پر ان الفاظ یا جملوں پر سٹہ لگایا، جو ٹرمپ اپنی تقاریر کے دوران استعمال کر سکتے تھے۔ وہائٹ ہاؤس میں پیریز کے کردار نے انہیں صدر کی تقاریر تک ان کی پیشکشی سے پہلے رسائی دی، اور انہوں نے ''اس معلومات کو غلط طریقے سے استعمال کر کے منافع کمایا'' جس سے ''اعتماد اور وفاداری کے اپنے فرض'' کی خلاف ورزی ہوئی۔ پیریز نے اپنا جرم قبول کرتے ہوئے معذرت کر لی ہے۔ان پر تین سال کی تجارتی پابندی بھی لگائی گئی۔ تاہم یہ واضح نہیں ہے کہ پیریز نے استعفیٰ دیا یا انہیں برطرف کیا گیا۔ بعد ازاں اس وقت کی وہائٹ ہاؤس پریس سیکریٹری، کیرولین لیویٹ، نے پیریز کی اندرونی تجارت کی اطلاعات کو انتہائی افسوسناک اور، واضح طور پر، ایک رسوائی قرار دیا تھا۔وہائٹ ہاؤس کے عملے کے ریکارڈ کے مطابق، پیریز اپنے ٹیلی پرامپٹر کے کام کے لیے سالانہ ایک لاکھ ۷۵ ہزار ڈالر کی تنخواہ وصول کرتے تھے۔

آبنائے ہرمز ہنوز بند، ایران نے کہا اجازت کے بغیر آمدورفت ناممکن

نئی دہلی (ایم این این): ایران کے نائب وزیر خارجہ کاظم غریب آبادی نے کہا ہے کہ آبنائے ہرمز اب بھی پوری طرح بند ہے اور اگر کوئی جہاز اس سے ہو کر گزرتا ہے، تو یہ یقینی طور پر ایران کے ساتھ ہم آہنگی اور اس کی اجازت سے ہی ہوتا ہے۔ مسٹر غریب آبادی نے کہا کہ امریکہ کا یہ دعویٰ کہ جہاز اس راستے سے آزادانہ طور پر گزر سکتے ہیں، جھوٹ ہے اور اگر کوئی جہاز اس سے ہو کر گزرتا ہے، تو یہ یقینی طور پر ایران کے ساتھ ہم آہنگی اور اس کی اجازت سے ہی ہوتا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ ہرمز سے جہازوں کی نقل وحرکت پر ایران اور عمان کے درمیان ایک سمجھوتہ طے پایا ہے، لیکن جب تک امریکہ اپنے وعدوں کو پورا نہیں کرتا، تب تک آبنائے کو باضابطہ طور پر نہیں کھولا جائے گا۔ایرانی نائب وزیر خارجہ نے کہا کہ قطر اور پاکستان کے ثالثوں کے ساتھ ہونے والی ملاقاتوں کے دوران ایران نے عمان کے ساتھ ہوئے معاہدے کے ذریعے ہرمز میں جہازوں کی نقل وحرکت کے حوالے سے اپنی تیاری کا مظاہرہ کیا ہے۔انہوں نے کہا کہ اس نظام کو نافذ کرنے کی ذمہ داری امریکہ کی ہے اور امریکہ نے اپنی وابستگیوں کو پورا نہیں کیا ہے۔ کاظم غریب آبادی کا یہ بیان ایسے وقت میں آیا ہے جب آبنائے ہرمز کے حوالے سے امریکہ اور ایران کے دعوؤں میں تضاد سامنے آرہا ہے۔امریکہ کا کہنا ہے کہ جہاز اس اہم سمندری راستے سے گزر سکتے ہیں، جبکہ ایران کا دعویٰ ہے کہ اس کی اجازت کے بغیر کوئی بھی جہاز یہاں سے نہیں گزر سکتا۔ قابل ذکر ہے کہ ۱۸ جون کو امریکہ اور ایران نے خطے میں تمام محاذوں پر جنگ ختم کرنے کے حوالے سے ایک مفاہمت نامے پر دستخط کیے تھے۔اس کے تحت دونوں ممالک کو ۶۰ دنوں کے اندر بات چیت کر کے حتمی معاہدے تک پہنچنا تھا۔یہ مدت ۱۷ اگست کو ختم ہو گئی، لیکن دونوں ممالک کے درمیان گزشتہ ماہ بڑھنے والے تناؤ کے بعد ان مذاکرات کا مستقبل اب بھی واضح نہیں ہے۔

مغربی کنارہ: گھروں، گاڑیوں، عمارتوں میں آگ لگنے کے ۸۹٪ فیصد ذمہ دار قابض اسرائیلی

نئی دہلی (ایم این این): فلسطینی کمیشن برائے نوآبادیات اور مزاحمت نے جمعہ کو کہا کہ مقبوضہ مغربی کنارے میں فلسطینی مکانات، عمارتوں اور گاڑیوں کو نشانہ بنانے والی آگ کے تقریباً ۸۹ فیصد واقعات کے ذمہ دار قابض اسرائیلی ہیں۔ کمیشن نے ایک رپورٹ میں بتایا کہ اس نے جنوری ۲۰۲۳ء سے ۱۰ جولائی ۲۰۲۶ء کے درمیان فلسطینی جائیداد کو نشانہ بنانے والی ۹۰۰ آگ کے واقعات درج کیے ہیں۔رپورٹ کے مطابق، ان آگ میں سے ۷۹۹ کے ذمہ دار قابضین تھے، جبکہ باقی ۱۰۱ واقعات اسرائیلی فوج سے منسوب کیے گئے۔واضح رہے کہ دستاویز شدہ آگ کے واقعات ۲۰۲۳ء میں ۲۱۷ سے بڑھ کر ۲۰۲۴ء میں ۲۶۴ ہو گئے۔ جبکہ ۲۰۲۵ء میں ۳۰۷ واقعات رونما ہوئے، اور ۲۰۲۶ء کے آغاز سے ۱۰ جولائی تک کمیشن نے ۱۱۲ آگ کے واقعات درج کیے۔ نابلس، اور رام اللہ اور البیرہ گورنریٹ سب سے زیادہ متاثر ہوئے، جن میں بالترتیب ۲۸۱ اور ۱۷۲ آگ لگی۔ دونوں علاقوں میں مجموعی طور پر ۵۵۲ واقعات رونما ہوئے، جو کمیشن کے دستاویز کردہ کل واقعات کا ۶۱ اعشاریہ ۳ فیصد بنتے ہیں۔

برطانیہ نے طالبان سے بچ کر اسکول جانے والی خاتون کو آکسفورڈ میں تعلیم سے روکا

نئی دہلی (ایم این این): ایک افغان انسانی حقوق کی کارکن، جسے آکسفورڈ یونیورسٹی کے ایک معزز پروگرام میں جگہ دی گئی تھی، کو برطانیہ میں داخلے سے روک دیا گیا ہے۔ کابل سے تعلق رکھنے والی ۲۷ سالہ عائشہ خرم کو مئی میں یونیورسٹی کے سفارتی مطالعات کے ماسٹرز پروگرام میں نایاب نشست ملی، جس کے صرف دو ماہ بعد جب حکومت نے افغانستان، میانمار، کیمرون اور سوڈان سے آنے والے افراد کے ویزوں پر ہنگامی روک لگائی تھی۔ اعداد و شمار کے مطابق، وہ ان ۱۵ افغان افراد میں سے ایک ہیں جنہیں اس تعلیمی سال میں آکسفورڈ یونیورسٹی میں جگہ دی گئی، جن میں سے اکثر اپنی تعلیم شروع نہیں کر پائیں گے کیونکہ ہوم آفس نے ویزا سے منسلک پناہ کی درخواستوں کی اعلیٰ تعداد اور تناسب کو اسپانسرڈ اسٹڈی روٹ سے جوڑا ہے۔بعد ازاں محترمہ خرم نے دی انڈیپنڈنٹ کو بتایا کہ طالبان سے بچنے، اپنے خاندان سے علیحدگی اور اپنی ڈگری دوبارہ حاصل کرنے کے بعد، وہ دل شکستہ ہیں کہ وہ دنیا کے سب سے معزز اداروں میں سے ایک میں اپنی تعلیم مکمل نہیں کر سکتیں، اس لیے نہیں کہ ان کی قابلیت کم ہے بلکہ اس لیے کہ وہ افغان ہیں۔انہوں نے کہا، ''میرے لیے سب سے تکلیف دہ حصہ یہ تھا کہ میں نے واقعی تمام مشکل رکاوٹیں عبور کر لی تھیں۔ میں نے طالبان کو برداشت کیا۔ میں نے بے دخلی کو برداشت کیا۔ مجھے اپنی تعلیم دوبارہ شروع کرنی پڑی اور مجھے دنیا کی سب سے معزز یونیورسٹیوں میں سے ایک سے آفر حاصل کرنی پڑی۔ اور پھر آخری مرحلے پر میں اپنے جائز حق تک نہیں پہنچ سکی، اس لیے نہیں کہ میں اہل نہیں تھی، بلکہ اس لیے کہ میرے پاس ایک پاسپورٹ ہے

ایران: سپریم لیڈر مجتبیٰ خامنہ ای کی اسلام کے دشمنوں کے خلاف مسلم اتحاد کی اپیل

نئی دہلی (ایم این این): ایران کے سپریم لیڈر مجتبیٰ خامنہ ای نے اتوار ۳۰ اگست کو خطے بھر کے مسلم ممالک سے امریکہ اور اسرائیل کے خلاف متحد ہونے کا مطالبہ کیا، یہ تحریری پیغام مشرق وسطیٰ کی جنگ شروع ہونے کے چھ ماہ بعد جاری کیا گیا۔واضح رہے کہ جب خامنہ ای نے ۲۸ فروری کو جنگ کے آغاز پر اپنے والد علی خامنہ ای کی شہادت کے فوری بعد یہ منصب سنبھالا تھا اس کے بعد سے عوامی نظر سے اوجھل ہیں ۔ ایرانی حکام نے اب تک نئے سپریم لیڈر کی کوئی ویڈیو یا آڈیو ریکارڈنگ جاری نہیں کی ہے۔اپنے اتوار کے پیغام میں، جو شیعہ مسلمان نبی کریم ﷺ کی ولادت کی مناسبت سے جاری کیا گیا، خامنہ ای نے اسلامی ممالک کے درمیان اتحاد کی اہمیت پر زور دیا، جب شیعہ مسلمان نبی کریم ﷺ کی ولادت منارہے تھے، خامنہ ای نے اپنے بیان میں کہا کہ، ''اسلامی ممالک کے مسائل کا حل قولِ واحد، اخوت، اور نیکی کے راستے پر تعاون ہے، کوئی بھی، کسی بھی عہدے پر، جو مسلمانوں کے درمیان تفرقہ اور مسلم معاشرے میں تنازع پیدا کرنے والا کوئی کام کرتا ہے، جان بوجھ کر یا نادانستہ، ارادی یا غیر ارادی، اس نے اسلام کے دشمنوں کا مقصد پورا کیا۔''مزید برآں خامنہ ای نے علاقائی ممالک کے حکمرانوں پر بھی زور دیا کہ وہ ان کے بیان کردہ اصل دشمن کی نشاندہی کریں اور اس کی حکمت عملی کے خلاف مزاحمت کریں۔ سپریم لیڈر نے علاقائی ممالک کے حکمرانوں سے کہا کہ ''اپنے حقیقی دشمن کو پہچانیں،

ٹرمپ کی 'لیک امریکہ' کی حفاظت کرتے 'ڈونالڈ ڈک' جیسے فوجیوں کی اے آئی ویڈیو جاری

نئی دہلی (ایم این این): صدر ڈونالڈ ٹرمپ نے کنیڈا کے ساتھ اپنے تنازع کو اس وقت بڑھا دیا جب انہوں نے اے آئی سے تیار کردہ ویڈیو پوسٹ کیں جن میں بھاری اسلحہ سے لیس اور مخصوص بالوں والے ''ڈونالڈ ڈک'' کی ایک فوج ''لیک امریکہ'' جو کہ سابقہ جھیل اونٹاریو ہے، کے ساحلوں کی حفاظت کرتی دکھائی دے رہی ہے۔ ہوائی فائی-او کے تھیم گانے پر مبنی ۳۴، سیکنڈ کی اس کلپ میں کنیڈین گیز کے پرندے جن کے انسانی بازو ہیں، حملہ آور رائفلیں اٹھائے ہوئے ہیں اور صدر کے مخصوص سنہرے بالوں کا اسٹائل رکھتے ہیں، جھیل کے قریب مارچ کرتے ہیں اور جب قریبی شہر، جو ٹورنٹو سے مشابہت رکھتا ہے، کے افق پر آتش بازی ہوتی ہے۔

مشہور سنیما شخصیات کا وینس فلم فیسٹیول میں فلسطینی جھنڈا لہرانے کا مطالبہ

نئی دہلی (ایم این این): سنیما اور ثقافت کی ممتاز شخصیات نے وینس فلم میلے سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ اس سال کے ایڈیشن میں فلسطینی جھنڈا لہرائے، کیونکہ سرکاری انتخاب میں دو فلسطینی فلمیں شامل ہیں۔ آئندہ ہفتے شروع ہونے والے میلے سے قبل جاری کردہ ایک کھلے خط میں وینس فور فلسطین اقدام نے کہا کہ احمد حسونہ کی فلم المواطن اسامہ (شہری اسامہ) اور معیاد علیان کی فلم ''حوار مع البحر'' (سمندر کے ساتھ گفتگو) کو شامل کیے جانے کو اسی طرح نشان زد کیا جانا چاہیے جیسے میلہ عام طور پر دیگر ممالک کی فلموں کو تسلیم کرتا ہے۔بعد ازاں گروپ نے منتظمین سے مطالبہ کیا کہ وہ فلسطینی جھنڈا تقریب کی مدت کے لیے سرکاری انتخاب میں دیگر تمام فلموں کی نمائندگی کرنے والے جھنڈوں کے ساتھ لہرائیں۔مزید برآں خط میں فلم، میڈیا اور ثقافتی کارکنوں سے بھی اپیل کی گئی کہ وہ فلسطینی عوام سے یکجہتی کا اظہار کریں اور غزہ میں جاری نسل کشی اور اسرائیل کے حملوں کی وجہ سے اسرائیلی حکومت سے منسلک اداروں کا بائیکاٹ کریں۔اس میں کہا گیا کہ ''جس تاریخی دور سے ہم گزر رہے ہیں اس کی غیر معمولی نوعیت ہمیں اسرائیل کو سفارتی، ثقافتی اور معاشی طور پر الگ تھلگ کرنے پر مجبور کرتی ہے۔''اور مزید کہا کہ یہ اقدامات اس وقت تک جاری رہیں جب تک اسرائیلی حکومت بین الاقوامی قانون کی پاسداری نہیں کرتی اور فلسطین پر قبضہ اور نوآبادیات کا خاتمہ نہیں کرتی۔اس دستخط کنندگان میں اطالوی ہدایت کار میٹیو گیرون اور مارکو سائمن پوچیونی، اداکار گائے پیئرس، انڈیا مور اور ایڈیل ہینل، موسیقار راجر واٹرس اور نوبل انعام یافتہ مصنف اینی ایرنو کے علاوہ ۲۰۰ سے زائد فلمی اور ثقافتی کارکن اور دیگر ممتاز شخصیات شامل ہیں۔

اتر ریلوے
ٹینڈر نوٹس

سٹورز کی سپلائی کیلئے طلبی ٹینڈر الیکٹرونک ٹینڈر ای پروکیورمنٹ سسٹم کے تحت

بھارت کے راشٹر پتی کی جانب سے ڈپٹی چیف میٹریل منیجر / اتر ریلوے / سٹور ڈپو / میکینیکل کارخانہ / امرتسر کے ذریعہ سپلائروں سے مندرجہ ذیل آئیٹموں کیلئے ٹینڈر طلب کئے جاتے ہیں:

نمبر شمار	ٹینڈر نمبر	مال کی تفصیلات	مقدار	ٹینڈر کھلنے کی تاریخ
1	62265152	ICF Bogie Frame 16 T for N-AC ICF Coaches to Drg. No. ICF/SK3-0-3-047, Sheet 1 and 2, Alt-Nil, Item No.1,2,3,4,5,6,20,21,22,23,24,25&28 only [As per Note No.#13 of Drg. No. ICF/SK3-0-3-047 of Sheet 2 "RDSO Specification C-9202 (Revision 2) shall be followed for manufacturer]	50 Nos.	24.09.26
2	62265153	1. Steel Plate size 08 mm X 1500 mm X 6500 mm to IS 2062-99 Fe 410 Cu WC	37200 Kgs.	24.09.26
		2. Steel Plate size 16 mm X 1500 or 3000 mmX 8000 mm to IS 2062-99 Fe 410 WC	151800 Kgs.	
		3. Steel Plate Size 10 mm X 1500 mm X 9000 mm to IRSM-41	54000 Kgs.	

ٹینڈر شرائط:۔ ireps کی ویب سائٹ www.ireps.gov.in پر دستیاب ہے ۔ سبھی خواہشمند وینڈرز کو ای۔ ٹینڈر میں حصہ لینے اور رجسٹریشن کرانے کیلئے حکومت ہند آئی ٹی ایکٹ 2000 کے تحت آتھورائزڈ سرٹیفکیشن ایجنسی سے کلاس۔III ڈیجیٹل سرٹیفکیٹ) اگر پہلے سے حاصل نہیں کیا ہے (حاصل کرنا ہوگا۔ ہاتھ سے تحریر ٹینڈر منظور نہیں کئے جائیں گے۔ نمبر 01/2026-2027 مورخہ 29-08-2026

2992/26 گراھکوں کی خدمت میں مسکان کے ساتھ

ریل مسافر برائے مہربانی توجہ دیں!
ضروری معلومات

بڈگام۔ شری ماتا ویشنو دیوی کٹڑہ۔ بڈگام ایکسپریس ٹرین کی ریگولر سروس کی شروعات

ریل مسافروں کی باسہولت آمدورفت کیلئے اتر ریلوے کے ذریعہ ریل گاڑی نمبر 04688/04687 بڈگام ۔ شری ماتا ویشنو دیوی کٹڑہ ۔ بڈگام سپیشل ایکسپریس کی ریگولر سروس شروع کرنے کا فیصلہ لیا گیا ھے، جس کی مفصل تفصیلات مندرجہ ذیل مطابق ھے:۔

14688/14687 بڈگام۔ شری ماتا ویشنو دیوی کٹڑہ۔ بڈگام ایکسپریس (ہفتہ میں 6دن)

ریل گاڑی نمبر 14687 روانگی	ریل گاڑی نمبر 14687 آمد	سٹیشن	ریل گاڑی نمبر 14688 روانگی	ریل گاڑی نمبر 14688 آمد
----	20:00	بڈگام	07:20	----
19:38	19:36	سرینگر	07:35	07:33
19:07	19:06	اونتی پورہ	08:19	08:17
18:35	18:33	اننت ناگ	08:55	08:53
18:17	18:15	قاضی گنڈ	09:20	09:18
18:00	17:50	بنیہال	10:10	10:00
16:51	16:50	کھڑی	10:35	10:34
16:35	16:34	سمبڈ	10:52	10:51
16:13	16:11	سنگلدان	11:13	11:11
14:55	14:54	ساول کوٹ	11:35	11:34
14:40	14:39	ڈگا	11:50	11:49
14:25	14:24	بکل	12:05	12:04
14:07	14:06	ریاسی	12:23	12:21
13:45	----	شری ماتا ویشنو دیوی کٹڑہ	----	13:00

چلنے کے دن: 14688 بڈگام سے اور 14687 شری ماتا ویشنو دیوی کٹڑہ سے روزانہ (اتوار چھوڑ کر) مورخہ 19-10-2026 سے
جگہ: اے سی چیئر کار

مفصل معلومات کیلئے برائے مہربانی ریل مدد ہیلپ لائن نمبر 139 ڈائل کریں یا ریلوے انکوائری ویب سائٹ www.enquiry.indianrail.gov.in دیکھیں

ریل مدد ہیلپ لائن نمبر 139
ریل مدد ویب سائٹ دیکھیں: www.railmadad.indianrailways.gov.in
ریل مدد ایپ ڈاؤن لوڈ کریں

اتر ریلوے
ہمیشہ آپ کی خدمت میں
www.nr.indianrailways.gov.in
پر ہمیں فالو کریں
2997/26
گراھکوں کی خدمت میں مسکان کے ساتھ

The Urdu Daily
WATTAN
وطن سرینگر

خلافتِ عثمانیہ کے دَور میں ہی یہودیوں نے سازشیں شروع کر دی تھیں

تحریر----
محمد اسمعیل خان

۵۶/سال پہلے عالم اسلام پر ایک ایسی کاری ضرب لگی جس کا درد ہر باشعور مسلمان کو تڑپاتا ہے اور جس کی ٹیس ہر صاحب ایمان اپنے سینے میں محسوس کرتا ہے، یہ زخم تھا ۷/جون ۱۹۶۷ء کو مسلمانوں کے قبلۂ اول بیت المقدس پر اسرائیل کے قبضہ کا، افسوس کہ عام مسلمان یہاں تک کہ مسلم ممالک بھی اس ناقابل فراموش واقعہ کو فراموش کرتے جارہے ہیں، کسی قوم کے لئے سب سے بڑی محرومی کی بات یہ ہے کہ وہ لٹ جائے اور اسے لٹنے کا احساس نہ ہو، وہ اپنے سرمایۂ غم سے بھی محروم ہو جائے اور محرومی کا احساس بھی اس کے دل و دماغ سے رخصت ہو جائے۔

علامہ اقبالؒ نے خوب کہا ہے:

وائے ناکامی متاعِ کارواں جاتا رہا
کارواں کے دل سے احساسِ زیاں جاتا رہا

بیت المقدس وہ مقدس مقام ہے، جو مسلمانوں، عیسائیوں اور یہودیوں کیلئے یکساں طور پر متبرک ہے، یہیں سے معراج کے موقع پر رسول اللہ ﷺ کو عالم بالا کا سفر کرایا گیا، پیغمبر اسلام ﷺ نے نبوت کے بعد سولہ ماہ سے زیادہ عرصہ تک اسی طرف رُخ کر کے نماز ادا فرمائی اس لئے یہ مسلمانوں کا قبلہ اول ہے۔ بعض روایتوں سے معلوم ہوا ہے کہ بیت اللہ شریف کی تعمیر کے کچھ عرصہ بعد سیدنا حضرت ابراہیم علیہ السلام ہی نے بیت المقدس کی بھی تعمیر فرمائی تھی، حضرت صالح علیہ السلام، حضرت یعقوب علیہ السلام، حضرت داؤد علیہ السلام، حضرت سلیمان علیہ السلام، حضرت موسیٰ علیہ السلام، حضرت زکریا علیہ السلام، حضرت یحییٰ علیہ السلام، حضرت مسیح علیہ السلام اور کتنے ہی انبیاء کرام کی حیاتِ طیبہ اس مبارک مقام سے متعلق رہی ہے۔ شہر بیت المقدس کے قرب و جوار میں بھی مختلف علاقے ہیں جو مختلف پیغمبروں سے منسوب ہیں، اسی لئے اسلام کی نگاہ میں اس شہر اور اس مسجد کی خاص اور غیر معمولی اہمیت ہے۔

ایک صحابیؓ نے رسول اللہ ﷺ سے بیت المقدس کے بارے میں دریافت کیا تو آپؐ نے فرمایا کہ یہ حشر و نشر کی سرزمین ہے، یہاں آؤ اور نماز ادا کرو کہ اس مسجد میں ایک نماز ادا کرنا دوسری مسجدوں میں ایک ہزار نماز ادا کرنے کے برابر ہے۔ ان صحابیؓ نے استفسار کیا کہ اگر میرے اندر وہاں تک جانے کی استطاعت نہ ہو؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ کم سے کم تیل کا ہدیہ ہی بھیج دو جو وہاں چراغ میں کام آئے۔ (ابن ماجہ، حدیث نمبر: ۱۴۰۵) حضرت عبد اللہ بن عمرؓ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جب حضرت سلیمان علیہ السلام بیت المقدس کی تعمیر سے فارغ ہوئے تو اللہ تعالیٰ سے دُعا فرمائی۔ اس میں ایک دُعا ایسی حکومت کی تھی جو آپ کے بعد کسی کو میسر نہ آئی اور اس میں ایک دُعا یہ بھی تھی کہ جو اس مسجد میں صرف نماز کے لئے آئے تو اس کے گناہ اس طرح معاف ہو جائیں کہ گویا وہ آج ہی اپنی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہے۔ آپؐ نے فرمایا کہ تین دُعاؤں میں سے دو تو مقبول ہو گئی اور مجھے اُمید ہے کہ یہ تیسری دُعا جو مغفرت سے متعلق تھی، وہ بھی مقبول ہو گئی ہو گی۔ (ابن ماجہ، حدیث نمبر: ۱۴۰۶) اور یہ روایت تو حدیث کی متعدد کتابوں میں وارد ہے کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ خاص طور پر تین ہی مسجدوں کیلئے سفر کرنا درست ہے، مسجد حرام، مسجد نبوی اور مسجد اقصیٰ۔ (ابن ماجہ، حدیث نمبر: ۱۴۰۸-۱۴۰۷) اس لئے مسلمانوں کو اس مقدس اور متبرک مقام سے ہمیشہ قلبی اور جذباتی تعلق رہا ہے۔

اسلام سے پہلے یہ شہر بار بار تخت و تاراج کیا گیا، خاص کر چھٹی صدی قبل مسیح، بابل کے حکمراں بخت نصر نے اس شہر اور اس کے مقدس مقامات کی جس طرح اینٹ سے اینٹ بجائی اور ایک لاکھ یہودیوں کو قید کر کے بابل لے گیا، وہ تاریخ کے اہم واقعات میں سے ایک ہے۔ یہودی جو اپنے آپ کو اس شہر کا اصل وارث سمجھتے ہیں، صرف تہتر ۷۳ سال ہی اس شہر پر برسر اقتدار رہے، حضرت عمرؓ کے عہد میں ۶۳۶ء میں بیت المقدس کا علاقہ حضرت عمرو بن العاصؓ اور حضرت ابو عبیدہؓ نے فتح کیا۔ مسلمان چاہتے تھے کہ شہر میں خونریزی نہ ہو اور صلح کی صورت نکل آئے، عیسائیوں نے یہ شرط لگائی کہ خلیفۃ المسلمین خود آکر دستاویز پر دستخط کریں۔ حضرت عمرؓ نے اسے قبول فرمالیا اور مدینہ میں حضرت علیؓ کو اپنا قائم مقام بنا کر رجب ۱۶ء میں بیت المقدس تشریف لائے، بیت المقدس سے پہلے ہی جابیہ نامی مقام پر اسلامی لشکر نے حضرت عمرؓ کا استقبال کیا، وہیں عیسائی رہنما بھی آگئے اور معاہدۂ صلح کی تحریر عمل میں آئی۔ اس معاہدہ کے تحت عیسائی باشندوں کی جان و مال، مذہبی مقامات، حضرت مسیح کی مورتیوں وغیرہ کی حفاظت کی ضمانت دی گئی؛ بلکہ عیسائی یہودیوں کے ساتھ رہنا نہیں چاہتے تھے، حضرت عمرؓ نے ان کی اس خواہش کو بھی قبول فرمایا اور یہودیوں کی الگ آبادی بنائی گئی۔

اس کے بعد سے یہاں برابر مسلمان حکمراں رہے یہاں تک کہ گیارہویں صدی عیسوی میں صلیبی جنگیں شروع ہوئیں اور ۲۳/شعبان ۴۹۲ھ کو عیسائی دوبارہ فاتحانہ بیت المقدس میں داخل ہوئے۔ انہوں نے شہر میں ایسا قتل عام مچایا کہ بچے، بوڑھے، جوان اور مرد و عورت کو بلاامتیاز تہہ تیغ کیا گیا، شہر میں لاشوں کے انبار لگ گئے! خود مغرب مورخین نے اس خون آشامی کا اعتراف کیا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ صرف ایک دن میں شہر اور اس کے مضافات میں ستر ہزار افراد شہید کئے گئے۔ یہ سفاکانہ رویہ ٹھیک اس کے برعکس تھا، جو حضرت عمرؓ اور مسلمان فاتحین نے عیسائیوں کے ساتھ روا رکھا تھا۔ سقوط بیت المقدس کے اس واقعہ نے پورے عالم اسلام کو بے چین اور بے سکون کر کے رکھ دیا یہاں تک کہ ۱۱۶۹ء میں سلطان نورالدین زنگی جیسے خداترس بادشاہ کے ایک کمانڈر مجاہد اسلام سلطان صلاح الدین ایوبیؒ مصر کے تخت اقتدار پر جلوہ افروز ہوئے اور شام کے علاقے فتح کرتے ہوئے ۱۱۸۷ء میں بیت المقدس کو فتح کیا۔ صلاح الدین ایوبیؒ نے احسان فراموش عیسائیوں کے ساتھ ایسی رحم دلی کا سلوک کیا کہ تاریخ میں اس کی مثال کم ملے گی؛ چنانچہ خود عیسائی دنیا (جو اسلام اور مسلمانوں کے بارے میں طرح طرح کی غلط فہمیوں میں مبتلا تھی) پر اس کا گہرا اثر پڑا، آخر ۹۱/سال کے بعد قبۃ الصخرہ پر لگائی گئی سنہری صلیب اُتاری گئی اور اس کی جگہ ''ہلال'' نصب کیا گیا، جب ہی سے ہلال مسلم ملکوں کا شعار سمجھا جانے لگا۔ یہ ۹۱/سال کا عرصہ مسلمانوں کے لئے ایسا تکلیف دہ اور غم انگیز عرصہ تھا کہ پورے عالم اسلام کی آنکھیں بے سکون اور دل بے قرار تھے۔

خلافت عثمانیہ ترکیہ کے دور میں ہی یہودیوں نے سازشیں شروع کر دی تھیں؛ لیکن خلیفہ نے کسی قیمت پر یہودیوں کو فلسطین میں زمین خریدنے کی اجازت نہیں دی، بالآخر مغربی سازشوں سے خلافت عثمانیہ کا سقوط ہوا اور ۱۹۴۸ء میں عالم اسلام کے قلب میں اسرائیل کا خنجر گھونپ دیا گیا، یہ زخم بڑھتا رہا، یہاں تک کہ ۱۹۶۷ء میں مسلمانوں کا قبلہ اول ان کے ہاتھوں سے جاتا رہا۔ میرے خیال میں پہلی صلیبی جنگ کی شکست اور خلافت عثمانیہ کے سقوط کے بعد مسلمانوں کے لئے یہ سب سے بڑا حادثہ اور سب سے اندوہناک سانحہ تھا کہ اگر اس واقعہ پر آسمان خون کے آنسو بہاتا اور زمین کا سینہ شق ہو جاتا تو بھی باعث تعجب نہ تھا؛ لیکن آہ! ہم مسلمانوں کی بے حسی اور بے شعوری کہ ہماری نسلوں نے تو اس واقعہ کو بھی اپنے صفحہ دل سے مٹا دیا ہے اور مسلمان حکمراں اسرائیل سے ایسا کٹا کٹایا اور عاجز و مجبور فلسطین مانگ رہے ہیں کہ شاید کوئی فقیر بھی ایسی الحاح و لجاجت سے دست سوال دراز نہ کرتا ہو گا اور کیوں نہ ہو کہ ''ہے جرم ضعیفی کی سزا مرگ مفاجات''!

فلسطین کا مسئلہ امت مسلمہ کیلئے ناموس و وقار کا مسئلہ ہے۔ یہودیوں کا ایک گروہ صیہونی ہے جو قوم یہود پر غالب ہے۔ صیہون (Zoin) بیت المقدس کے قدیم شہر کی ایک پہاڑی ہے، یہودیوں کا خیال ہے کہ اس پہاڑی پر حضرت داؤد علیہ السلام نے یہودیوں کیلئے ایک عبادت گاہ بنائی تھی اس لئے اس پہاڑی سے منسوب کر کے یہودیوں نے ۱۸۹۷ء میں ایک خفیہ تحریک شروع کی اور اس کیلئے ڈاکٹر تھیوڈور ہرتزل نے ''یہودی مملکت'' کے نام سے اپنی کتاب طبع کی اور ایک وسیع اسرائیل کا تصور پیش کیا جس میں نہ صرف فلسطین بلکہ مصر، اردن، مصر کا صحرائے سینا، شام، لبنان، عراق، دریائے نیل، مدینہ منورہ اور اس سے شمال میں بنو قریظہ، بنو نضیر اور خیبر تک کا علاقہ شامل ہے۔ یہودیوں کا یہ گھناؤنا خواب برطانیہ کی استعماری حکومت کے ذریعہ شرمندۂ تعبیر ہوا، جب برطانیہ کے وزیر خارجہ آرتھر جیمز بالفور نے فلسطین کی قابض ریاست ہونے کی حیثیت سے اسرائیل کے قیام کی حمایت کی۔

عرب حکمرانوں کی بزدلی اور نفاق کی وجہ سے جب فلسطین کا مسئلہ سرد خانہ میں چلا گیا اور پڑوس کی مسلم اور عرب حکومتوں نے فلسطین کا سودا کرنا شروع کر دیا تو اس کیلئے فلسطینیوں کے اندر ایک مزاحمتی تحریک برپا ہوئی، جس کو حماس کہتے ہیں۔ شیخ احمد یاسین شہید نے ۱۹۸۷ء میں اس کی بنیاد رکھی۔ ان کی شہادت کے بعد بھی یہ تنظیم پوری قوت کے ساتھ سرگرم عمل رہی، اس نے اردن کو اپنی پناہ گاہ بنایا اور فلسطینیوں کیلئے رفاہی کاموں کی کوششوں سے آغاز کیا، اردن کے بادشاہ شاہ حسین نے بادل نخواستہ اس کو برداشت کیا؛ لیکن جب ان کے بیٹے شاہ عبداللہ دوم اقتدار پر آئے تو وہ بھلا اس کو کیسے برداشت کرتے اُنہوں نے حماس کا ہیڈ آفس بند کرا دیا اور اس کے بڑے بڑے رہنما قطر کی طرف جلاوطن کر دیئے گئے۔

خالد سیف اللہ رحمانی

یہودیوں کا یہ گھناؤنا خواب برطانیہ کی استعماری حکومت کے ذریعہ شرمندۂ تعبیر ہوا، جب برطانیہ کے وزیر خارجہ آرتھر جیمز بالفور نے فلسطین کی قابض ریاست ہونے کی حیثیت سے اسرائیل کے قیام کی حمایت کی۔

(گزشتہ سے پیوستہ): حماس ایک ایسی تنظیم ہے کہ نہ اس کے پاس خلیج کا پٹرول ہے نہ دنیا کی کوئی اور دولت ہے، نہ یہودی اور عیسائی حکمرانوں کی محبت کا سرمایہ ہے، جس پر ان دنوں عالم اسلام فدا ہے: البتہ وہ باہر کی طرح اندر سے بھی مسلمان ہیں اور انہوں نے اسلامی غیرت اور دینی حمیت کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑا ہے، انہوں نے ترکی اور قطر، جن کو اس وقت عالم اسلام کا سرمایۂ آبرو کہا جا سکتا ہے، میں اپنے سیاسی دفتر کیلئے پناہ گاہ حاصل کر لی ہے؛ لیکن فلسطین کی بود و باش کو نہیں چھوڑا ہے، وہ ایک معاہدہ کے تحت فلسطین میں جو مجبور و بے بس حکومت قائم ہوئی، اس میں بھی شامل ہوئے اور ۲۰۰۶ء کے انتخاب میں شاندار کامیابی بھی حاصل کی مگر امریکہ و اسرائیل سے ''نباہ'' کے قائل فلسطینی صدر محمود عباس نے تمام قوانین کو بالائے طاق رکھ کر اس کو ماننے سے انکار کر دیا، اور مغربی طاقتوں نے اس کی بھرپور تائید کی، اس طرح مغربی کنارہ میں فتح کی اور غزہ پٹی میں حماس کی حکومتیں قائم ہوئیں۔ حماس نے سخت حصار کے باوجود اپنے شہریوں کیلئے تعلیمی اور ترقیاتی کام بھی کئے اور بہت ہی دور اندیشی کے ساتھ اپنے تحفظ کا انتظام بھی کیا، جس کی مثال اس وقت ہمارے سامنے ہے کہ اسرائیل جیسی طاقتور حکومت کو جس کی پشت پر امریکہ، برطانیہ اور یورپ کے ممالک کھڑے ہوئے ہیں، ناکوں چنے چبوا رہا ہے، ان ہی کوششوں کا حصہ ۷/اکتوبر ۲۰۲۳ء کا وہ حملہ ہے جسے دیکھنے کے دو زاویے ہیں، ایک یہ کہ حماس خاطی ہے، دوسرا یہ کہ حماس کا حملہ اپنے دفاع میں ہونے والا حملہ ہے۔

اس میں دو رائے ہو سکتی ہے کہ کیا حملہ کیلئے یہ وقت مناسب تھا؟ یا ابھی اپنی فوجی طاقت کو بڑھانے اور دُنیا کے مختلف ممالک سے اپنے لئے سیاسی تائید حاصل کرنے کی ضرورت تھی؛ لیکن کیا اس میں بھی دو رائے ہو سکتی ہے کہ حماس کا حملہ دہشت گردی نہیں ہے؛ بلکہ یہ ظالم کے خلاف مظلوم کی جدوجہد ہے؟ کیا یہ ''تنگ آمد بہ جنگ آمد'' کا مصداق نہیں ہے؟ کون نہیں جانتا کہ ان کے لئے کوئی راستہ باقی نہیں رہا تھا، اقوام متحدہ اور سلامتی کونسل کے فیصلوں اور مختلف معاہدات کے باوجود فلسطینی ریاست کے قیام کی بات آگے نہیں بڑھ رہی تھی، اور جو مسلمان عرب حکومتیں ہیں وہ پوری نیازمندی کے ساتھ غلامانہ اور بزدلانہ امریکہ و اسرائیل کے دربار میں حاضر ہوتی تھیں، اور جی ہاں جی ہاں کہہ کر واپس آجاتی تھیں، اقتدار کی ہوس نے غیرت و حمیت سے ان کو اس طرح محروم کر دیا تھا جیسے سخت گرمی میں بارش کا پانی خشک ہو جاتا ہے؛ اس لئے انھوں نے مسئلہ فلسطین کو زندہ رکھنے اور اس کی طرف پوری دنیا کو متوجہ کرنے کیلئے یہ قدم اٹھایا ہے، اس میں بہت سے فلسطینی بچے، بوڑھے اور عورتوں کی مظلومانہ شہادت ہوئی ہے؛ لیکن اس کے بہت سے فائدے بھی ہوئے۔

سب سے بڑا فائدہ یہ ہوا کہ اس کی وجہ سے فلسطین کا مسئلہ دوبارہ زندہ ہو گیا، اس پر اقوام متحدہ، سلامتی کونسل اور او آئی سی کی متعدد میٹنگیں ہوئیں، اور امریکہ و برطانیہ کی ہزار کوششوں کے باوجود حماس کو دہشت گرد قرار دینے کی سازش کامیاب نہیں ہو سکی۔ دوسرے: روس اور چین جیسی مشرق کی بڑی طاقتوں نے کھل کر فلسطین کی تائید کی اور فلسطین کے موقف کو صحیح ٹھہرایا۔ تیسرے: ایشیا، افریقہ، یوروپ اور مغرب کے زیادہ تر ملکوں نے اسرائیل کو ظالم قرار دیا، اور مسئلہ فلسطین کے حل پر زور دیا، چوتھے: یہ تصور قائم کیا گیا تھا کہ اسرائیل دنیا کی چوتھی سب سے بڑی دفاعی طاقت ہے، اس پروپیگنڈہ کا شیش محل چور چور ہو گیا؛ کیونکہ حماس نے فضائی طاقت، بحری طاقت اور منظم فوج سے محروم ہونے کے باوجود اسرائیل کو ناکوں چنے چبوا دیئے اور غزہ سے نکل کر اسرائیل کے کونے کونے میں موثر حملہ کرنے میں کامیاب ہو گئے، پانچویں: کم و بیش ۳/ہزار اسرائیلی فوج کو واصل جہنم کیا، ۳۰۰/سے زیادہ فوجیوں اور پولیس والوں کو قیدی بنایا، جن میں کئی اعلیٰ درجہ کے کمانڈر شامل تھے، چھٹے: بہت بڑی کامیابی یہ ہے کہ انہوں نے جدید ٹکنالوجی کے نظام کو منجمد کر دیا اور اس کے بدنام زمانہ جاسوسی کے ادارہ ''موساد'' کی خفیہ معلومات اور کمپیوٹر کے راز حاصل کر لیے، ساتویں: ۵۰/سے زیادہ ٹینکوں کو نذر آتش کیا، جن میں ایسے ٹینک بھی شامل تھے جن کو دنیا کا سب سے طاقتور ٹینک کہا جاتا ہے، حماس نے اپنی ٹیکنالوجی کے ذریعہ ایسے میزائل تیار کیے کہ ان کے پرخچے اڑ گئے، آٹھویں: مشرق وسطی میں موساد کیلئے جو کام کرنے والے تھے، ان کی فہرست حاصل کر لی، نویں: اسرائیل کے ۴/فوجی ٹھکانوں (بیس) پر حملہ کر کے وہاں سے ہلکے اور اوسط درجہ کے ہتھیار اپنے قبضہ میں لے لئے، دسویں: اسرائیل کے کئی راڈار تباہ کر دیئے اور امریکہ کے دیئے ہوئے میزائل شکن نظام ''آئرن ڈوم'' کی ناکامی کو ثابت کر دیا، گیارہویں: کئی ملکوں نے اسرائیل کے سفیروں کو نکال دیا اور اس طرح عالمی سطح پر اسرائیل کی تائید و تقویت کو نقصان پہنچایا، بارہویں: اللہ تعالیٰ کا نظام ہے کہ مسلمانوں پر جو آزمائش آتی ہے، وہ مسلمانوں کی صف میں چھپے ہوئے منافقین کے چہرہ سے پردہ ہٹا دیتی ہے، اس جنگ نے ثابت کر دیا کہ عالم اسلام میں قطر، ترکی، ایران کے علاوہ کوئی ملک ایسا نہیں جس کا چہرہ نفاق کے داغ سے پاک ہو، حد تو یہ ہے کہ ایک طرف فلسطین میں معصوم بچوں اور عورتوں کا قتل ناحق ہو رہا ہے اور دوسری طرف بعض مسلم ممالک محفل طرب و عیش سجا رہے ہیں؛ لیکن یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ پوری دنیا کے عام مسلمانوں کا دل تحریک فلسطین کے ساتھ ہے، شاید ان ہی کی وجہ سے حکمرانوں کے بدبخت ٹولے کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ڈھیل مل رہی ہے، عجب نہیں کہ ہم لوگ اپنی آنکھوں سے ان کا حشر دیکھ لیں، مگر ڈر یہی ہے کہ خدانخواستہ عذاب الٰہی کے عام اصول کے مطابق گیہوں کے ساتھ گھن بھی نہ پس جائے، تیرھواں: عالم عرب کو مغرب نے کچھ اس طرح غفلت اور بزدلی کا انجکشن دیا ہے کہ وہ روح جہاد سے محروم ہو گئے ہیں، اب تو یہ بزدلی اس حد تک پہنچ گئی ہے کہ ان کو اسرائیل اور یہودیوں کے خلاف بددعا کرنے سے بھی خوف محسوس ہوتا ہے، چودھواں: جیسے افغانستان کے جہاد نے پوری دنیا کے مظلوم مسلمانوں کے دل میں جذبۂ جہاد کی حرارت بڑھا دی تھی اور ان کے اندر اس یقین کو مستحضر کر دیا تھا کہ اللہ تعالیٰ کی طاقت امریکہ اور مغرب کی طاقت سے بڑھ کر ہے، اسی طرح حماس نے بھی مسلمانوں میں اس تصور کو فروغ دیا اور عالم اسلام کو سمجھایا ہے کہ کوئی طاقت ناقابل تسخیر نہیں ہے، یہ صرف مسلمانوں کو مرعوب کرنے کیلئے پھیلایا ہوا ایک پروپیگنڈہ ہے، ایمان و یقین کی تلوار بڑی بڑی طاقتوں کے غرور کو پاش پاش کر سکتی ہے۔

لوگوں نے اہل غزہ کا یہ منظر بھی سوشل میڈیا پر دیکھا کہ ایک شخص کے پورے خاندان نے جام شہادت نوش کر لیا اور اس نے اعلان کیا کہ کوئی شخص مجھے پُرسہ نہ دے؛ بلکہ مجھے مبارکباد دے کہ میرے خاندان کے اتنے لوگ شہادت سے مشرف ہوئے ہیں، میں تعزیت کا نہیں مبارکباد کا مستحق ہوں، یہ منظر بھی دیکھا گیا کہ ایک شخص مٹھائی اس خوشی میں تقسیم کر رہا ہے کہ اس کا پورا خاندان شہید ہو گیا ہے، غزہ کے رہنے والے جو شعب ابی طالب کے بائیکاٹ کی سنت بھی ادا کر رہے ہیں، اس وقت ان کا حال یہ ہے کہ اگر کسی کو ایک لقمہ بھی ملتا ہے تو وہ اس کو اپنے ساتھیوں میں بانٹ کر کھاتا ہے اور اگر کسی کو ایک گلاس پانی ملتا ہے تو وہ اس میں بھی اپنے ساتھیوں کو شریک کرتا ہے۔ یہ واقعات عہد نبوی کے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے عالی مقام رفقاء کی یاد تازہ کرتے ہیں اور اس بات کا ثبوت ہیں کہ مسلمان مر تو سکتا ہے، مذہب اسلام پر موت نہیں آسکتی۔

موجودہ دور میں ملکوں اور قوموں کی بڑی طاقت معاشی طاقت ہوتی ہے، یہودیوں نے بھی معاشی طاقت ہی کے واسطہ سے سیاسی اور فوجی طاقت حاصل کی ہے؛ اس لئے جو کچھ بن پڑے ان کو معاشی نقصان پہنچانے کی کوشش کرنی چاہئے، اور اس کی ایک اہم صورت یہ ہے کہ اسرائیلی مصنوعات کا بائیکاٹ کیا جائے اور جو مصنوعات مارکیٹ میں مقبول ہیں، ان کا متبادل لانے کی کوشش کی جائے، سوشل میڈیا پر اسرائیل اور اس کے ہمنواؤں کی کثیر الاستعمال مصنوعات اور ان کے متبادل ہندوستانی مصنوعات کی فہرست آچکی ہے، یہ بہت اہم ہے، اگر اس سے مسلمان فائدہ اُٹھائیں اور اسرائیل اور اسرائیل نواز مصنوعات کا بائیکاٹ کریں اور ہندوستانی مصنوعات کا استعمال کریں یا خود بائیکاٹ کی جانے والی اشیاء کا متبادل مارکیٹ میں لائیں تو اس سے دوہرا فائدہ ہو گا، ظالم طاقتوں کو اپنی طاقت کے مطابق نقصان پہنچا کر ایک شرعی فریضہ کی ادائیگی ہو گی، دوسرے: اپنے ملک اور سماج میں صنعت کو فروغ حاصل ہو گا اور مسلمان بھی صنعت و حرفت کے میدان میں آگے بڑھ سکیں گے۔

اس صورت حال کا ملت اسلامیہ کیلئے جو سبق ہے، وہ یہ ہے کہ مسلمان کسی بھی صورت میں مسئلہ فلسطین کو فراموش نہ کریں، جیسے یہودیوں نے میڈیا کے ذریعہ اپنی مظلومیت کا جھوٹ گڑھ گڑھ کر پوری دنیا کو سنایا ہے، اور ان کو اپنا ہمنوا بنانے کی کوشش کی ہے، اسی طرح ہمیں چاہئے کہ اپنے دستیاب وسائل کے ذریعہ مسئلہ فلسطین کو زیادہ سے زیادہ ملکی و عالمی سطح پر نمایاں کریں، اسرائیل کے مظالم اور فلسطینیوں کی مظلومیت کو دنیا پر واضح کریں، اور اس طرح مسجد اقصیٰ کی اہمیت اور اس کے حصول کے جذبہ کو مسلمانوں کے دلوں میں تازہ رکھا جائے۔

بارالٰہا! مسلمانانِ فلسطین کی مدد فرما، ملت اسلامیہ کو مسجد اقصیٰ واپس دلا، اور مسلمان حکمرانوں کو ایسی غیرت عطا فرما کہ مسجد اقصیٰ کا زخم ان کی کروٹوں کو بے سکون کر دے، ان کو ہمت و حوصلہ عطا فرما، اور اے اللہ! ہم سب کو اپنی اپنی طاقت و صلاحیت کے مطابق فلسطینی کاز کو مدد پہنچانے کا جذبہ اور اس کی صلاحیت و طاقت عطا فرما۔

وطن سرینگر

وادی میں منشیات کے زہر کا قہر

جموں کشمیر میں منشیات کی لت میں نوجوانوں کے مبتلا ہونے کی تعداد میں تشویشناک حد تک اضافہ ہورہا ہے، جس کے نتیجے میں نوجوان نسل ختم ہوتی جا رہی ہے۔ محکمہ پولیس اور قانون نافذ کرنے والی دیگر ایجنسیوں نے اگر چہ بڑے پیمانے پر منشیات کے سوداگروں کے خلاف کریک ڈاون بھی شروع کیا، تاہم جو اعداد و شمار سامنے آرہا ہے ہیں، وہ چونکا دینے والے ہیں۔ انسانی حقوق کے ریاستی کمیشن کی طرف سے مرتب کی گئی رپورٹ ''کشمیر میں منشیات کی لت پر مبنی بھر علمی تجزیہ'' میں اس بات کا انکشاف کیا گیا ہے کہ **39.5** فیصد نوجوان علاقائی دباؤ کے نتیجے میں منشیات کی لت میں گرفتار ہوئے ہیں، جبکہ **9.5** فیصد نوجوان عشقیہ معاملات میں ناکام ہونے کی وجہ سے منشیات کا استعمال کر رہے ہیں۔ تحقیق کے مطابق ان **200** مریضوں میں سے **79** مریضوں کا ماننا ہے کہ آس پاس کے ماحولیاتی دباؤ کے نتیجے میں وہ منشیات کی لت میں مبتلا ہوئے ہیں، جبکہ ان میں سے **19** افراد عشقیہ معاملات میں ناکام ہونے کے بعد منشیات کی لت میں گرفتار ہوئے۔ ان **200** مریضوں میں سے **16** فیصد یعنی **32** افراد تناؤ کو کم کرنے اور **30** مریض **(15)** فیصد خوشی کے موقعوں پر منشیات کا استعمال کرنے کے بعد اس کے عادی بن چکے ہیں۔ رپورٹ کے مطابق **10** فیصد مزاج کو تبدیل کرنے کے بعد نشے میں مبتلا ہوئے، اور **5** فیصد تعداد ان لوگوں کیلئے ہیں جنہوں نے تجرباتی بنیادوں پر منشیات کا استعمال کیا۔ تحقیق پر مبنی اس رپورٹ میں مزید اس بات کا انکشاف کیا گیا ہے کہ **5** فیصد ایسے ہیں جنہوں نے صحت کے مسائل سے جسمانی تکالیف کو دور کرنے کیلئے منشیات کا استعمال کیا۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے ''ریاست میں منشیات کی لت پر منظم تحقیق کے دوران معلوم ہوا کہ **40** فیصد نوجوان، جن میں لڑکے اور لڑکیاں دونوں شامل ہیں **16** سے **25** برس کی عمر کے درمیان ہے۔'' بشری حقوق کمیشن کی تحقیق نے منشیات کی لت کو خاندانی ساخت سے بھی جوڑ دیا ہے۔ وادی میں نشے کی لت میں مبتلا ہزاروں لوگوں میں سے **90** فیصد کے قریب چھوٹے کنبوں سے تعلق رکھتے ہیں۔ اس رپورٹ میں مزید کہا گیا ہے کہ **34.5** فیصد ان کنبوں سے تعلق رکھتے ہیں، جن کی ماہانہ آمدنی **45** ہزار روپے سے زائد ہیں، اور **2.5** فیصد وہ لوگ بھی نشے میں گرفتار ہوئے ہیں، جن کے پاس با قاعدہ کوئی بھی ماہانہ آمدنی نہیں ہے۔ رپورٹ میں اس بات کا بھی انکشاف کیا گیا ہے کہ نشے میں گرفتار **19** فیصد لوگوں کے والدین کی ماہانہ آمدنی **15** سے **25** ہزار ہیں، اور **18** فیصد کے والدین کی ماہانہ آمدنی **15** ہزار یا اس سے کم ہے۔ رپورٹ کے مطابق **14.5** فیصد مریضوں کے اہل خانہ کی ماہانہ آمدنی **35** سے **45** ہزار اور **11.5** فیصد لوگوں کے گھر والوں کی آمدنی **25** سے **35** ہزار کے بیچ میں ہے۔ رپورٹ میں اس بات کا بھی انکشاف کیا گیا ہے کہ منشیات کی لت میں مبتلا لوگوں میں سرینگر سر فہرست ہے، جہاں پر مجموعی طور پر منشیات کے عادی لوگوں میں سے **37** فیصد ہیں، جبکہ بڈگام میں **11.5** بارہمولہ میں **12** فیصد، اسلام آباد (اننت ناگ) میں **9.5** فیصد، گاندربل میں **2**، کولگام میں **0.5**، بانڈی پورہ میں **2.5** اور ریاست کے دیگر اضلاع میں مجموعی تعداد میں **30** فیصد لوگ ہیں۔ رپورٹ کے مطابق سرینگر کے صدر اسپتال میں قائم انساد منشیات مرکز میں سال **2016** میں **2535** اَو پی ڈی اور **224** انڈور مریضوں کی تشخیص کی گئی، جبکہ ان میں سال **2017** میں اضافہ ہوا، اور اس سال **2692** اَو پی ڈی اور **408** انڈور مریضوں کو دیکھا گیا۔ گزشتہ برس سال **2018** میں اس میں مزید اضافہ ہوا اور **3895** اَو پی ڈی اور **440** انڈور مریضوں نے اس مرکز میں تشخص کرائی۔ رپورٹ کے مطابق **69** فیصد نشہ کرنے والے لوگ **12** ویں جماعت تک تعلیم یافتہ ہے، جبکہ **20** فیصد گریجویٹ ہے۔ تحقیق کے مطابق **41** فیصد کود روزگار یا تاجر ہیں، جبکہ **35** فیصد طلاب ہے۔ رپورٹ کے مطابق مجموعی طور پر منشیات کے عادی لوگوں میں **98.5** فیصد مرد اور **1.5** فیصد خواتین منشیات کی لت میں مبتلا ہے۔ اس رپورٹ کے مطابق **71** فیصد غیر شادی شدہ اور **29** فیصد شادی شدہ مجموعی تعداد کا حصہ ہے۔ رپورٹ میں وادی میں منشیات کے پھیلاؤ میں ''نوجوانوں کے سماجی و نفسیاتی پہلو کو اہم وجوہات میں ذمہ دار قرار دیا گیا ہے۔''

کیا عورت واقعی مظلوم ہے؟

''اور بھی غم ہیں زمانے میں سیاست کے سوا''۔ بیٹیوں کی مظلومیت، عورت کی محکومیت اور مرد کا جبر جیسے موضوعات بھی اسی دنیا کا حصہ ہیں۔ آج ایک خاتون کی تحریر نے یہ چند الفاظ لکھنے پر مجبور کردیا ہے۔ ہمارا معاشرہ ایک تغیراتی دور سے گزر رہا ہے۔ جہاں روایات سے لے کر مزاجوں تک ہر چیز بدل رہی ہے۔ ہمارا اپنے مذہب سے عملی رشتہ جتنا کمزور ہے، ہمارے جذبات اس کے متعلق اتنے ہی شدید ہیں۔ اگر ہم مذہب کے نکتہ نظر سے بات کریں تو عورت کو جتنے حقوق اسلام نے دیئے ہیں، اس حساب سے اس پر ذمے داریاں عائد نہیں کی گئی ہیں۔ اس بات کو کوئی تسلیم کرے یا نہ کرے، لیکن یہ ایک حقیقت ہے کہ اسلام نے مرد کو ذمے داریاں دے کر اس کو ایک درجہ بلند بھی عطا کیا ہے۔ اللہ نے خود قرآن میں فرمایا ہے کہ مرد کو عورت پر قوام یعنی حاکم اس لیے بنایا ہے کہ وہ اپنا کمایا ہوا مال عورت پر خرچ کرتے ہیں۔ یعنی مال کمانے کی ذمے داری عورت پر بالکل نہیں ڈالی گئی ہے۔ روزگار کیلیے سرگرداں رہنا عورت کی ذمے داری نہیں ہے۔ اب اگر ہم اس بات کو اس طرح سے لیتے ہیں کہ ہم عورت کے ساتھ جو چاہے کریں، ہمیں پوری آزادی اللہنے دی ہے، تو یہ ہماری کم عقلی اور نادانی ہے۔ عورتوں کے حقوق سے متعلق پوری ایک طویل سورۃ عورت کے نام سے ہی قرآن میں موجود ہے، جس میں وراثت تک کے متعلق احکامات موجود ہیں۔

یہ تو ہوا اسلام میں عورت کا مقام، اب اگر ہم اپنے معاشرے کی روایات کو لے کر کچھ رونا روتے ہیں تو اس میں ہمارا قصور زیادہ ہے۔ چند ایک تنگ نظر گھرانوں کے علاوہ کہیں عورتوں پر کوئی پابندی نظر نہیں آتی۔ بلکہ یوں کہا جائے کہ عورتوں کو حد سے زیادہ آزادی ہمارے معاشرے نے دے دی ہے تو یہ کچھ غلط نہ ہوگا۔ اوپر سے غیر ملکی ثقافت کی یلغار نے ہمارے معاشرے کا حلیہ بگاڑ دیا ہے۔ اس ثقافتی یلغار کے نتیجے میں آج یہ حال ہے کہ ہمارے معاشرے میں جب لڑکی جوانی کی حدود میں قدم رکھتی ہے تو وہ عموماً اس وقت تک پڑوسی ملک یا بالی ووڈ کے کسی ہیرو کی محبت میں گرفتار ہوچکی ہوتی ہے۔ کوئی گھرانے کا بڑا کیا اس کو کسی خیالی ہیولے سے ڈرا سکتا ہے، اکثر و بیشتر وہ خود اپنی دوستوں اور قریبی لوگوں کو اپنی پسند سے آگاہ کررہی ہوتی ہے۔ اکثر و بیشتر گھرانوں میں موبائل فون ہر لڑکی کے پاس موجود ہے۔ پھر ہمارا موبائل نیٹ ورک اس کو بیشمار ایسے پیکیجز آفر کررہا ہوتا ہے، جس میں وہ ساری رات جس سے چاہے باتیں کرسکتی ہے۔ اب تو یہ لطیفہ اکثر لوگوں نے سن رکھا ہوگا جس میں کہا جاتا ہے کہ ہمارے معاشرے میں کچھ اتنے اللہ والے بھی پائے جاتے ہیں جن کی رضائیوں سے روشنی پھوٹ رہی ہوتی ہے۔ وہ اللہ والے انہی اللہ والیوں سے ہی باتیں کرر ہے ہوتے ہیں۔

آج انٹرنیٹ پر شروع ہونے والی محبت کے نتیجے میں ہونے والی شادیوں میں اکثر لوگ شرکت کر چکے ہوں گے۔ اگر خواتین اتنی معصوم اور والدین کی فرمانبردار ہیں تو انٹرنیٹ پر دوستی محبت میں کیسے بدل جاتی ہے؟ کیا یہ اسی ثقافتی یلغار کا نتیجہ نہیں ہے۔ جس میں زندگی کا مقصد سوائے محبت کے کچھ نہیں دکھایا جاتا۔ ہمارے معاشرے میں اب بھی تمام ذمے داریاں مردوں پر ہی عائد ہوتی ہیں۔ جنہیں وہ کمال خوشدلی سے نباہ بھی رہے ہیں۔ **95** فیصد خواتین تعلیم سے فراغت کے بعد بھی گھروں میں ہی رہتی ہیں۔ لیکن جس طرح عورتوں کی بڑھتی ہوئی خواہشات مردوں کو کارزار حیات میں سرپٹ دوڑا رہی ہیں، وہ آخرکار کسی نہ کسی ناخوشگوار انجام پر ہی پہنچائے گی۔ آج کسی بھی شاپنگ مال میں آپ چلے جائیں۔ آپ کو چند ایک ایسی فیملیز نظر آجائیں گی جن کے حلیے سے اندازہ ہوجائے گا کہ ان کا تعلق نچلے طبقے سے ہے۔ اب کس طرح اس فیملی کا مرد رقم کا بندوبست کرکے اپنی فیملی کو یہاں شاپنگ کرانے لایا ہے، یہ وہی جانتا ہے۔ کیا یہ اس بات کا ثبوت نہیں کہ وہ اپنی بیوی اور بچوں کی خوشیوں کیلیے یہ ساری مصیبت اٹھا رہا ہے۔

انسان کے دل میں چار خانے ہوتے ہیں۔ آج کی لڑکی ان چاروں خانوں کا بیک وقت استعمال کررہی ہوتی ہے۔ دل کے پہلے خانے میں پڑوسی ملک کے ہیرو کی تصویر لگی ہوتی ہے، جس کے متعلق اس کا خیال ہوتا ہے کہ اگر یہ مل جائے تو پھر خدا سے کچھ مانگنے کی حاجت نہیں۔ دوسرے خانے میں پاکستانی ایکٹر یا ماڈل کی تصویر لگی ہوتی ہے۔ تیسرے خانے میں خاندان، کالج، یونیورسٹی یا ملنے جلنے والوں میں سے کسی خوبرو لڑکے کی تصویر لگی ہوتی ہے۔ اور چوتھے خانے میں آڑھی ٹیڑھی لکیروں سے ایک کارٹون بنا ہوتا ہے، جس کی صورت واضح نہیں ہوتی۔ جب اس لڑکی کی شادی ہوجاتی ہے تو صرف دو خانوں کی تصویریں باقی رہتی ہیں۔ ایک تصویر جو پہلے خانے میں پڑوسی ملک کے ہیرو کی ہوتی ہے اور آخری خانے میں جو کارٹون بنا ہوتا ہے۔ یہ لڑکی اپنی ساری تخیلاتی زندگی اس ہیرو کے ساتھ گزارتی ہے۔ زندگی کی سختیوں اور مشکلات کو آسان بنانے والے شوہر کی صورت کی جھلکیاں اس کارٹون میں نظر آنے لگتی ہیں۔ آج آپ کسی ایسی خاتون سے پوچھ کر دیکھ لیں جس کی شادی کو دس پندرہ سال ہو چکے ہوں کہ اس کا اپنے شوہر کے بارے میں کیا خیال ہے؟ **90** فیصد خواتین یہی کہیں گی کہ یہ میں ہی ہوں جس نے ان کے ساتھ گزارا کرلیا ہے۔ ورنہ یہ بندہ اس لائق نہیں تھا کہ اسے مجھ جیسی بیوی ملتی۔

کیا مصلحت شناس تھا وہ آدمی قتیل
مجبوریوں کا جس نے وفا نام رکھ دیا

ایک مرد، عورت سے صرف وفاداری کا طلبگار ہوتا ہے۔ لیکن یہ وفاداری اب عورتوں میں ناپید ہوتی جارہی ہے۔ کتنی ہی خواتین جب پڑوسی ملک کی فلم دیکھ رہی ہوتی ہیں اور جس والہانہ انداز سے وہ ہیرو کو دیکھتی ہیں، وہی بتادیتا ہے کہ اس ہیرو کا ان کے دل میں شوہر سے کتنا اونچا مقام ہے۔ کیا اکثر شادی شدہ مردوں کو اندازہ نہیں ہوتا ہے کہ اگر بیوی کے والد کو کچھ کہہ دیا تو اتنا برا نہیں منایا جائے گا جتنا برا اس ہیرو کو کچھ کہنے پر منایا جائے گا۔ رہی سہی کسر نوجوانی کے معاشقے، جو کالج، یونیورسٹی اور موبائل نیٹ ورک پر ہوچکے ہوتے ہیں، وہ پوری کردیتے ہیں۔ اسی لیے ذرا ذرا سی باتوں پر آج کل ہمارے معاشرے میں بھی طلاقیں ہورہی ہیں۔ کیونکہ جو ذہنی اور قلبی تعلق ایک شوہر اور بیوی میں ہونا چاہیے، وہ پہلے ہی کسی اور سے جڑ چکا ہوتا ہے۔

آج کچھ نام نہاد تعلیم یافتہ خواتین جو مظلومیت کا رونا روتی ہیں، اس میں کوئی حقیقت نہیں۔ یہ خواتین ہمارے معاشرے کو اس مقام تک پہنچانا چاہتی ہیں جہاں مرد اور عورت کا رشتہ صرف اس وقت تک قائم رہے گا، جب تک انٹرٹینمنٹ باقی رہے گی۔ انٹرٹینمنٹ ختم، رشتہ ختم۔ جہاں غیرت نام کی کوئی چیز نہیں ہوگی۔ اگر منہ کا ذائقہ بدلنے کیلیے کہیں کوئی مرد منہ مار لیتا ہے تو کوئی بات نہیں، عورت کو بھی یہ حق حاصل ہے۔ جہاں فیملی نام کی کوئی چیز وجود نہیں رکھتی ہوگی۔ جہاں پارٹنر اس طرح بدلتے ہوں گے جیسے انسان کپڑے بدلتا ہے۔ جہاں نہ کسی مرد پر خاندان کی ذمے داری ہوگی۔ اگر خاندان بنانا ہے تو کوئی ایسا مرد نہیں ملے گا جو اس پر راضی ہو۔ جہاں سنگل پیرنٹ کی اصطلاح عام ہوجائے گی۔ بچوں کی ولدیت میں نامعلوم کا لفظ عموماً نظر آئے گا۔ معاشرے کو پرسکون اور منظم رکھنے کیلیے چند اصول اور ضوابط زمانہ قدیم سے ہی انسانی معاشرے میں موجود ہیں۔ جہاں کسی کو اگر ذمے داری دی گئی ہوتی ہے تو کچھ فوقیت بھی دے دی جاتی ہے۔

سوشل میڈیا پر غیر حقیقی ٹرینڈز اور سائبر وار کے فاتحین

افغانستان کے صرف سیاسی فیصلہ ساز ہی نہیں بلکہ وہاں کا میڈیا بھی ہندوستان سے متاثر ہے، جو پاکستان اور افغانستان میں مفاہمت نہیں چاہتا

کرکٹ کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ یہ اعداد و شمار سے زیادہ اتفاقات کا کھیل ہے۔ اس میں کسی بھی وقت کچھ بھی ہوسکتا ہے اور میچ کا پانسا پلٹ سکتا ہے۔ کل تک یہی بات پاکستانی کرکٹ ٹیم کے بارے میں کہی جارہی تھی کہ ان سے کوئی بھی خلاف توقع کام بعید نہیں۔ اچھی بھلی اعلی درجہ بندی پر فائز ٹیموں کو دھول چٹا دیں گے اور نچلے درجے کی کمزور ٹیموں کے خلاف خود ان کا سانس اکھڑ جائے گا۔

جاری ورلڈ کپ میں پاکستانی ٹیم ڈوبتی ابھرتی سیمی فائنل کی دوڑ سے بالآخر باہر ہوچکی ہے۔ ابتدائی میچوں میں ہزیمت کے بعد افریقہ برطانیہ اور نیوزی لینڈ جیسی زبردست ٹیموں کو شکست دینے پر عوام خود کو سیمی فائنل میں دیکھ رہے تھے۔ درمیان میں بس دو فتوحات اور کچھ جمع و تفریق حائل تھی۔ میچز بھی افغانستان جیسی نو وارد اور بنگلہ دیش جیسی نسبتاً کمزور ٹیموں کے خلاف تھے مگر ٹیم پاکستان بھلے ہی باقی پیش گوئیوں پر پورا نہ اترے، اس ''ان پریڈکٹیبل'' والی بات پر ضرور پورا اترتی ہے۔ توقع کے عین مطابق افغانستان جیسی ٹیم کے خلاف بھی ڈوبتے ڈوبتے سفینے کو آخری اوور میں ساحل کے پار کیا۔

میچ کی سنسنی اپنی جگہ مگر اس میچ میں گراونڈ میں موجود تماشائیوں کے ایک دوسرے سے تصادم نے الیکٹرونک اور سوشل میڈیا پر بھرپور جگہ بنائی۔ نفرت انگیز ٹرینڈ بنے جس سے یہ تاثر ابھرا کہ روایتی حریف بھارت کی طرح اب افغانستان کے ساتھ بھی ہماری مخاصمت کھیلوں کے میدان تک اتر چکی ہے۔ ابھی تک دنیا سوشل میڈیا اور انٹرنیٹ پر پاک بھارت صارفین کی کمنٹس میں لڑائیاں ہی دیکھتی آرہی تھی مگر اب اس میں افغانستان کا اضافہ بھی ہو چکا ہے۔

افغانستان پہلی مرتبہ ورلڈ کپ جیسے بڑے فورم پر کھیل رہا ہے۔ اس کے مداحوں کا ایسے بڑے ایونٹس کا ایکسپوژر نہ رکھنا اور ایشیائی ٹیموں کے مزاج کے عین مطابق کرکٹ کیلیے دیوانگی کی حد تک چاہت ان کو اس قسم کے شدید ردعمل پر ابھارتی ہے جو دنیا نے گراونڈ میں دیکھا۔ مگر کیا یہ صرف کرکٹ کی محبت میں ایسا کیا گیا؟ نہیں! بلکہ اس میں بڑی حد تک بھارت کے افغانستان کے اندر غیر محسوس تصرف اور سافٹ پاور کے استعمال سے افغان عوام کی ذہن سازی کا بڑا کردار ہے۔ افغان عوام میں سے کچھ پاکستان کو اپنے مسائل کی جڑ سمجھتے ہیں جن کی اکثریت باہر ممالک میں بیٹھی ہوئی ہے۔ ان کی ہرزہ سرائیاں آئے روز لائیو ویڈیوز کی شکل میں سوشل میڈیا پر وائرل ہوتی رہتی ہیں۔

پاکستانی عوام کیلیے شاید یہ پہلا موقع تھا جب انہوں نے افغان عوام کا یہ رخ بھی میڈیا کی مہربانی سے دیکھ لیا۔ اگرچہ اسی گراونڈ میں موجود ہزاروں تماشائیوں میں انتشار پھیلانے والے یہ لوگ درجن بھر تھے مگر میڈیا کو چونکہ سنسنی چاہیے اس لیے بے دھڑک ایسی ویڈیوز کو ہی مختلف زاویوں سے دکھانے پر ساری توانائیاں صرف کی گئیں۔ جیسا بتایا گیا کہ ایک مخصوص قسم کی فضا بنائی گئی ہے اس لیے پشتو جاننے والے اس بات کا مشاہدہ خاصے وقت سے کررہے ہیں کہ بی بی سی اور وائس آف امریکا کے پشتو پورٹلز سے کس طرح ذو معنی عنوانات کے ساتھ خبریں نشر کی جاتی ہیں اور کمنٹس میں دونوں اطراف کے عوام کس طرح گالم گلوچ، طعنوں اور الزامات سے ایک دوسرے کے ساتھ برسرپیکار ہوتے ہیں جس سے یہ تاثر ابھرتا ہے کہ دونوں ممالک کیلیے ایک دوسرے کا وجود ہی ناقابل برداشت ہے۔

خیبر پختونخوا کا کوئی بھی ایسا علاقہ نہیں جہاں افغان مہاجرین یہاں کے عوام میں گھل مل کر نہ رہتے ہوں۔ ان کی تیسری نسل یہاں جوان ہورہی ہے اور ان میں سے بیشتر ایسے ہیں جنہوں نے افغانستان دیکھا ہی نہیں۔ ابھی کل تک کرکٹ کے میدانوں میں بھی ہمارے ہی کھلاڑی ان کے ہیروز ہوا کرتے تھے کیونکہ یہ پاکستان کو اپنا دوسرا گھر سمجھتے تھے۔ ان کی کارکردگی پر یہ ہم سے بھی زیادہ جذباتی ہوتے تھے۔ اب ان کی اپنی ٹیم آگئی ہے تو یہ فطرت کے عین مطابق ان کو سپورٹ کرتے ہیں۔ کرکٹ پر ہی بس نہیں ان کی دلچسپیاں سیاست میں بھی تھیں۔ مجھے اچھی طرح یاد ہے جب عمران خان کی سونامی کی لہر چلی تو کئی افغان دوستوں کے ساتھ ہماری بحثیں ہوتی تھیں کہ وہ خان صاحب کو ہی ملک کیلیے نجات دہندہ سمجھتے تھے۔

وہ لوگ کہاں گئے؟ میڈیا دیکھ کر تو لگتا ہے یہ سب بھی ہمارے خون کے پیاسے ہوگئے ہیں۔ حالانکہ ایسا نہیں، ناراضگیاں ہوں گی لیکن اتنی بھی نہیں جتنی ان کو مخصوص میڈیا آوٹ لیٹس کے ذریعے ہوا دی جاتی ہے۔ جن عوام کی آپس میں بھی ملاقات تک نہیں ہوئی وہ ان پروپیگنڈوں کے زیر اثر ایک دوسرے کو دشمن سمجھنے لگے ہیں۔ یہ ضرور ہے کہ بھارتی اثر و رسوخ ان کے نہ صرف میڈیا پر بلکہ ان کے کئی ملکی فیصلہ کنندگان پر بھی نمایاں نظر آتا ہے جس کے سامنے وہ لوگ جو نیوٹرل ہیں، انہیں بھی چپ لگ گئی ہے۔ دونوں طرف کا میڈیا دیکھ کر لگتا ہے کہ اب بہت جلد یہ چیز مزید آگ پکڑ لے گی جس سے ان لوگوں کی آوازیں بھی دبنے لگیں گی یا خاموش کردی جائیں گی جو پاکستان کے حق میں ہیں۔

اس بات کو اس امر سے بھی تقویت ملتی ہے کہ افغان وکٹ کیپر بیٹسمین محمد شہزاد کو ورلڈ کپ اسکواڈ سے مکمل فٹ ہوتے ہوئے بھی ان فٹ قرار دے کر گھر بھیج دیا گیا۔ اڑتی خبروں کے مطابق ان کو پاکستان کیلیے نرم گوشہ رکھنے کی سزا دی گئی۔ یہاں تک کہ ایک آن لائن چینل کیلیے انٹرویو میں اس سے پوچھا تک گیا کہ کیا وہ پاکستان کیلیے کھیلتا ہے؟ جس کے جواب میں اسے وضاحت دینا پڑی کہ اگر میں ایسا کوئی کام کرتا ہوں تو مجھے کابل کے چوراہے پر سرعام پھانسی دی جائے۔ اس نے دبے لفظوں میں سابقہ کپتان محمد نبی، اصغر استانکزئی اور راشد خان کیلیے بھی فکرمندی ظاہر کی کہ جلد ہی انہیں بھی گھر بٹھا دیا جائے گا۔ شنید ہے کہ مذکورہ کھلاڑی بھی پاکستان میں پلنے بڑھنے کی وجہ سے ان کی نظروں میں کھٹکتے ہیں۔

جب ایسے حالات پیدا کیے جائیں تو غیر جانبدار لوگوں کی آوازیں بھی اس شور میں دبنا شروع ہوجاتی ہیں۔ اس دن جب میں نے تصادم والی ویڈیو کے متعلق پوسٹ کیا تو بہت سارے افغان دوستوں نے گراونڈ میں پاکستانی جھنڈے اور تماشائیوں کے ساتھ اپنی تصاویر بھیج کر گلہ کیا کہ آپ لوگ ایک چھوٹا سا منفی رخ ہی کیوں دکھا رہے ہیں۔ میں نے غور کیا تو کہیں بھی مثبت چیز نظر نہ آئی بلکہ ہر جگہ شدید ردعمل ہی دکھائی دیا۔ میچ کے اختتام پر خیبر پختونخوا کے کئی علاقوں میں جس طرح فائرنگ کرکے خوشی منائی گئی اس سے لگ رہا تھا کہ ہم کرکٹ کے میدان میں دوسرا بھارت پیدا کرچکے ہیں۔ ایسے رخ کو حقیقت سمجھا جائے گا اور ٹرینڈز بنیں گے تو دوریاں ہی بڑھیں گی۔

پھر ملک کی مقتدر قوتیں جتنی بھی پینگیں بڑھانے کی کوشش کریں، اس سائبر وار کو شروع کرنے والے ہی جیتتے دکھائی دیں گے۔

باقیات

101

پورہ میمندر علاقے میں مشترکہ تلاشی آپریشن شروع کیا۔سیکیورٹی فورسز کی ٹیم نے علاقے میں واقع ایک باغ میں تلاشی کارروائی کے دوران مبینہ دہشت گردوں کے خفیہ ٹھکانے کا سراغ لگایا اور وہاں چھپایا گیا اسلحہ اور گولہ بارود برآمد کرلیا۔حکام کے مطابق خفیہ ٹھکانے سے اسلحہ اور گولہ بارود برآمد کیا گیا جس میں ایک **AK47** رائفل، دو میگزین، ایک پستول، ایک گرینیڈ اور گولیوں کے کچھ راؤنڈ برآمد کرلئے گئے۔حکام نے بتایا کہ برآمد شدہ اسلحہ اور گولہ بارود کو قبضے میں لے لیا گیا ہے اور اس سلسلے میں مزید تفتیش شروع کردی گئی ہے۔حکام نے کہا کہ معاملے کی مزید تفتیش جاری ہے اور تحقیقات مکمل ہونے کے بعد ہی اسلحہ کے اصل ماخذ اور اسے چھپانے والے افراد کے بارے میں مزید معلومات سامنے آسکیں گی۔

102

آرمینیائی ہم منصب نکول پشینیان کے ساتھ دوطرفہ میٹنگ کی۔دونوں رہنماؤں نے دفاع، معیشت، فارماسیوٹیکل، سائنس اور ٹیکنالوجی، ثقافت اور تعلیم سمیت مختلف شعبوں میں دوطرفہ تعاون کو مزید مضبوط بنانے کے طریقوں پر تبادلہ خیال کیا۔ انہوں نے مغربی ایشیا کی صورتحال سمیت علاقائی اور عالمی پیش رفت پر بھی تبادلہ خیال کیا۔ اس سال مارچ میں وزیر اعظم مودی نے ایرانی صدر سے بات کی تھی۔ بات چیت کے دوران صدر پیزشکیان نے وزیراعظم کو ایران کی صورتحال سے آگاہ کیا تھا اور علاقائی پیش رفت کے بارے میں اپنے نقطہ نظر سے آگاہ کیا تھا۔پی ایم مودی نے ہندوستان کے اس مستقل موقف کو دہرایا ہے کہ تمام مسائل کو بات چیت اور سفارت کاری کے ذریعے حل کیا جانا چاہیے۔ وزیر اعظم نے خطے میں ہندوستانی شہریوں کی حفاظت اور بہبود پر زور دیا۔منگل کو ہونے والے **26** ویں شنگھائی تعاون تنظیم کے سربراہی اجلاس میں رکن ممالک کے رہنما علاقائی اور بین الاقوامی مسائل پر تبادلہ خیال کریں گے اور گروپ کے اندر تعاون کو مزید مضبوط بنانے کے طریقوں پر غور کریں گے۔ وزیراعظم مودی اجلاس کے دوران کئی دو طرفہ ملاقاتیں بھی کریں گے۔

103

جموں وکشمیر یوٹی کے صدر بھی ہیں، نے ڈپٹی کمشنروں کو ہدایت دی کہ وہ وسائل متحرک کرنے کے عمل کو مزید تیز کریں اور فنڈز جمع کرنے کے لئے جدید اور مؤثر ذرائع تلاش کریں تاکہ ریڈ کراس سوسائٹی کی انسانی ہمدردی اور فلاحی سرگرمیوں کو مزید مضبوط بنایا جا سکے۔انہوں نے مزید ہدایت دی کہ ہر ضلع کے لئے جامع سالانہ سرگرمیوں کے منصوبے تیار کئے جائیں جن میں ترجیحی شعبوں اور اقدامات کی نشاندہی کی جائے اور مؤثر عمل عمل آوری کے لئے انہیں پیش کیا جائے۔لیفٹیننٹ گورنر نے ریڈ کراس کی خدمات پہنچانے کی ضرورت پر زور دیتے ہوئے دور دراز اور سرحدی علاقوں میں خدمات کا دائرہ وسیع کرنے پر زور دیا۔انہوں نے ڈپٹی کمشنروں کو مشورہ دیا کہ وہ دور دراز علاقوں میں تشخیصی مراکز قائم کرنے کے امکانات تلاش کریں بالخصوص ان علاقوں میں جہاں لوگوں کو ہسپتالوں تک پہنچنے اور ضروری طبی سہولیات حاصل کرنے کے لئے طویل فاصلہ طے کرنا پڑتا ہے۔لیفٹیننٹ گورنر نے تپ دق (ٹی بی) کے مکمل خاتمے کے لئے مربوط کوششوں کو تیز کرنے اور بنیادی سطح پر ٹی بی کے مریضوں کی مؤثر شناخت، تشخیص، علاج اور فالو اپ کو یقینی بنانے پر زور دیا۔لیفٹیننٹ گورنر اس بات پر زور دیا کہ ریڈ کراس سوسائٹی کو اپنے انسانی دوست کردار کو مزید مضبوط بنانا چاہیے اور جموں وکشمیر میں معاشرے کے کمزور اور ضرورت مند طبقوں تک بروقت امداد اور ضروری خدمات کی پہنچ کو یقینی بنانے کے لئے اپنی سرگرمیوں کو بڑھانا چاہیے۔ انہوں نے آئی آر سی ایس جموں وکشمیر کے افسران کو یہ ذمہ داری سونپی کہ وہ انسداد منشیات مہم کو مزید تیز کریں اور ''نشہ مکت جموں وکشمیر'' کی تعمیر میں اپنا گرانقدر تعاون دیں۔جنرل سیکرٹری آئی آر سی ایس جموں وکشمیر شوبھنکر پرتیوش پاٹھک نے جائزے اور منظوری کے لئے مختلف ایجنڈا آئٹمز پیش کئے۔میٹنگ میں بجٹ تخمینوں، آڈٹ، بلڈ بینکس اور تشخیصی مراکز میں میڈیکل افسران کی تعیناتی، ریڈ کراس سوسائٹی اور اس کے ضلعی سطح کے یونٹوں کی جانب سے انجام دی جانے والی سرگرمیوں سمیت مختلف اہم امور پر بھی تفصیلی غور و خوض کیا گیا۔ڈپٹی کمشنروں نے لیفٹیننٹ گورنر کو اپنے اپنے اضلاع میں کی جانے والی سرگرمیوں سے آگاہ کیا اور ریڈ کراس سوسائٹی کے کام کاج اور لوگوں تک اس کی رسائی کو مزید مضبوط بنانے کے لئے اپنی تجاویز بھی پیش کیں۔

104

متاثر ہوئے ہیں بلکہ متعدد غیر ملکی شہری بھی اس سانحے کی زد میں آئے ہیں، جن میں بھارتی شہری بھی شامل ہیں۔وزیر دفاع نے جاں بحق افراد کے اہل خانہ سے ہمدردی کا اظہار کرتے ہوئے زخمیوں کی جلد صحت یابی کیلئے نیک خواہشات کا اظہار کیا۔راجناتھ سنگھ نے کہا کہ بھارت اور نیپال کے درمیان قریبی دوستانہ اور شراکت داری کے تعلقات ہیں اور بھارت نے ہمیشہ مشکل وقت میں نیپال کا ساتھ دیا ہے۔انہوں نے کہا''بطور قریبی دوست اور شراکت دار، اور 'سکھ دکھ کے ساتھی' کے طور پر بھارت ہمیشہ نیپال کے ساتھ کھڑا رہا ہے۔اس مشکل وقت میں بھی ہم اپنے نیپالی بھائیوں اور بہنوں کے شانہ بشانہ کھڑے ہیں۔'' راج ناتھ سنگھ نے کہا کہ جس روز نیپال میں یہ تباہ کن قدرتی آفت پیش آئی، اسی روز انہوں نے ایک بیان میں قیمتی جانوں کے ضیاع اور بڑے پیمانے پر ہونے والے نقصان پر گہرے دکھ کا اظہار کیا تھا۔انہوں نے اس وقت بھی کہا تھا کہ بھارت اپنے دوست پڑوسی نیپال کی ہر ممکن مدد اور تعاون کیلئے تیار ہے۔وزیر دفاع نے ایک بار پھر اس عزم کا اعادہ کیا کہ بھارت نیپال کو اس مشکل وقت میں تنہا نہیں چھوڑے گا اور تلاش، بچاؤ اور بحالی کی کوششوں میں ہر ممکن تعاون جاری رکھے گا۔راج ناتھ سنگھ نے کہا کہ ان کی دعائیں اور ہمدردیاں ان تمام خاندانوں کے ساتھ ہیں جنہوں نے اس المناک سانحے میں اپنے پیاروں کو کھو دیا، جبکہ زخمیوں کی جلد صحت یابی کیلئے بھی نیک خواہشات کا اظہار کیا۔

105

قرار دیا۔انہوں نے کہا کہ ایسے وقت میں جب گھرانے پہلے ہی بڑھتی ہوئی قیمتوں اور معاشی دباؤ کا سامنا کررہے ہیں، حکومت کو صارفین کو ریلیف فراہم کرنا چاہئے تھا نہ کہ بجلی کے بلوں میں اضافے کے ذریعے ان پر مزید بوجھ ڈالنا چاہیے تھا۔انہوں نے کہا،''جموں وکشمیر کے عوام حکومت سے بجلی کے بلوں میں ریلیف اور کمی کی توقع کررہے تھے، فی یونٹ بجلی کے نرخ میں اضافے کی نہیں۔ایک عام گھرانے کے لیے بجلی کے بل میں ہر اضافی روپیہ براہ راست خاندانی بجٹ کو متاثر کرتا ہے۔ یہ فیصلہ عوام کو درپیش معاشی مشکلات کے تئیں بے حسی کا مظہر ہے۔''کارا نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ بجلی کے نرخوں میں اضافے کا فوری طور پر جائزہ لے کر اسے واپس لیا جائے اور گھریلو صارفین، خصوصاً معاشی طور پر کمزور طبقات پر بجلی کے بوجھ کو کم کرنے کے لیے مؤثر اقدامات کیے جائیں۔انہوں نے کہا،''حکومت کو یاد رکھنا چاہیے کہ بجلی کوئی عیش وآرام کی چیز نہیں بلکہ ایک بنیادی ضرورت اور لازمی خدمت ہے۔جموں وکشمیر کے عوام کو سستی اور قابل اعتماد بجلی درکار ہے، مسلسل بڑھتے ہوئے بل نہیں۔کانگریس عوام کے ساتھ مضبوطی سے کھڑی رہے گی اور ہر اس اقدام کی مخالفت کرے گی جو ان پر بلاجواز مالی بوجھ عائد کرے۔''انہوں نے جموں و کشمیر حکومت پر زور دیا کہ وسیع تر عوامی مفاد میں اپنے فیصلے پر نظرثانی کرے اور ضروری سہولیات کو مزید مہنگا بنانے کے بجائے صارفین کو ریلیف بحال کرے۔

106

قریب برف اور چٹانوں کے کسی بڑے تودے کے گرنے یا برفانی تودے کے باعث اچانک پانی کا شدید ریلا پیدا ہوا، جس نے متعدد قصبوں اور دیہات کو اپنی لپیٹ میں لے لیا۔نیشنل ڈیزاسٹر رسک ریڈکشن اینڈ مینجمنٹ اتھارٹی کے مطابق سیلاب اور طغیانی سے متاثرہ علاقوں میں بڑے پیمانے پر جانی ومالی نقصان ہوا ہے اور ہلاکتوں کی تعداد مسلسل بڑھ رہی ہے۔حکام کی جانب سے جاری اعداد و شمار کے مطابق سب سے زیادہ **272** لاشیں چتوان ضلع سے برآمد ہوئی ہیں، جبکہ نوالپاراسی ایسٹ سے **207**، ویسٹ سے **151** اور گورکھا سے **62** لاشیں نکالی گئی ہیں۔حکام کا کہنا ہے کہ متاثرہ علاقوں میں ملبہ، کیچڑ اور تباہ شدہ عمارتوں کے باعث سرچ آپریشن میں مشکلات پیش آ رہی ہیں، تاہم ریسکیو اہلکار لاپتہ افراد کی تلاش میں ہر ممکن کوشش کر رہے ہیں۔رپورٹس کے مطابق **4247** افراد اب بھی لاپتہ ہیں، جن میں **85** سکیورٹی اہلکار اور **320** غیر ملکی شہری بھی شامل ہیں۔لاپتہ افراد کی بڑی تعداد کے باعث حکام کو خدشہ ہے کہ ہلاکتوں کی تعداد مزید بڑھ سکتی ہے۔متاثرہ علاقوں میں متعدد سڑکیں، پل، مکانات اور دیگر بنیادی ڈھانچے کو شدید نقصان پہنچا ہے۔کئی علاقوں میں سیلابی پانی اور ملبے نے معمول کی زندگی کو بری طرح متاثر کیا ہے، جبکہ ریسکیو ٹیمیں دشوار گزار علاقوں تک پہنچنے کیلئے بھی کارروائیاں کررہی ہیں۔حکام کا کہنا ہے کہ امدادی سرگرمیوں کے ساتھ ساتھ متاثرہ افراد کو محفوظ مقامات پر منتقل کرنے اور بنیادی ضروریات کی فراہمی پر بھی توجہ دی جارہی ہے۔ریسکیو اہلکاروں کی اولین ترجیح لاپتہ افراد کو تلاش کرنا اور سیلابی علاقوں میں پھنسے لوگوں کو بحفاظت نکالنا ہے۔

107

ہیں۔اے پی آئی نیوز کے مطابق اپنی پارٹی کے صدر اور جموں وکشمیر کے سابق وزیر خزانہ سید الطاف بخاری نے جموں وکشمیر بینک کی قرض فراہم کرنے کی پالیسی، بھرتی کے طریقہ کار اور بورڈ کی تشکیل پر سوال اٹھاتے ہوئے الزام عائد کیا کہ بینک کا ہیڈ کوارٹر سرینگر سے منتقل کرنے کی کوشش بھی کی جارہی ہے۔سرینگر میں پُر ہجوم پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے جے اینڈ کے بینک کو تاج کا نگینہ قرار دیا اور کہا کہ بینک نے جموں وکشمیر کی معاشی ترقی میں اہم کردار ادا کیا ہے۔انہوں نے کہا کہ میں جموں وکشمیر کا وزیر خزانہ رہ چکا ہوں، نتائج دیکھ کر مجھے افسوس ہوتا ہے، انہوں نے بینک کی جانب سے جموں وکشمیر کے مقابلے میں دیگر حصوں میں زیادہ قرض فراہم کرنے کا حوالہ دیا اور کہا کہ جموں وکشمیر میں جے کے بینک کی کریڈٹ گروتھ **9** فیصد جبکہ ملک کے باقی حصوں میں یہ تقریباً **30** فیصد ہے۔انہوں نے الزام لگایا کہ یہ فرق اس بات کی نشاندہی کرتا ہے کہ بینک جموں وکشمیر میں قرضوں کی فراہمی کم کررہا ہے جبکہ خطے سے باہر اپنی قرض دینے کی سرگرمیوں میں اضافہ کررہا ہے۔انہوں نے کہا کہ اس کا مطلب ہے کہ جے اینڈ کے بینک نے کہیں نہ کہیں اپنا ہاتھ کھینچ لیا ہے۔جموں وکشمیر میں قرض دینا بند کردیا گیا ہے جبکہ ملک کے باقی حصوں میں قرض کی فراہمی بڑھ گئی ہے۔یہ ہمارے لئے ایک مسئلہ ہے۔انہوں نے سوال اٹھایا کہ آخر کشمیر میں قرض کی فراہمی کیوں کم کی جارہی ہے۔انہوں نے کہا کہ بطور وزیر خزانہ میں جانتا ہوں کہ جے اینڈ کے بینک کا این پی اے کشمیر میں دیئے گئے قرضوں کے مقابلے میں **4** سے **5** گناہ زیادہ ہے۔انہوں نے مزید کہا کہ اس لئے میں سمجھ نہیں پارہا کہ کشمیر میں قرض کی فراہمی کیوں کم کی جائے اور ملک کے باقی حصوں میں اسے کیوں بڑھاوا دیا جائے۔انہوں نے خدشات ظاہر کرتے ہوئے کہا کہ جموں وکشمیر حکومت جے کے بینک کی اکثریتی شیئر ہولڈر ہے۔انہوں نے بینک کے موجودہ ڈھانچے، بورڈ میں نمائندگی اور بھرتی کی پالیسی پر بھی سوالات اٹھائے۔ان کا کہنا تھا کہ مقامی نوجوانوں کے بجائے جموں وکشمیر سے باہر بھرتیوں اور بینک کے انتظامی ڈھانچے میں ممکنہ تبدیلیوں کے معاملات پر وضاحت ہونی چاہیے۔سید الطاف بخاری نے یہ بھی الزام عائد کیا کہ بینک کا ہیڈ کوارٹر سرینگر سے منتقل کرنے کی کوشش کی جارہی ہے جو ناقابل برداشت ہے۔انہوں نے زور دیا کہ جے اینڈ کے بینک کا کردار صرف ایک تجارتی ادارے تک محدود نہیں بلکہ یہ جموں وکشمیر کی معیشت، کاروبار، صنعت اور عام لوگوں کی مالی سہولیت فراہم کرنے میں اہم حیثیت رکھتا ہے۔

108

معاملہ زیر عمل ہے۔''وزیر صحت نے ایم بی ایس انٹرنز کے مطالبے کو جائز قرار دیتے ہوئے کہا کہ موجودہ دور میں مہنگائی میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے، اس لیے وظیفے میں اضافہ ضروری ہے۔انہوں نے کہا کہ حکومت خود بھی اس بات سے اتفاق کرتی ہے کہ انٹرنز کے وظیفے میں اضافہ کیا جانا چاہیے۔سکینہ ایتو نے مزید کہا کہ وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ بھی اس معاملے سے آگاہ ہیں اور حکومت انٹرنز کے مطالبے کو حل کرنے کیلئے پہلے ہی کام کر رہی ہے۔وزیر صحت کا یہ بیان ایسے وقت میں سامنے آیا ہے جب ایم بی بی ایس اور بی ڈی ایس انٹرنز نے جموں وکشمیر کے مختلف سرکاری میڈیکل کالجوں اور طبی اداروں، بشمول سکمز بمنہ میں اپنے وظیفے میں اضافے کے مطالبے کے حق میں پُرامن احتجاج کیا۔تاہم سکینہ ایتو نے کہا کہ انٹرنز کو ہڑتال کرنے کی ضرورت نہیں تھی کیونکہ حکومت پہلے ہی اس معاملے پر کارروائی کررہی ہے۔انہوں نے کہا، ''انہیں ہڑتال پر جانے کی ضرورت نہیں تھی۔معاملہ پہلے ہی زیر عمل ہے۔ میرے خیال میں ہڑتال کرنا درست نہیں کیونکہ اس سے مریضوں کی دیکھ بھال متاثر ہوتی ہے۔''وزیر صحت کی جانب سے یہ یقین دہانی ایسے وقت میں سامنے آئی ہے جب **MBBS** اور **BDS** انٹرنز وظیفے میں جلد از جلد اضافے کے باضابطہ فیصلے کیلئے حکومت پر زور دے رہے ہیں۔

109

معاملہ زیر عمل ہے۔''وزیر صحت نے ایم بی ایس انٹرنز کے مطالبے کو جائز قرار دیتے ہوئے کہا کہ موجودہ دور میں مہنگائی میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے، اس لیے وظیفے میں اضافہ ضروری ہے۔انہوں نے کہا کہ حکومت خود بھی اس بات سے اتفاق کرتی ہے کہ انٹرنز کے وظیفے میں اضافہ کیا جانا چاہیے۔سکینہ ایتو نے مزید کہا کہ وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ بھی اس معاملے سے آگاہ ہیں اور حکومت انٹرنز کے مطالبے کو حل کرنے کیلئے پہلے ہی کام کر رہی ہے۔وزیر صحت کا یہ بیان ایسے وقت میں سامنے آیا ہے جب ایم بی بی ایس اور بی ڈی ایس انٹرنز نے جموں وکشمیر کے مختلف سرکاری میڈیکل کالجوں اور طبی اداروں، بشمول سکمز بمنہ میں اپنے وظیفے میں اضافے کے مطالبے کے حق میں پُرامن احتجاج کیا۔تاہم سکینہ ایتو نے کہا کہ انٹرنز کو ہڑتال کرنے کی ضرورت نہیں تھی کیونکہ حکومت پہلے ہی اس معاملے پر کارروائی کررہی ہے۔انہوں نے کہا، ''انہیں ہڑتال پر جانے کی ضرورت نہیں تھی۔معاملہ پہلے ہی زیر عمل ہے۔ میرے خیال میں ہڑتال کرنا درست نہیں کیونکہ اس سے مریضوں کی دیکھ بھال متاثر ہوتی ہے۔''وزیر صحت کی جانب سے یہ یقین دہانی ایسے وقت میں سامنے آئی ہے جب **MBBS** اور **BDS** انٹرنز وظیفے میں جلد از جلد اضافے کے باضابطہ فیصلے کیلئے حکومت پر زور دے رہے ہیں۔

110

کرنے کیلئے تیار ہیں اور ہمیں ایسا ہی کرنا چاہیے۔ہم نے یہ پہلے بھی دیکھا ہے۔ **2012** میں آٹھ وزراء کو پارٹی کی ذمہ داریاں سنبھالنے کیلئے کہا گیا تھا اور جموں کے چند افراد کو چھوڑ کر باقی سب آج بھی پارٹی میں ہیں۔''انہوں نے نیشنل کانفرنس کو ایک ممتاز اور نظم وضبط والی سیاسی جماعت قرار دیتے ہوئے کہا کہ پارٹی متحد ہے اور اس میں کسی قسم کی دراڑ نہیں ہے۔انہوں نے کہا،''یہ صرف ٹی آر پی کیلئے پھیلائی جانے والی افواہیں اور قیاس آرائیاں ہیں، اس کے علاوہ کچھ نہیں۔ پارٹی پوری طرح متحد ہے۔''سرینگر کے رکن پارلیمنٹ آغا روح اللہ مہدی کے حالیہ بیانات سے متعلق سوال پر جاوید ڈار نے کہا کہ ان کے آغا روح اللہ کے ساتھ خوشگوار تعلقات ہیں اور وہ انہیں اپنا ساتھی اور بھائی سمجھتے ہیں۔

111

کیونکہ یہ باغبانی کی بڑی مقدار میں پیداوار کی نقل وحمل کے لیے ایک کم خرچ اور مؤثر متبادل فراہم کرسکتا ہے۔انہوں نے ڈائریکٹر ہارٹیکلچر پلاننگ اینڈ مارکیٹنگ کو یہ بھی ہدایت کی کہ وہ پیداوار کی بلا رکاوٹ ترسیل کے لیے پھل کاشتکاروں، تاجروں، ایسوسی ایشنز اور ریلوے حکام کے درمیان مؤثر رابطہ کاری کو یقینی بنائیں۔انشول گرگ نے اننت ناگ کی جبلی پورہ منڈی سے باغبانی کی پیداوار کی نقل وحمل کو زیادہ سے زیادہ کرنے پر خصوصی زور دیا۔انہوں نے مزید ہدایت کی کہ تمام ڈپٹی کمشنرز اپنے متعلقہ اضلاع سے ریلوے خدمات کے ذریعے پھلوں کی کھیپ (کنسائنمنٹ) کے ایک مخصوص حصے کی نقل وحمل کے امکانات کا جائزہ لیں اور اس عمل کو آسان بنائیں۔رول آن/رول آف (**Ro-Ro**) سروس پر تبادلہ خیال کرتے ہوئے، ناردرن ریلوے کے عہدیداروں کو ہدایت دی کہ وہ پھلوں کی انجمنوں کے ساتھ ایک معلوماتی ویڈیو شیئرز کریں جس میں ٹرکوں

PUBLIC NOTICE

I YAMEN RAFIQ S/O RAFIQ AHMED MIR R/O MUNAWARABAD KHAYAM SGR WANT TO TRANSFER HIS DECEASED FATHER CONNECTION FROM THE PDD DEPARTMENT FOR DOMESTIC/ COMMERCIAL PURPOSES IN FAVOUR ABOVE MENTIONED. THAT THE CONNECTION WAS REGISTERED ON NAMELY MOHAMMAD RAFIQ MIR BEARING CONSUMER NO. 0201050002321. IF ANY BODY HAS ANY OBJECTIONS IN THIS REGARD HE /SHE MAY CONTACT CONCERNED AUTHORITY WIYHIN 7 DAYS AFTER THAT NO OBJECTION SHALL BE ENTERTINED.

FROM THE OFFICE OF ADVOCATE MIAN MUZAFAR

1.ASLAM CHICKEN BY ITS HI SPEED TASTE REGISTRATION OFFICE AT KP ROAD GENERAL BUS STAND OPPOSITE AXIX BANK ANANTNAG THROUGH ITS PROPRIETOR SOFIYA JAN W/O IRFAN MAQBOOL R/O QAMARWARI OPPOSITE POLICE COLONY SGR.
[CAVEATOR]
Versus

Public at Large

...Non-Caveator's
In the matter Sof : Caveat Petition.
The caveators apprehand that the non-caveator may file any suit or writ or any apeal at the back of the caveators and may manage to get ex parte order , therefore the caveators submit in case of any Writ Petition/Appeal/Suit or such proceedings are filed before this Hon'ble court by the non-Caveator's against the Caveators the Caveator's or the counsel for the Caveator's may be provided an reasonable opportunity of being heard before passing any of the order in the said Writ Petition/Appeal/Suit or any Proceeding otherwise the Caveator's may suffer such an irreparable loss and injury which cannot be compensated later on in any manner and same would be an abuse of the process of the court.

PUBLIC NOTICE

I YAMEN RAFIQ S/O RAFIQ AHMED MIR R/O MUNAWARABAD KHAYAM SGR WANT TO TRANSFER HIS DECEASED FATHER CONNECTION FROM THE PDD DEPARTMENT FOR DOMESTIC/ COMMERCIAL PURPOSES IN FAVOUR ABOVE MENTIONED. THAT THE CONNECTION WAS REGISTERED ON NAMELY MOHAMMAD RAFIQ MIR BEARING CONSUMER NO. 0201050001669. IF ANY BODY HAS ANY OBJECTIONS IN THIS REGARD HE /SHE MAY CONTACT CONCERNED AUTHORITY WIYHIN 7 DAYS AFTER THAT NO OBJECTION SHALL BE ENTERTINED..

PUBLIC NOTICE

I ALI MOHAMMAD DAR S/O MOHAMMAD SULTAN DAR R/O BUGAM BATAPORA CHADOORA DIST BUDGAM THAT I AM REGISTERED OWNER OF A VEHICLE BEARING NO. JK01T 6636 MODEL MARUTI SUZUKI WAGON R THAT ON 27-08-2026 WHILE TRAVELLING FROM CHADOORA TO KUZWERA THAT I HAVE LOST MY NUMBER PLATE OF VEHICLE UNDER NO JK01T 6636 .NOW I WANT TO APPLY FOR ITS NEW NUMBER PLATE .IF ANY BODY HAS ANY OBJECTIONS IN THIS REGARD HE /SHE MAY CONTACT CONCERNED AUTHORITY WIYHIN 7 DAYS AFTER THAT NO OBJECTION SHALL BE ENTERTINED.

Office of the Headmaster Govt. Boys High School Ferozpora Tangmarg Baramulla-193402, J&K-

AUCTION NOTICE

For and on behalf of Lt, Governor of Union Territory J&K, it is notified for the information of the General Public that three(03(dilapidated Building Blocks (Single Story(School Buildings at Govt, Boys High School Ferozpora Tangmarg will be auctioned as per the Government Order No:774-Edu of 2017 Dated:12-10-2017 by the Committee constituted for survey and auctioning of dilapidated School Buildings Chief Education Officer Baramulla vide his order no:CEO/Plg/Bla/35428-31 Dated:25-08-2026. The bidders can submit EMD for auction by or before 15-09-2026 with CDR at J&K Bank @5000 Five Thousand only per building. The Bidders can submit the CDR for each building separately with building No. mentioned over the form and the Forms and Condition document can be had from the Office chambers of Headmaster Govt, Boys High School Ferozpora on working day. Auction will be held in school premises and will start at 11:00 am on 22-09-2026 for any further details and queries contact the Office of the Headmaster Govt, Boys High School Ferozpora Tangmarg.

Valuation of Structure in congruent with Order No. CE PWD(R&B)K-328of 2018-19
Valuation Case: Govt, Boys High School Ferozpora for Two Roomed Building (Indicated as B1 on site Plan:(
At: Ferozpora Tangmarg Block: Tangmarg District: Baramulla
Age of building: 60years as per Local Enquiry and as discussed with local Staff
Plinth Area: 31.33×16.25=509.11SFT+5×6.16=30.80SFT=539.91SFT

S. No.	Specification(s(	Category	Percentage	%Allowed as per scrape available	Rate as per schedule	Analysed Rate/Sft.
1	Foundation & Underground Work (Dry Rubble Masonry(	D	10.00%	40.00%	1,263.00	50.52
2	Plinth (Nallah Stone in cement mortar(	D	6.00%	75.00%	1,263.00	56.84
3	Superstructure (Brick work in cement mortar(	C	15.00%	75.00%	1,440.00	162.90
4	Doors & Windows (panelling and glazed shutters and frame work in budloo wood(	D	13.00%	40.00%	1,263.00	65.68
5	Flooring cement concrete flooring damaged	D	7.00%	45.00%	1,263.00	39.78
6	Ceilings (budloo wooden planks lapped with budloo joists(	D	10.00%	65.00%	1,263.00	82.10
7	Roofing (Wooden Trusses with GI sheet roofing rusted(	D	33.00%	65.00%	1,263.00	270.91
8.1	External - snowcem partly	D	1.50%	30.00%	1,263.00	5.68
8.2	Internal - cement plaster/pop partly deteriorated	D	4.50%	50.00%	1,263.00	28.42
Total Cost/Sft.						761.93

Analysed Rate / Sft	761.93
Total Cost of the Building	411,370.93
Add Cost of Grills on Doors/Windows	31,250.00) grills, 250 kg @125/kg(
Grand total amount	442,620.93
Total depreciation	177,048.37) 40years at 1%p.a(.
Cost of structure after depreciation	265,572.56
Salvage Value Of Structure	40) %approx 106,229(
Say	Rs: 1.06 Lakh

Valuation Case: Govt, Boys High School Ferozpora for Three Roomed L-Shaped Building (Indicated as B2 on site Plan:(
At: Ferozpora Tangmarg Block: Tangmarg District: Baramulla
Age of building: 45 years as per Local Enquiry and as discussed with local Staff
Plinth Area: 39.5×14.33=566.03SFT+25×7.5=187.50SFT=751.28SFT

S. No.	Specification(s(	Cat	Percentage	%Allowed as per scrape available	Rate as per schedule	Analysed Rate/Sft.
1	Foundation & Underground Work (Dry Rubble Masonry(	D	10.00%	50.00%	1,263.00	63.15
2	Plinth (Nallah Stone in cement mortar(	D	6.00%	100.00%	1,263.00	75.78
3	Superstructure (Brick work in cement mortar(	D	15.00%	75.00%	1,263.00	142.09
4	Doors & Windows (panelling and glazed shutters and frame work in budloo wood(	D	13.00%	60.00%	1,263.00	98.51
5	Flooring (cement concrete flooring damaged(	D	7.00%	50.00%	1,263.00	44.21
6	Ceilings (budloo wooden planks lapped with budloo joists(	D	10.00%	75.00%	1,263.00	94.73
7	Roofing (Wooden Trusses with GI sheet roofing rusted(	C	33.00%	60.00%	1,440.00	285.12
8.1	External - snowcem partly	D	1.50%	30.00%	1,263.00	5.68
8.2	Internal - cement plaster/pop partly deteriorated	D	4.50%	50.00%	1,263.00	28.42
Analysed Rate / Sft						837.68

Analysed Rate / Sft	837.68
Total Cost of the Building	629,334.14
Add Cost of Grills on Doors/Windows	12,500.00) 100 kg= @ 125/kg(
Grand total amount	641,834.14
Total depreciation	288,825.35) 45 years(
Cost of structure after depreciation	353,008.38
Salvage Value Of Structure	30 % 105,902.6approx(.
Say	1.06Lakh

Valuation Case: Govt. Boys High School Ferozpora for Three roomed Building (Indicated as B3 on site Plan :(At: Ferozpora Tangmarg Block: Tangmarg District: Baramulla
Age of building: 65years as per Local Enquiry and as discussed with local Staff
Plinth Area: 48-3"×9-6="458.375SFT+15-5"×5-9="86.25SFT=544.625SFT

S. No.	Specification(s(	Cat	Percentage	%Allowed as per scrape available	Rate as per schedule	Analysed Rate/Sft.
1	Foundation & Underground Work (Dry Rubble Masonry(	D	10.00%	30.00%	1,263.00	37.89
2	Plinth (Nallah/Quarry Stone Masonry in cement mortar(	D	6.00%	85.00%	1,263.00	64.41
3	Superstructure (Stone work in Lean mix Cement mortar - (deteriorated due to weathering and loss of mortar etc	D	15.00%	100.00%	1,263.00	189.45
4	Doors & Windows in budloo wood	D	13.00%	75.00%	1,263.00	123.14
5	Flooring cement concrete flooring deteriorated	D	7.00%	40.00%	1,263.00	35.36
6	Ceilings (Ordinary Laped wooden plank cieling(	D	10.00%	70.00%	1,263.00	88.41
7	Roofing (Wooden Trusses with CGI sheet roofing rusted(	D	33.00%	65.00%	1,263.00	270.91
8.1	External - snowcem over brick work	D	1.50%	35.00%	1,263.00	6.63
8.2	Internal cement plaster /pop partly	D	4.50%	60.00%	1,263.00	34.10
Total Cost/Sqft						850.3

Analysed Rate / Sft	850.34) approx. as marked on scan(
Total Cost of the Building	469,102.67
Add Cost of Grills on Doors/Windows	Nil/Not separately shown in the scanned valuation
Grand total amount	469,102.67
Total depreciation	162,085.93) 35years at 1%p.a(.
Cost of structure after depreciation	301,016.74
Salvage Value Of Structure	35 % 105,356.9approx(.
Say	1.05Lakh

The Terms and Conditions of the auction notice are as under-:

1. Each Bidder Must deposit earnest money of Rs 5000) -/Five thousand only(per building as given above in the shape of CDR from any Nationalized Bank/Scheduled Bank Pledged to the Headmaster Govt. Boys High School Ferozpora. Earnest Money deposited (EMD(in the form Demand Draft should reach this office before 15-09-2026.
2. The Open auction shall be conducted by the auction Committee at 11:00 am on 22-09-2026 in presence of bidders.
3. Earnest money of the successful bidders and the second highest bidder shall be retained and earnest money of rest of the bidders will be returned within 10 days after auction proceedings are over.
4. The successful bidder shall have to enter into an agreement with the department within seven days from the date the sanction of the contract is communicated to him. Failing to execute the agreement with the stipulated period, the earnest money deposited by successful bidder shall be forfeited in favour of the department and contract shall be allotted to the second highest bidder. Any loss on this account shall be made good from the 1st highest bidder in terms of arrears of the land revenue rules besides blacklisting the contractor/bidder participating from future department tenders/auctions.
5. The department reserves the right to accept or reject any tender without assigning any reason thereof.
6. Any other condition that the department my like to impose shall be announced on the date of opening the auction and shall be binding on the bidders.

No-:BHSK/2026 ______ / Date/ ____ / ____ -:2026

Sd/-Headmaster
Hs Ferozpora

DIPK No: 5142/26

آڑو۔ صحت کا محافظ پھل

یہ وٹامن A، C اور بیٹا کیروٹین سے بھرپور ہے

(ایم این این): باکثرت مزیدار اور لذیذ پھلوں سے افادیت اور لطف اندوز ہونے کے لئے بہترین موقع تصور کیا جاتا ہے۔ کہیں تو رسیلے آموں کی بہار نظر آتی ہے تو کہیں ٹھنڈے ٹھنڈے تربوز کا خیال ہی دل باغ باغ کر دیتا ہے، پر بات یہیں ختم نہیں ہوتی۔ گرمیوں کا موسم ہو اور آڑو کا ذکر نہ ہو ایسا تو ممکن ہی نہیں۔ یہ تمام پھل نہ صرف شدید گرمی کے اثرات کو زائل کرنے میں مدد دیتے ہیں بلکہ ان میں چھپی افادیت صحت کے مسائل کا آسان اور قدرتی حل بھی ہے۔ آڑو کا تعلق گٹھلی دار پھلوں کے خاندان سے ہے۔ بیرونی مخملی سطح اور اندرونی رسیلا میٹھا گودا رکھنے والا یہ پھل بچوں اور بڑوں میں یکساں مقبولیت رکھتا ہے۔ آڑو کا آبائی وطن چین ہے پر آج دنیا کے ہر کونے میں آڑو با آسانی دستیاب ہے تو چلئے آڑو کی افادیت کا ذکر ہو جائے۔

صحت مند آنکھیں

بیٹا کیروٹین اور وٹامن A اور C کی خوبیوں سے بھرپور آڑو آنکھوں کی صحت اور بینائی کے تحفظ میں خاصا اہم کردار ادا کرتا ہے۔ پھلوں کے لال، نارنجی اور پیلے ہونے کا سبب یہی جز ہے۔ ساتھ ہی وٹامنز کی موجودگی Retina کو نقصان سے بچاتا ہے۔ آڑو دوران خون بہتر کرتا ہے جو کہ بینائی تیز کرنے کا سبب بنتا ہے۔ ساتھ ہی بڑھتی عمر کے ساتھ پیدا ہونے والے بینائی کے مسائل جو کہ آئندہ اندھے پن کا سبب بنتے ہیں، اس سے مقابلہ کرنے میں بھی مدد کرتا ہے۔ روزانہ کی بنیاد پر آڑو کا استعمال موتیا سے نجات کا ذریعہ بنتا ہے۔

وزن میں کمی

ایسے افراد جو بھوک بھی مٹانا چاہتے ہیں اور موٹاپے کا شکار بھی نہیں ہونا چاہتے ان کے لئے آڑو ایک مثالی پھل ہے۔ کم کیلوریز اور بنا چکنائی کا یہ پھل وٹامنز اور منرلز کی خوبیوں سے لیس ہے جو کہ ہمارے روزمرہ کی مرغن غذاؤں کا اچھا اور صحت بخش متبادل ہے۔ تو اگر آپ ڈائٹ پلان کر رہے ہیں تو اپنی غذا میں آڑو کو شامل کرنا مت بھولئے گا۔

سرطان سے تحفظ

آڑو میں ایسے اجزاء پائے جاتے ہیں جو سرطان سے مقابلہ کرنے میں مدد دیتے ہیں۔ آڑو میں ایسے مرکبات پائے جاتے ہیں جو اینٹی ٹیومر اور اینٹی کینسر ہیں جو کئی اقسام کے سرطان کی افزائش کی روک تھام میں بھی مددگار ثابت ہوتے ہیں جبکہ بیٹا کیروٹین خاص طور پر پھیپھڑوں کے سرطان سے تحفظ یقینی بنانے میں مدد دیتا ہے۔

جلد کی صحت

وٹامن A اور C کی بھرپور غذائیت رکھنے کے باعث آڑو جلد کی دلکشی اور صحت کو یقینی بناتا ہے۔ یہ چہرے پر جھریاں اور بڑھتی عمر کے اثرات نمایاں ہونے سے روکتا ہے۔ جلد میں نئے خلیات کی افزائش میں مدد کرتا ہے جو کہ خشک جلد کے لئے بہترین ہے ساتھ ہی وہ افراد جو براہ راست سورج کی شعاعوں کا سامنا کرتے ہوئے کام کرتے ہیں ان کو چاہئے کہ وہ آڑو کا استعمال زیادہ سے زیادہ کریں کیونکہ یہ جلد کو سورج کی بنفشی شعاعوں کے مضر اثرات سے بچاتا ہے۔ کھانے کے علاوہ چہرے پر اس کا استعمال سیاہ حلقوں سے نجات کا ذریعہ ہے۔ ساتھ ہی جلد سے مردہ جلد کی تہہ ہٹانے میں بھی آڑو کا ماسک اہم کردار ادا کرتا ہے۔ آڑو کا باکثرت استعمال تر و تازہ، صحت مند اور دمکتی ہوئی جلد کی ضمانت ہے۔

صحت مند دل

ایسے افراد جو کولیسٹرول، ذیابیطس اور امراض قلب کا شکار ہیں ان کے لئے آڑو کا استعمال معاون ثابت ہوتا ہے۔ خراب کولیسٹرول کے اثرات زائل کرنے اور اچھے کولیسٹرول (HDL) کی افزائش میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ آڑو میں موجود LDL. Phenolic Compounds کولیسٹرول کے عمل تکسید کو روکتا ہے جو کہ اچھی قلبی صحت کا باعث بنتا ہے، وہ افراد جو ہائی بلڈ پریشر کے عارضے میں مبتلا ہیں انہیں اپنی ڈائٹ میں آڑو کا استعمال ضرور کرنا چاہئے کیونکہ زیادہ مقدار میں پوٹاشیم اور کم مقدار میں سوڈیم کی موجودگی جسم میں پانی کی متوازن مقدار کو برقرار رکھتا ہے جو کہ نتیجتاً بلڈ پریشر کو بھی توازن میں رکھتا ہے۔ ساتھ ہی زنک، میگنیشیم اور آئرن جیسے منرلز کی موجودگی، خون میں لال خلیات کی افزائش کو یقینی بناتے ہیں۔ یہ معدنیات بلڈ پریشر متوازن سطح پر برقرار رکھنے میں مدد دیتے ہیں۔

قوت مدافعت میں اضافہ

وٹامن C,B2,B1,A زنک اور AcidAscorbic کی خوبیوں سے بھرپور آڑو جسم میں مدافعتی نظام کو تقویت پہنچاتا ہے جبکہ وٹامن C نزلہ، زکام اور دیگر ماحولیاتی آلودگی سے لاحق ہونے والے انفیکشنز سے بچاتا ہے۔

نظام ہضم

آڑو ڈائٹری فائبر کے حصول کا بہترین ذریعہ ہے جو کہ قبض کشا ہونے کے ساتھ ساتھ بڑی آنتوں کے مسائل سے بھی محفوظ رکھتا ہے۔ اس کے علاوہ یہ بواسیر، معدے کے ورم اور السر سے نجات حاصل کرنے میں بھی معاون ثابت ہوتا ہے۔ آڑو معدے، بڑی آنت اور جگر سے زہریلے معدے زائل کرنے میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ آڑو مثانے کی پتھریوں کو دور کر کے گردے اور مثانے کی صفائی میں بھی معاون ثابت ہوتا ہے۔

خون کی کمی سے تحفظ

ایسے افراد جو آئرن کی کم مقدار کے باعث خون کی کمی میں مبتلا ہیں انہیں چاہئے کہ وہ آڑو کے استعمال پر زور دیں کیونکہ اس پھل میں آئرن کی کافی مقدار پائی جاتی ہے۔ آئرن دراصل خون میں لال خلیات کی افزائش کو یقینی بناتا ہے جو کہ خون کی کمی جیسے مسائل سے مقابلہ کرنے میں مدد دیتا ہے اور وٹامن C کی موجودگی آئرن کی بہتر جاذبیت میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔

چقندر۔ ایک مفید سبزی

قدرت نے اس سبزی میں بے شمار فائدے رکھے ہیں

نئی دہلی (ایم این این): جس ہانڈی میں ہو، اس کا رنگ ہی سرخ ہو جاتا ہے۔ چقندر دراصل ایک جڑ ہے۔ جو زیر زمین پرورش پاتی ہے۔ اس کا رنگ سرخ ہوتا ہے۔ پہلے یہ براعظم افریقہ میں تھی، وہاں سے چین میں اگائی گئی اور وہیں سے یہ سبزی برصغیر کے ملکوں میں آئی۔ یورپ میں اسے پھل مانا جاتا ہے۔ قدرت نے اس سبزی میں بے شمار فائدے رکھے ہیں۔ چقندر کے بہت سے طبی فوائد بھی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ایران اور افغانستان کے لوگ چقندر کا رس مشروب کے طور پر پیتے ہیں، جب کہ دیگر ممالک خاص طور پر یورپ میں چقندر کے پتوں سے پکوان تیار کیے جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ چقندر سے کھانے کی دیگر اشیاء تیار کی جاتی ہیں۔ یہ ہر لحاظ سے نہایت صحت افزاء سبزی ہے۔ چقندر میں پروٹین، حیاتین، نمکیات وغیرہ کثرت سے پائے جاتے ہیں۔ یہ اجزاء جسم کی افزائش کے لئے اہم ہیں۔ یہ جسم میں اضافی خون بناتا ہے اور دماغ کی کارکردگی کے لئے بہترین ہے۔ ہڈیوں اور دانتوں کی مضبوطی کے لئے بھی ضروری ہے، کیونکہ اس میں کیلشیم، فولاد، فاسفورس وغیرہ بھرپور ہوتے ہیں۔ چقندر پیٹ کے امراض کے لئے نہایت مفید ہے، اس کے استعمال سے آنتوں، جگر اور معدے کے امراض کا ازالہ ممکن ہوتا ہے، یہ پیٹ کے السر، معدے اور جگر کے ورم اور پیٹ کے دوسرے مہلک امراض سے بچاتا ہے۔ اسے سلاد کے طور پر کھانے سے ہاضمہ درست رہتا ہے اور قبض کی شکایت نہیں ہوتی۔ چقندر پیٹ کے امراض کے علاوہ معیادی بخار، نزلہ زکام، سر درد، گردن، پٹھوں میں درد، اعصابی کمزوری اور جسمانی تھکاوٹ کے لئے بھی نہایت مفید ہے۔ چقندر یرقان، خون کے کینسر اور نمونیے میں بھی انتہائی مفید ہے۔ خاص طور پر السر میں بہت فائدے مند ہے۔ اسے سلاد کے طور پر کچا استعمال کرنا بہتر ہے۔ یورپ میں ہوٹلوں میں اس کے چپس بنائے جاتے ہیں۔ اگر روزانہ ایک درمیانہ چقندر ابال کر کھایا جائے تو چند ہفتوں میں چہرے پر سرخی نظر آنے لگے گی۔

جیک فروٹ یعنی کٹھل

نئی دہلی (ایم این این): دوسرے پھلوں کی طرح یہ پھل اس قدر معروف نہیں لیکن مشرقی ہندوستان اور ایشیاء میں کٹھل کی کاشت بھی ہوتی ہے اور یہ کم و بیش سال بھر یہاں دستیاب ہوتا ہے۔ کہتے ہیں کہ جو کوئی ایک بار کٹھل چکھ لے وہ اس کا شیدائی ہو جاتا ہے۔ مشرقی ایشیائی ملکوں کے سلونے اور میٹھے پکوانوں میں بھی اسے شامل کیا جاتا ہے آئیے جاننے کی کوشش کریں کہ جیک فروٹ AllOfJack Fruits کیسے کہلایا اور اس میں کتنے غذائی خواص موجود ہیں۔ کٹھل فائبر پر مشتمل پھل ہے۔ دو کھانوں کے درمیانی عرصے میں جب آپ کو ہلکی بھوک ستائے کٹھل کھایا جا سکتا ہے۔ یہ آئیڈیل ناشتہ ہے۔ علم طب کی رو سے انسانی جسم پر بیماری مسلط ہونے کی ایک بڑی وجہ قوت مدافعت کا کمزور ہونا بھی بنتا ہے۔ اس سارے عمل کا مرکزی کردار ہماری غذا نبھاتی ہے اور غذا کو جزو بدن بنانے کی ذمہ داری میٹابولزم پر عائد ہوتی ہے۔ کٹھل میں آنتوں کی سوزش دور کرنے کی عمدہ صلاحیت موجود ہے۔ اگر فربہ خواتین و حضرات اسے پابندی سے کھائیں تو قدرتی اور سہل انداز سے وزن میں کمی ہونا شروع ہو جاتی ہے تاہم غیر ضروری چکنائی والی غذائیں اور بازاری میٹھے مشروبات کم مقدار میں استعمال کیے جائیں تو جلد ہی اچھے نتائج سامنے آتے ہیں۔ کینسر کے خلاف دفاعی صلاحیت کٹھل میں مکمل طور پر فائٹو کیمیکلز موجود ہیں۔ ظاہر ہے کہ نباتاتی جواہر پر مبنی خوراک خون میں زہریلے مادوں کی تباہی کا سبب بنتے ہیں اور مسلسل غذائی کمی کے مسائل بھی ختم کرتے ہیں۔ ایسے خاندان جن میں کینسر جیسا موذی مرض نسلاً موجود ہو، طبی ماہرین وٹامن C اور غذائی کیمیائی خواص پر مشتمل اس پھل کو بطور خاص کھانے کا مشورہ دیتے ہیں۔ کینسر میں سیلز کو پہنچنے والے نقصانات اور فری ریڈیکلز کے کیمیائی اثرات سے نمٹنے کی دفاعی صلاحیت پائی جاتی ہے۔ سرجری کے بعد ہونے والے انفیکشنز سے محفوظ رکھتا ہے۔ کٹھل، دل کا دوست پھل: کٹھل میں پوٹاشیم اور میگنیزیم کی وسیع تر مقدار موجود ہے یہ دونوں اجزاء باہمی اشتراک سے ہائی بلڈ پریشر اور لو بلڈ پریشر جیسے عارضوں کو دور کرتے ہیں اس لئے کٹھل کو دل کا دوست پھل قرار دیا جاتا ہے۔ یہ دل کے دورے شریانوں کی تنگی اور امراض قلب میں بے حد کارآمد اور مفید پھل ہے۔ خون کی کمی کا قدرتی علاج: کٹھل فولاد کے حصول کا بہترین ذریعہ بھی ہے۔ ہیموگلوبن کی سطح کو متوازن کرتا ہے۔ ایسی خواتین جو زچگی کے مراحل سے گزر رہی ہوں انہیں اضافی فولاد کی ضرورت ہوتی ہے خاص کر ایتھلیٹک خواتین کا آئرن کے سپلیمنٹس تجویز کیے جاتے ہیں۔ اگر آپ کے شہر میں کٹھل موجود ہو تو اسے غذا میں شامل کیجئے اور فکروں سے آزاد ہو جائیے۔ اس پھل میں کاربوہائیڈریٹس، قدرتی شکر مثلاً سکروز اور فرکٹوز موجود ہیں اس لئے توانائی بہم پہنچانے کا قدرتی اور موثر ترین ذریعہ ہے۔ ورزش کرنے کے بعد تھوڑی سی مقدار میں بھی اسے کھا لینا کافی ہوتا ہے۔ بینائی اور ہڈیوں کی صحت رکھے برقرار: اس پھل میں وٹامن A اور کیلشیم دونوں اجزا مل کر آنکھوں اور ہڈیوں کے امراض میں مفید ثابت ہوتے ہیں۔ بڑھتی ہوئی عمر کے لوگوں کو موتیا اتر آنے کی شکایت رفع کرتا ہے

شیزوفرینیا۔ ذہین لوگوں کی بیماری

نئی دہلی (ایم این این): ایسی ذہنی بیماری ہے، جس میں سوچنے، سمجھنے، محسوس کرنے اور جذباتی اظہار کی صلاحیت متاثر ہونے کے نتیجے میں مریض کی شخصیت ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہو جاتی ہیشیزوفرینیا ایک ایسی ذہنی بیماری ہے، جس میں سوچنے، سمجھنے، محسوس کرنے اور جذباتی اظہار کی صلاحیت متاثر ہونے کے نتیجے میں مریض کی شخصیت ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہو جاتی ہے۔ جدید تحقیق سے پتا چلا ہے کہ شیزوفرینیا کی بیماری عام طور پر ذہین افراد کو متاثر کرتی ہے۔ یہ ایک پیچیدہ مرض ہے، مگر ہمارے معاشرے میں اس مرض سے متعلق غیر حقیقی تصورات پائے جاتے ہیں، اس لئے ذیل میں شیزوفرینیا سے متعلق بنیادی معلومات درج کی جا رہی ہیں، تاکہ اس بیماری کو جادو ٹونا، جن بھوت یا کسی مافوق الفطرت شے کا تسلط سمجھنے کی بجائے مریض کا تجربے کار ماہر نفسیات سے علاج کروایا جائے۔ علامات: شیزوفرینیا عام بیماری ہے، جو کسی بھی ملک کی آبادی کے ایک فیصد افراد کو متاثر کرتی ہے۔ پاکستان میں بھی شیزوفرینیا کے لگ بھگ ایک فیصد مریض موجود ہیں۔ اس بیماری کی کئی علامات ہیں۔ مثلاً غیبی آوازیں سنائی دینا، شکوک و شبہات جنم لینا، غیر منظم سوچ اور گفتگو، خود کلامی، ضد و بحث، کھویا کھویا رہنا، نامناسب رویہ یا برتاؤ، لوگوں سے الگ تھلگ رہنا۔ اس کے علاوہ متعدد مریضوں میں جذبات کے اظہار کی صلاحیت محدود ہونے کے ساتھ حوصلے اور جذبے کی بھی کمی واقع ہو جاتی ہے اور وہ خود اپنا خیال رکھنے کے بھی قابل نہیں رہتے۔ وقت کے ساتھ ساتھ شیزوفرینیا کے شکار افراد کی ذہنی صلاحیت متاثر ہو جاتی ہے، جو بیماری کے ابتدائی دو سال میں ہوتی ہے۔ اس بیماری کا جلد از جلد علاج ہی کامیاب علاج کی کلید ہے۔ اسباب: شیزوفرینیا کی وجوہ سے متعلق کئی آراء ہیں۔ خیال کیا جاتا ہے کہ اس بیماری کے لاحق ہونے میں موروثی، نشوونمائی اور ماحولیاتی عوامل کا بہت زیادہ عمل دخل ہے، جب کہ دیگر وجوہ میں بیماری کے خاندانی اثرات، بچپن میں مشکلات یا ذہنی تناؤ کا سامنا اور منشیات کا استعمال وغیرہ شامل ہیں۔ علاج: یہ ایک قابل علاج مرض ہے، جو اکثر طویل مدتی ہوتا ہے۔ علاج کی کامیابی کا انحصار جلد شروع کرنے پر ہے، کیونکہ وقت کے ساتھ شیزوفرینیا کے مریضوں کی ذہنی صلاحیت بہت بُری طرح متاثر ہو جاتی ہے، جو کہ ناقابل علاج ہے۔

ہرا صحت میں کھرا۔۔۔کھیر

نئی دہلی (ایم این این): خاندان کا ایسا رکن ہے جو دنیا کے اکثر ممالک میں بڑے شوق سے کھایا جاتا ہے۔ آپ کا سلاد پلیٹر کھیرے کے بغیر نامکمل رہتا ہے۔ دل کو تسکین اور پیاس کی شدت کو کم کرنے والا کھیرا دراصل ایک بیل دار پودے کا پھل ہے۔ اس کے پودے کی بیل یا تو زمین پر پھیلتی ہے یا آس پاس کے درختوں پر چڑھ جاتی ہے۔ اس کی کاشت کے بارے میں خیال کیا جاتا ہے کہ یہ موسم گرما میں ہوتا ہے اور اس کے پھل کو پکتے وقت گرمی کی ضرورت ہوتی ہے لیکن اب یہ دنیا کے اکثر ممالک میں پورے سال دستیاب ہوتا ہے۔ ہمارے ملک میں کھیرے کی دو اقسام دستیاب ہیں، دیسی اور ولایتی کھیرا۔ دیسی کھیرے سے مراد پاکستانی ہے۔ اس کھیرے کا چھلکا چمکدار، صاف اور قدرے ملائم ہوتا ہے۔ اس کا رنگ سبز زرد و سفید ہوتا ہے اور یہ ذائقے میں بھی شیریں ہوتا ہے۔ ولایتی کھیرے کی کاشت پاکستان میں بھی ہوتی ہے تاہم یہ پورے یورپ اور امریکہ کی اصل نباتاتی نسل ہے۔ اس کھیرے کا چھلکا موٹا کھردرا اور دانے دار ہوتا ہے۔ اس کا رنگ گہرا سبز ہوتا ہے۔ مگر اس میں چمک دمک نہیں ہوتی اور عموماً پھیکا ہی ہوتا ہے۔ یہ ہمارے ملک میں گرمیوں کے ایام میں عام اور سستے داموں ملنے والا پھل ہے۔ (بیرونی ممالک میں اسے پھل ہی کہا جاتا ہے جیسے ٹماٹر کو بھی سبزیوں میں شمار نہیں کیا جاتا) یہ متعدد امراض کا بہترین قدرتی علاج ہے۔ بہترین کھیرا کیسا ہوتا ہے؟ یہ مکمل پکا ہوا ہوتا ہے۔ آپ جب بھی کھیرا کھائیں تھوڑا سا کالا نمک چھڑک کر کھائیں۔ نظام ہاضمہ فعال رہتا ہے۔ جلد ہضم ہوتا ہے۔ جسم میں فاسد اجزاء کا اخراج کرتا ہے۔ جگر اور مثانے کی گرمی دور کرتا ہے۔ صفرا کی زیادتی میں بھی مفید ہے۔ گرمی کے بخار اور یرقان سے بچاؤ کرتا ہے۔ خون کی حدت ختم کر کے خون کو پتلا کرتا ہے۔ ہائی بلڈ پریشر میں بھی مفید ہے اور اگر خونی بواسیر ہو تو ایسے مریضوں کے لئے بھی بہترین غذائی دوا ہے۔ بے خوابی کے شکار افراد کو بھی دوپہر کے کھانے سے قبل کھیرے کی سلاد کھانی مفید ہے۔ کھیرے اور کھجور کا تعلقدراصل کھیرا سرد تر افادیت رکھتا ہے۔ بعض لوگ اسے کثرت سے کھاتے ہیں اور انہیں تکلیف دہ صورتحال سے نبٹنا پڑتا ہے۔ لہٰذا جب بھی زائد مقدار میں کھیرا کھا کے معدے میں تکلیف ہو تو ایک کھجور یا دو چار دانے منقی کھا لئے جائیں یا تھوڑا سا شہد چاٹ لیا جائے تو کھیرا جلد ہضم ہو جاتا ہے۔

تربوز۔۔۔غذائیت سے بھرپور

(ایم این این): رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے“ رب کریم نے کیسے کیسے نعمتوں کے خزانے اپنے بندوں کی صحت و تندرستی اور راحت فرحت کے لئے پیدا فرمائے تاکہ انسان بیماریوں سے محفوظ رہے۔ اسی رب کی ایک نعمت موسم گرما کی حدت میں کمی کرنے کے لئے تربوز کی صورت میں ہمارے لئے موجود ہے۔ تربوز کے بے شمار فوائد ہیں جبکہ عام فہم میں اس کو گرمی کا تحفہ بھی کہا جاتا ہے۔ تربوز کا بیج بونے کے چار ماہ کے بعد پودے پر تیار ملتا ہے۔ اس کا پھل چونکہ وزنی ہوتا ہے اس لئے اس کا پودا زمین پر بیل کی مانند بڑھتا چلا جاتا ہے۔ شکل کے اعتبار سے گول اور لمبوترا ہوتا ہے۔ اس کا مزاج سرد تر جبکہ رنگت سرخ اور ذائقہ شیریں ہوتا ہے۔ تربوز کی کاشت دنیا کے بیشتر علاقوں میں کی جاتی ہے مگر پاکستان، ہندوستان، شمالی بنگالی، افغانستان، شام اور فلسطین نمایاں ہیں۔ تربوز میں وٹامن بی، میگنیشیم، پوٹاشیم، وٹامن ڈی، اے اور سی وافر مقدار میں پائے جاتے ہیں۔ جون جولائی کی گرمی میں اس کا استعمال حرارت و گرمی کم کرنے کے لئے بہترین ٹانک ہے۔ حکماء کے مطابق اس کا استعمال کرنے والے افراد گرمی اور لو کے بخار، پیشاب کی گرمی اور سوزش، یرقان اور اسہال سے محفوظ رہتے ہیں۔ جدید تحقیق سے یہ بات ثابت ہوئی ہے کہ خون کے دباؤ کی زیادتی (ہائی بلڈ پریشر) میں تربوز کے بیش بہا فائدے ہیں۔ اس پھل کو استعمال کرنے والے 82 فیصد مریض دل پر سے اس خونی دباؤ کے بوجھ میں کمی محسوس کرتے ہیں۔ یہ کمزور جسم کے لوگوں کو فربہ کرنے کے لئے تیر بہدف کا کام کرتا ہے۔ تربوز سرطان کے جراثیم کی بھرپور مزاحمت کرتا ہے۔ اس کو پابندی سے استعمال کرنے والے افراد کا سرطان سے محفوظ رہنے کا امکان کئی گنا بڑھ جاتا ہے۔ اس کے علاوہ تربوز آنتوں کے زخم اور تخنی کی بیماریوں میں بھی مفید ہے۔ اس میں چونکہ پانی بہت زیادہ ہوتا ہے اس لئے گردے اور مثانے کی پتھری کے اخراج میں معاون ثابت ہوتا ہے۔ تربوز کے نقصانات اور احتیاطی تدابیر: تربوز کو خالی پیٹ کھانا مضر ہے، اسی طرح چاول کے ساتھ بھی تربوز کا استعمال نقصان دہ ہے۔ چاول کھانے سے پہلے یا بعد تربوز نہیں کھانا چاہئے بلکہ بعض اطباء نے لکھا ہے کہ جس دن تربوز کھایا جائے اس دن چاول کھانے ہی نہیں چاہئیں۔

دلیپ ٹرافی: ایشان کشن کے زخمی ہونے پر وبھو سوریہ ونشی ایسٹ زون کے کپتان

نئی دہلی (ایم این این): نوجوان بلے باز وبھو سوریہ ونشی کو پہلی مرتبہ سینئر فرسٹ کلاس کرکٹ میں کپتانی کرنے کا موقع ملا۔ اتوار کو دلیپ ٹرافی کے سیمی فائنل میں سینٹرل زون کے خلاف انہوں نے ایسٹ زون کے قائم مقام کپتان کی حیثیت سے ٹیم کی قیادت کی۔ ایسٹ زون کے موجودہ نائب کپتان سوریاونشی نے سیمی فائنل کے پہلے دن کپتانی کی ذمہ داری اس وقت سنبھالی جب مستقل کپتان ایشان کشن میدان سے باہر چلے گئے۔ سینٹرل زون کی بیٹنگ کے دوران وکٹ کیپنگ کرتے ہوئے کشن کے دائیں انگوٹھے میں چوٹ لگ گئی، جس کے بعد انہیں میدان سے باہر جانا پڑا۔ ایشان کشن کی جگہ کمار کشاگر نے وکٹ کیپر کی ذمہ داری سنبھالی، جبکہ سوریہ ونشی نے کچھ وقت کے لیے زونل ٹیم کے قائم مقام کپتان کا کردار ادا کیا۔ وبھو سوریہ ونشی دلیپ ٹرافی کے دوران مسلسل توجہ کا مرکز رہے ہیں۔ اس نوجوان کھلاڑی نے نارتھ ایسٹ زون کے خلاف کوارٹر فائنل میں صرف ۸؍ رنز بنائے تھے، تاہم گیند بازی میں ان کی کارکردگی شاندار رہی۔ انہوں نے صرف ۱۱؍ رنز دے کر ۲؍ وکٹ حاصل کیے تھے۔ وبھو نے اپنی گیند بازی کے تجربے کے بارے میں بھی بات کی تھی۔ بی سی سی آئی ڈومیسٹک کی جانب سے پوسٹ کیے گئے ویڈیو میں انہوں نے کہا تھا کہ اگر کسی بلے باز سے پوچھا جائے تو اسے ہمیشہ گیند بازی کرنا پسند ہوتا ہے، جبکہ ایک گیند باز کو بھی بیٹنگ کرنے میں اتنا ہی مزہ آتا ہے۔ زونل ٹیم کے نائب کپتان اور ایشان کشن کے معاون کے طور پر مقرر کیے گئے سوریہ ونشی نے کپتان کی جانب سے انہیں گیند بازی دینے کے فیصلے پر بھی بات کی۔ انہوں نے بتایا کہ مخالف ٹیم کے وکٹ نہیں گر رہے تھے،

انٹر میامی کی ریکارڈ فتح میں میسی نے 4؍گول داغے

نئی دہلی (ایم این این): اسٹار فٹبال کھلاڑی لیونل میسی نے ۴؍ گول کر کے انٹر میامی کو ہفتہ کو میزبان ٹیم سی ایف مونٹریال کے خلاف ریکارڈ ۱-۷؍ سے فتح دلائی۔ یہ میامی کی جانب سے ایک میچ میں کیے گئے سب سے زیادہ گول ہیں۔ میسی نے ۴۰؍ویں منٹ میں ایک بیطلیکلٹ فری کک پر گول کیا اور پھر ۵۲؍ویں منٹ میں شاندار سولو رن کے بعد دوسرا گول داغا۔ لوئس سواریز کو اسسٹ دینے کے بعد ارجنٹائنا کے اس عظیم کھلاڑی نے میچ کے مقررہ وقت کے اختتام سے ۷؍ منٹ پہلے گول کیپر کے اوپر سے بہترین چپ شاٹ لگا کر اپنی ہیٹ ٹرک مکمل کی۔ میچ کے آخری لمحات میں میسی نے ایک فری کک لی اور اسے اپنے مخصوص درست شاٹ کے ساتھ جال میں پہنچا دیا۔ برازیل کے بین الاقوامی کھلاڑی کاسیمیر و نے گرمیوں میں میامی میں شامل ہونے کے بعد اپنا پہلا گول کر کے اسکورنگ کا آغاز کیا۔ میامی کا دوسرا گول ۱۸؍ سالہ الیگزینڈر شا نے کیا۔ میچ کے بعد میامی کے مڈفیلڈر کاسیمیرو نے ایپل ٹی وی کو بتایا کہ ''میسی کا ٹیم میں ہونا یہی معنی رکھتا ہے۔ ہمیں ان لمحات سے لطف اندوز ہونا چاہیے کیونکہ وہ ایسے شخص اور کھلاڑی ہیں جو تاریخ رقم کرتے ہیں۔ آج ہم نے دیکھا کہ ہمیں اس سے لطف اندوز ہوتا ہوگا، ان کی حمایت کرتے رہنا ہوگا اور ان سے مقابلہ کرتے رہنا ہوگا کیونکہ وہ اب بھی بہترین ہیں۔

لاوز اور کارٹی کی مدد سے جمائیکا کنگزمین نے بارش سے متاثرہ میچ میں ٹی کے آر کو شکست دی

نئی دہلی (ایم این این): ونیل لاوز (۳؍ وکٹ) کے بعد کیسی کارٹی (۴۲؍رن) کی شاندار کارکردگی کی بدولت جمائیکا کنگزمین نے بارش سے متاثرہ سی پی ایل ۲۰۲۶ء کے میچ میں ٹرینباگو نائٹ رائیڈرز (ٹی کے آر) کو ڈی ایل ایس طریقہ کار سے ۷؍ رن سے شکست دی۔ ٹی کے آر کے ٹاپ ۳؍ بلے بازوں کی نصف سنچریوں کی بدولت کنگزمین کو ۱۸۱؍ رن کا مشکل ہدف ملا۔ کنگزمین کی اننگز کے ۹؍ویں اوور میں بارش کے باعث کھیل ایک گھنٹے کے لیے روکنا پڑا۔ اس وقت وہ پار اسکور سے ۴؍ رن آگے تھے۔ وقفے کے بعد کیسی کارٹی کی ۳۳؍ گیندوں پر ۴۲؍ رن کی اننگز نے ٹیم کی رفتار برقرار رکھی۔ آخری اوورز کے دوران جب دوبارہ تیز بارش شروع ہوئی تو حکام کو ۱۲۷/۳؍ کے اسکور پر کھیل روکنا پڑا، جس کے نتیجے میں کنگزمین کو ڈی ایل ایس ضابطے کے تحت ۷؍رن سے فاتح قرار دیا گیا۔ کوئنز پارک اوول میں کھیلے گئے مقابلے میں کنگزمین کے فیلڈنگ کا فیصلہ کرنے کے بعد نائٹ رائیڈرز کے ٹاپ آرڈر نے مختلف انداز میں نصف سنچریاں بنا کر مضبوط آغاز کیا۔ اوپنر کولن منرو نے ۴۲؍ گیندوں پر ۵۴؍ رن (۳؍ چوکے اور ۳؍ چھکے) بنا کر اہم تعاون دیا جبکہ سنیل نارائن نے جارحانہ بلے بازی کرتے ہوئے صرف ۲۴؍ گیندوں پر ۵۳؍ رن (۶؍ چوکے اور ۳؍ چھکے) بنائے۔ ۱۰۱؍ رن کی اوپننگ شراکت کو ۹؍ویں اوور میں کیمو پال نے توڑا، عین اس وقت جب نارائن نے اپنی نصف سنچری مکمل کی تھی۔ اس کے بعد ونیل لاوز نے ایک ہی اوور میں ۳؍ وکٹیں لے کر ٹی کے آر کی اننگز کو لڑکھڑا دیا۔ انہوں نے منرو کو آؤٹ کیا اور پھر ۵؍ گیندوں کے اندر کیرون پولارڈ اور میتھیو ٹرمپ کو بغیر کھاتہ کھولے پویلین بھیج دیا،

رشمیکا مندانا معروف گلوکارہ ایم ایس سُبولکشمی کا کردار ادا کریں گی

نئی دہلی (ایم این این): رشمیکا مندانا کے بارے میں اطلاعات ہیں کہ وہ اپنی آنے والی بایوپک میں ہندوستان کی عظیم کرناٹک گلوکارہ ایم ایس سُبولکشمی کا کردار ادا کر سکتی ہیں۔ حالیہ فلم ''کاک ٹیل ۲'' کے بعد اداکارہ ایک بالکل مختلف اور چیلنجنگ کردار میں نظر آنے کی تیاری کر رہی ہیں۔ بھارت رتن سے نوازے جانے والی مشہور کلاسیکی گلوکارہ ایم ایس سُبولکشمی کی زندگی پر بننے والی اس بایوپک کو لے کر شائقین میں پہلے ہی خاصی دلچسپی پائی جاتی ہے۔ رپورٹس کے مطابق کئی ماہ تک کاسٹنگ پر غور کرنے کے بعد فلم کے میکرز نے رشمیکا مندانا کو اس تاریخی کردار کے لیے زیر غور لایا ہے۔ رپورٹ کے مطابق فلم میں سُبولکشمی کی زندگی، ان کے موسیقی کے سفر اور ہندوستانی کلاسیکی موسیقی کے لیے ان کی غیر معمولی خدمات کو پردۂ سیمیں پر پیش کیا جائے گا۔ رشمیکا سے قبل سائی پلوی اور رکمنی وسنتھ کے نام بھی اس کردار کے لیے زیر غور آنے کی اطلاعات سامنے آئی تھیں۔ رپورٹس میں دعویٰ کیا گیا ہے کہ فلم کے میکرز ۱۶؍ ستمبر کو اس حوالے سے باضابطہ اعلان کر سکتے ہیں۔ یہ تاریخ اس لیے بھی خاص ہے کیونکہ ۱۶؍ ستمبر کو ہی ایم ایس سُبولکشمی کی سالگرہ منائی جاتی ہے۔ تاہم رشمیکا کی کاسٹنگ کے بارے میں ابھی تک باضابطہ اعلان سامنے نہیں آیا ہے، اس لیے اسے فی الحال رپورٹ کی سطح پر ہی دیکھا جا رہا ہے۔ ایم ایس سُبولکشمی ہندوستان کی عظیم کرناٹک اور کلاسیکی گلوکاراؤں میں شمار ہوتی ہیں۔

امام الحق کی لارڈز ٹیسٹ میں آگے کھیلنے کی گنجائش کم

نئی دہلی (ایم این این): امام الحق کے لارڈز ٹیسٹ میں آگے کھیلنے کے امکانات نہ ہونے کے برابر ہیں۔ انہیں بائیں پیر کی پنڈلی میں گریڈ-ون ٹیر ہوا ہے اور ڈاکٹروں نے انہیں ۱۰؍ دن آرام کا مشورہ دیا ہے۔ کرک انفو کو ملی معلومات کے مطابق بائیں ہاتھ کے اس ٹاپ آرڈر بلے باز کو پہلے دن کا کھیل ختم ہونے کے بعد اسکین کے لیے لے جایا گیا تھا۔ اسی جانچ کے بعد ان کی چوٹ کی شدت کا پتہ چلا۔ پہلے دن چائے کے بعد امام میدان پر نہیں اترے اور اس کے بعد سے اس ٹیسٹ میں انہوں نے کوئی رول ادا نہیں کیا ہے۔ ان کی جگہ سلمان علی آغا متبادل کھلاڑی کے طور پر میدان پر ہیں۔ دوسرے دن پاکستان کی پہلی اننگز میں بھی امام بلے بازی کرنے نہیں آئے تھے۔ جبکہ انگلینڈ کی پہلی اننگز میں بنائے گئے ۲۹۰؍ رن کے جواب میں پاکستان کی پہلی اننگز صرف ۳۸؍ اوور میں ۱۱۰؍ رن پر سمٹ گئی تھی۔ دوسرے دن لارڈز میں کھیل شروع ہونے سے پہلے پاکستان نے کہا تھا کہ امام کا اس میچ میں آگے کھیلنا ان کی 'بائیں پنڈلی کے پٹھے میں کھنچاؤ' کے علاج پر منحصر ہوگا۔ تیسرے دن کا کھیل ختم ہونے کے بعد جب تیز گیند باز محمد علی سے امام کی چوٹ کے بارے میں پوچھا گیا، تو انہوں نے سوال کو ٹالتے ہوئے کہا تھا کہ ''میں آپ کو اس کے بارے میں کچھ نہیں بتا پاؤں گا۔ مجھے ان کی حالت کے بارے میں معلوم ہے، لیکن ٹیم کا میڈیکل پینل آپ کو اس کے بارے میں بہتر معلومات دے سکتا ہے۔'' امام کو یہ پنڈلی کی چوٹ ہیڈنگلے ٹیسٹ میں بلے بازی کرتے وقت لگی تھی۔ پاکستان وہ ٹیسٹ اننگز اور ۱۰۳؍ رن سے ہار گیا تھا۔ اس ٹیسٹ کی پہلی اننگز کے دوران ٹیم کے میڈیکل پینل نے امام کا علاج کیا تھا۔ ۴۲؍ رن کی اپنی اننگز کے دوران ان کی بائیں پنڈلی پر پٹی بھی باندھی گئی تھی۔ اسی اننگز میں انہوں نے عبداللہ شفیق کے ساتھ تیسرے وکٹ کے لیے ۹۱؍ رن کی شراکت داری کی تھی۔ تاہم، اس کے بعد پاکستان کی پوری ٹیم صرف ۱۷۱؍ رن پر ڈھیر ہو گئی تھی۔ دوسری اننگز میں امام کا دستیاب نہ ہونا پاکستان کے لیے ایک اور بڑا دھچکا ہوگا۔ ٹیم اس وقت سیریز برابر کرنے کے لیے ایک انتہائی مشکل ہدف کا تعاقب کر رہی ہے۔

محمد عامر کے لئے پاکستان کرکٹ کے دروازے بند

نئی دہلی (ایم این این): عامر نے بتایا کہ ان کے نئے اسٹیٹس کا مطلب یہ ہے کہ اب انہیں کاؤنٹی چیمپئن شپ اور ''دی ہنڈرڈ'' جیسے ٹورنامنٹس میں مقامی پاکستانی کھلاڑی نہیں سمجھا جائے گا۔ انگلینڈ کی ڈومیسٹک کرکٹ میں مقامی کھلاڑی کے طور پر رجسٹر ہونے والے کھلاڑیوں کو یہ بتانا ہوتا ہے کہ وہ کسی دوسرے ملک کے لیے مقامی کھلاڑی کی حیثیت سے نہیں کھیلیں گے۔ یوٹیوبر فرقان بھٹی کو دیے گئے ایک انٹرویو میں عامر نے کہا، "اب میں برطانوی لوکل کھلاڑی ہوں۔ جب آپ کاؤنٹی چیمپئن شپ اور ''دی ہنڈرڈ'' جیسے ٹورنامنٹس میں مقامی کھلاڑی کے طور پر کھیلتے ہیں تو آپ کو ایک دستاویز پر دستخط کرنا ہوتے ہیں، جس میں لکھا ہوتا ہے کہ آپ کسی دوسرے ملک کے لیے مقامی کھلاڑی کے طور پر نہیں کھیل سکتے۔ اس لیے پاکستان والا میرا چیپٹر اب بند ہو چکا ہے۔" عامر نے پاکستان کے لیے ۳۶؍ ٹیسٹ، ۶۱؍ ون ڈے اور ۶۲؍ ٹی ۲۰؍ انٹرنیشنل میچز کھیلے۔ ٹیسٹ میں انہوں نے ۱۱۹، ون ڈے میں ۸۱؍ اور ٹی ۲۰؍ انٹرنیشنل میں ۷۱؍ وکٹ حاصل کیے۔ انہوں نے تین ورلڈ کپ میں بھی حصہ لیا، جن میں ۲۰۱۹ء کا ون ڈے ورلڈ کپ بھی شامل ہے، جہاں وہ ۱۷؍ وکٹوں کے ساتھ پاکستان کے سب سے زیادہ وکٹ لینے والے گیند باز رہے تھے۔ عامر نے پاکستان کی ۲۰۰۹ء ٹی ۲۰؍ ورلڈ کپ اور ۲۰۱۷ء چیمپئنز ٹرافی کی کامیابی میں اہم کردار ادا کیا۔ ان کی سب سے یادگار کارکردگی ۲۰۱۷ء چیمپئنز ٹرافی کے فائنل میں ہندوستان کے خلاف رہی۔ اس میچ میں عامر نے ۱۶؍ رنز دے کر ۳؍ وکٹیں حاصل کی تھیں۔ تیز گیند باز نے روہت شرما، وراٹ کوہلی اور شکھر دھون کو آؤٹ کیا تھا۔

ویمنز ایشیا کپ: اٹاپٹو اور چیتھنا کی شاندار کارکردگی، سری لنکا کی 9؍ وکٹ سے فتح

نئی دہلی (ایم این این): سری لنکا نے ویمنز ایشیا کپ ۲۰۲۶ء میں اپنی مہم کا شاندار آغاز کیا۔ ہفتے کے روز دبئی انٹرنیشنل کرکٹ اسٹیڈیم میں کھیلے گئے گروپ بی کے مقابلے میں سری لنکا نے متحدہ عرب امارات (UAE) کو ۹؍ وکٹوں سے شکست دے دی۔ سری لنکا کی جانب سے چیتھنا ویمو کتی نے عمدہ بولنگ کرتے ہوئے ۳؍ وکٹ حاصل کیں اور انہیں پلیئر آف دی میچ قرار دیا گیا۔ کپتان چماری اتاپٹو نے بھی جارحانہ بیٹنگ کرتے ہوئے صرف ۲۵؍ گیندوں پر ناٹ آؤٹ ۴۸؍ رنز بنائے، جس میں ۷؍ چوکے اور ۲؍ چھکے شامل تھے۔ ٹاس ہارنے کے بعد پہلے بیٹنگ کرتے ہوئے یو اے ای کی ٹیم ۱۹.۵؍ اوورز میں صرف ۷۹؍ رنز بنا کر آل آؤٹ ہو گئی۔ یو اے ای کو اننگز کی چوتھی گیند پر ہی پہلا نقصان اٹھانا پڑا، جب تیرتھا ستیش بغیر کوئی رن بنائے آؤٹ ہو گئیں۔ اس کے بعد صرف ۹؍ رنز کے مجموعی اسکور پر لاونیا کینی بھی ۳؍ رنز بنا کر پویلین لوٹ گئیں۔ کپتان ایشا اوجھا نے حنا ہوچندانی کے ساتھ مل کر تیسری وکٹ کے لیے ۲۱؍ گیندوں پر ۱۹؍ رنز جوڑے۔ ایشا نے ۲۴؍ گیندوں پر ۱۸؍ رنز بنائے، جس میں ۲؍ چوکے شامل تھے۔ حنا نے سمیرا دھرنیدھرکا کے ساتھ ۱۰؍ رنز کی شراکت داری کی۔ بعد ازاں رینیتھا راجیت نے سمیرا کے ساتھ پانچویں وکٹ کے لیے ۱۸؍ رنز اور مہول کلکرنی کے ساتھ چھٹی وکٹ کے لیے ۱۱؍ رنز کی شراکت داری کر کے ٹیم کا اسکور کسی طرح ۵۰؍ رنز سے آگے پہنچایا۔ سری لنکا کی جانب سے میتھالی ایودھیا نے ۳.۵؍ اوورز میں صرف ۱۴؍ رنز دے کر ۳؍ وکٹ حاصل کیے جبکہ چیتھنا ویمو کتی نے ۴؍ اوورز میں ۱۶؍ رنز دے کر ۳؍ کھلاڑیوں کو آؤٹ کیا۔ سگندھیکا کماری نے بھی ۲؍ وکٹ حاصل کر کے یو اے ای کی بیٹنگ لائن اپ کو بڑا اسکور بنانے سے روک دیا۔ ۷۹؍ رنز کے معمولی ہدف کے تعاقب میں سری لنکا نے صرف ۷.۵؍ اوورز میں ایک وکٹ کے نقصان پر کامیابی حاصل کر لی۔ اوپنر ایمیشا دلانی نے کپتان چماری اتاپٹو کے ساتھ پہلے وکٹ کے لیے صرف ۳۵؍ گیندوں پر ۵۷؍ رنز کی شاندار شراکت داری قائم کی۔

آنکھوں میں آنسو لیے راجر فیڈرر انٹرنیشنل ٹینس ہال آف فیم میں شامل

نئی دہلی (ایم این این): سوئٹزرلینڈ کے عظیم ٹینس اسٹار راجر فیڈرر کو ہفتے کے روز باضابطہ طور پر انٹرنیشنل ٹینس ہال آف فیم میں شامل کر لیا گیا۔ اس موقع پر ۲۰؍ مرتبہ کے گرینڈ سلیم سنگلز چیمپئن فیڈرر جذبات پر قابو نہ رکھ سکے اور کئی بار ان کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ ۴۵؍ سالہ فیڈرر نے امریکی ریاست رہوڈ آئی لینڈ کے شہر نیوپورٹ میں منعقدہ تقریب میں ٹینس کی دنیا کے کئی بڑے ناموں کی موجودگی میں خطاب کیا۔ انہوں نے ہال آف فیم میں شمولیت کو اپنی زندگی کے سب سے بڑے اعزازات میں سے ایک قرار دیا۔ فیڈرر نے ۲۰۲۲ء میں پروفیشنل ٹینس سے ریٹائرمنٹ لی تھی۔ تقریب میں انہوں نے اپنے کریئر کے دوران ساتھ دینے والے حریف کھلاڑیوں، آفیشلز، مداحوں، خاندان اور دوستوں کا شکریہ ادا کیا۔ ان کی تقریر میں کھیل کے لیے ان کی گہری محبت اور اپنے سفر کی یادیں نمایاں رہیں۔ فیڈرر نے کہا کہ ہال آف فیم میں شامل ہونا ان کی زندگی کے سب سے بڑے اعزازات میں سے ایک ہے، لیکن شہرت کبھی ان کا اصل مقصد نہیں رہی۔ ان کے مطابق ان کا مقصد پوری زندگی ایسا کام کرنا تھا جس سے انہیں محبت ہو اور ایسے لوگوں کے ساتھ وقت گزارنا تھا جو اس کھیل سے ان کی طرح محبت کرتے ہوں۔ تقریب کے آغاز میں فیڈرر نے اپنے کریئر کے کچھ دلچسپ اور کم معروف اعداد و شمار بھی مزاحیہ انداز میں بیان کیے۔ انہوں نے بتایا کہ ۱۹۹۸ء سے ۲۰۲۲ء میں ریٹائرمنٹ تک انہوں نے ۵۰۰۰؍ سے زیادہ ہیڈ بینڈ پہنے۔ ان کا کہنا تھا کہ یہ تعداد بیورن بورگ اور جان میک اینرو کے مجموعی استعمال سے بھی زیادہ ہے۔ فیڈرر نے مزید مذاق کرتے ہوئے کہا کہ انہوں نے اپنے کریئر میں تقریباً ۷؍ ہزار سے زیادہ جوڑے جرابیں بھی استعمال کیں، کیونکہ وہ اکثر دہری جرابیں پہنا کرتے تھے۔ فیڈرر نے اپنے سفر کو یاد کرتے ہوئے بتایا کہ وہ کبھی ۱۳؍ سال کی عمر میں باسل میں ہونے والے ایک اے ٹی پی ٹورنامنٹ میں بال بوائے ہوا کرتے تھے اور بعد میں دنیا کے عظیم ترین ٹینس کھلاڑیوں میں شمار ہونے لگے۔

PUBLISHED BY: BISMA TAJAMUL, PRINTED BY: BISMA TAJAMUL on behalf of BISMA TAJAMUL R.N.I No: JKURD/2011/37141,
Printed At : K.T. Press Pvt Ltd. Rangreth Budgam J&K 190021 , Published From: NEW BUS STAND, BUDGAM J&K 191111, Editor: BISMA TAJAMUL
CONTACT NO. 9419786936, 6006551484, EMAIL: WATTANDAILY@GMAIL.COM,